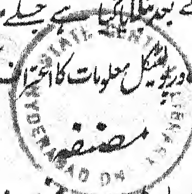
سوانح عمری

نواب اکبر جنگ اکبر الدولہ اکبر الملک بہادر مرحوم سی ایس ای سابق کوتوال حیدرآباد دکن
جسمین کوتوال صاحب مرحوم کے حالات زندگی ابتدا سے انتہا تک
درج کیے گئے ہین اور اونکے قابل قدر کارنامونکو کمال تفصیل و توضیح کے ساتھ
بڑی جستجو و تلاش کے بعد بتلایا گیا ہے جسکے ملاحظہ سے ہر شخص اونکے
محاسن و جنگی خدمات اور پولیٹیکل معلومات کا اعتراف کیے بغیر رہ نہین سکتا



مصنفہ
مولٰنا محمد احمد اللہ خان صاحب منصور نبیرہ نواب منصور جنگ بہادر مرحوم
مصنف عیاشی کا حشر



سنہ ۱۹۰۷ عیسوی مین
حسب فرمایش جناب نواب قیصر یار جنگ بہادر
محمد ابراہیم خان کی مطبع شمسی آگرہ مین چھپی

ول ۶۰۰ جلد قیمت فی جلد ۸ /



مولوی محمد احمد اللہ خان منصور حیدرآبادی

ڈیڈی کیشن

عالیجناب نواب شہاب جنگ مختار الدولہ افتخار الملک بہادر ادام اللہ اقبالہ

وزیر کوتوالی و تعمیرات دولت آصفیہ کو ترقی علوم و فنون سے ایک خاص دلچسپی ہے۔ اور آپ کا وجود دکن مین نہایت مغتنمات سے سمجھا جاتا ہے۔ سررشتہ کوتوالی مین جو جو نمایان ترقی اور کامیابی ہوئی یہ آپکی حسن سعی اور اعلیٰ نگرانی کا باعث ہے۔ لہذا بلحاظ مناسبت یہ کتاب جناب کے نام نامی پر معنون کی جاتی ہے۔ ع

گر قبول افتد زہے عز و شرف

خاکسار محمد احمد اللہ خان منصور

حیدرآباد۔ دکن



التماس

معزز ناظرین مجھے خیال تھا کہ ہمارا ملک اور ہم اپنے اولوالعزم سرآوردہ وطن پرستون کی نہ صرف قدر و منزلت کرنیوالے ہین - بلکہ انکی زندگی کے بیش بہا کارنامون کو اپنی زندگی کا دستور العمل بنانا چاہتے ہین - لیکن افسوس ہے کہ ہمارے موجودہ حالت اس خیال کے بالکل برعکس ہے اگر ہندوستان کے بعض قابل ترین دانشمندون کے کارنامون کا یورپ کے لائق افراد کے ساتھ مقابلہ کیا جائے اور خاص کر کوئی ایسا شخص یورپ کے کسی فرد فرید کا مدِمقابل بنایا جائے جو اپنی غیر معمولی خداداد قابلیتوں کی بدولت یورپ بھر مین بھی شہرت حاصل کر چکا ہو تو کیا ہم ایسے امتحان مقابلہ مین ہم ناکامیاب ہونگے؟ ہرگز نہین" ہماری بدنصیبی سے ابنا وطن ہمارے ملک کے کسی مشہور اور ممتاز شخص کے واقعات زندگی اکھٹا کئے جانے کی کوشش اور تحریک کو تحصیل لاحاصل سمجھتے ہین - برا ہو ذاتی کدورتون اور کاوشون کا کہ انہون نے اسوقت تک ملک کے مایۂ ناز افراد کے محاسن اور کارنامون پر اغماض کا پردہ ڈال رکھا ہے -

ترقی یافتہ ملکون کا تو یہ حال ہے کہ وہان پر ہر ایسے شخص کی سوانح عمری لکھنے مین پیش قدمی

کیجاتی ہے جس نے ادنی ترین قومی اور ملکی خدمات کو انجام دیا ہو - یورپ والے اپنے مصلح اور لائق افراد کی زندگی ہی مین عزت ووقعت نہین کرتے بلکہ مرنے کے بعد ان کی عظمت و شان کو قائم رکھتے ہین اور اُنکی نمایان خدمات اور محاسن کو استحسان وسپاس گزاری کے ساتھ یاد رکھنا - ایک اخلاقی فرض سمجھتے ہین - نواب اکبر الملک بہادر مرحوم سابق کوتوال حیدرآباد دکن کے واقعات زندگی اور اُنکے کارنامے ملک اور اہل ملک کے لئے باعث افتخار ہی نہین بلکہ دنیوی نشیب و فراز اور عروج وپستی کے ظاہر کرنے والے ہین - مین عرصے تک اسی خیال مین رہا کہ غالباً اس جلیل القدر منتظم شخص کے واقعات زندگی کسی ہنر ور قلم سے پبلک تک پہونچ جائینگے لیکن زمانہ کی ناقدری اور کس مپرسی نے میرے اس خیال کو وہم و گمان ہی تک محدود رکھا - آخر میرے ناصبور دل نے نہ مانا اور مین نے اپنی ٹوٹی پھوٹی زبان مین مرحوم کے واقعات زندگی قلمبند کر دئے -

خاتمہ پر مین اپنے اُن سچے مہربان دوستون کا شکریہ ادا کرتا ہون جنھون نے ان واقعات کے بہم پہونچانے مین میری مدد فرمائی فقط

خاکسار
محمد احمد اللہ خان منصور حیدرآبادی

۱۵ - اگست ۱۹۱۰ء

انٹروڈکشن

علم رجال ایک ایسا علم ہے جس سے سلف صالحین وطالحین کے حالات زندگی ہمارے سامنے اس وقت آئینہ کی طرح پیش نظر ہین جنکو پڑہکر ہم اپنی رفتار مین بہت کچھ ترقی کرسکتے ہین سب سے پہلے اس علم کی طرف عربون نے اپنی توجہ مبذول فرمائی اور ہزارہا صحابی اور تابعین کے حالات لکھڈالے فی زماننا بھی اکثر اصحاب کبار کے سوانح شایع ہوئے جنکو پبلک نے قدر کی نگاہون دیکھا اور اُس سے مفید سبق حاصل کئے چنانچہ آجکل ہمارے کرم فرما مولوی **محمد احمد اللہ خان** صاحب منصور نے جو ایک معزز خاندان کی یادگار ہین یعنی نواب منصور جنگ بہادر مرحوم و نواب ممتاز الملک بہادر مرحوم کے پوتے اور نواسے ہین اور ہز ہائنیس نواب انتظام الملک بہادر مرحوم جی سی ایس آئی رئیس کرناٹک آپ کے خالو تھے نواب اکبر الملک بہادر مرحوم کوتوال بلدہ حیدرآباد دکن کے حالات زندگی اور انکے کارنامون کو بڑی محنت اور جانفشانی سے جمع کرکے طبع کرایا ہے یہ ایسے شخص کے حالات ہین جو اپنی انتظامی قابلیت کے باعث ترقی اور ثروت کے ٹیلے پر پہونچا اور اس طے مسافت مین بڑا حصہ انکی ذاتی محنت اور مشقت کا نتیجہ ہے کوتوالی کی خدمت مین جن مشکلات کا سامنا ہوتا ہے اویسکے دل سے پوچھنا چاہیئے۔ جس نے اس خدمت کو ادا کیا ہو بہرحال خانصاحب معزز نے بڑی قابلیت سے حالات کو جمع کیا ہے اور انکے ہر زمانہ کی حالت کو خوبی کے ساتھ دکھایا ہے۔ ہمین امید ہے کہ پبلک اس کتاب کی قدر کرکے مرحوم کو دعاے خیر سے یاد فرمائے گی فقط

سید احمد ترید ناظم عدالت دیوانی ضلع کریم نگر

ریویو

نواب اکبر الملک بہادر کی سوانح عمری مصنفہ مولوی محمد احمد اللہ خان صاحب منصور دکن کے لٹریچر مین ایک بیش قیمتی اضافہ ہے۔ نوجوان اور لائق مصنف نے ایک ایسے مضمون کی طرف توجہ کی ہے جو ملک کی ترقی کے لئے نہایت ضروری اور مفید ہے۔ اس سوانح عمری کے پڑہنے سے نوجوانان دکن کو یہ سبق ہمیشہ تازہ ہوتا رہے گا کہ محنت۔ ایمانداری اور آقا کی وفاداری سے انسان کتنی ترقی کرسکتا ہے اور جو شخص اپنے فرائض کو فرائض سمجھکر انجام دیتا ہے وہ نہ صرف اپنی بلکہ کل قوم اور ملک کی ترقی کا باعث ہوتا ہے۔ یہ تو اُمید نہین کی جاسکتی کہ نواب اکبر الملک بہادر کے چند پولیٹیکل کامون کے متعلق اختلاف راے نہ ہوگا اور ملک کے سب فرقے اون کے متعلق اوسی طرح تعریف کرینگے جیسے کہ لائق مصنف نے کی ہے۔ لیکن مین بلاخوف اختلاف راے یہ کہہ سکتا ہون کہ لائق مصنف کے عام نتایج سے کل ملک کو اتفاق ہوگا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کی ترتیب مین بہت محنت کی گئی ہے لیکن باوجود اسکے بھی کتاب ایسی مکمل نہین ہوسکی جیسی کہ ہونی چاہیئے تھی۔ تب بھی نہایت شکر کا مقام ہے کہ لایق مصنف نے مشاہیر دکن کی سوانح عمری مرتب کرنے کا سلسلہ قایم کردیا ہے۔ مین لایق مصنف کو مبارکباد دیتا ہون کہ اونہون نے اس مضمون کے طرف توجہ کرکے ملک کے سامنے ایک ایسی کتاب

پیش کی ہے جو بحیثیت مجموعی نہایت قدر کے قابل ہے - مجھے امید ہے کہ تعلیم یافتہ اصحاب اس کو خرید کر لایق مصنف کی حوصلہ افزائی کرینگے تاکہ وہ ایسے مفید مضامین پر تصنیف و تالیف کا سلسلہ جاری رکھین - فقط

راے بیجناتھ یم - اے - ال - ال - بی -
انڈر سکرٹری آف لیجسلیٹو کونسل و لکچرار لا کلاس
سرکار عالی
۲۸ - فروردی سنہ ۱۳۱۷ ف



ریویو

مجھے اسبات کی خوشی نہین ہے کہ صرف میرے معزز دوست مولوی محمد احمد اللہ خان صاحب منصور نے نواب اکبر الملک بہادر کی سوانح عمری لکھکر اپنے فرض کو ادا فرمایا ہے بلکہ مجھکو اُس وقت زیادہ مسرت حاصل ہوتی جبکہ حیدرآباد دکن کے اکثر حضرات جن کا دماغ زیور علم سے آراستہ وپیراستہ ہے اس طرح تصنیف وتالیف مین حصہ لیکر اپنے ہم وطن بھائیون کو علمی فائدہ پہونچاتے یا فائدہ پہونچانے کی فکر کرتے افسوس ہے کہ ہم مین اب قحط الرجال کی نوبت پہونچ گئی ہے - اگر اس دنیا سے کوئی صاحب کمال اُٹھ جاتا ہے توپھر اُوسکی مثال اس دنیا مین نہین ملسکتی - حیات جاوید مین ایک جگہہ مولانا حالی فرماتے ہین "تعجب کی بات ہے کہ ایسے قابل فخر بائیوگرفی جس کا لکھنا مسلمانون کا نہایت ضروری فرض تھا اُسکے لکھنے کا خیال سب سے پہلے ایک شریف انگلشمین کو آیا کرنل گریم نے سید کی لائف اُن کی وفات سے تیرہ برس پہلے انگریزی مین لکھکر شایع کردی اور اس ضروری کام مین سبقت کرنے کا فخر مسلمانون کے ہاتھ سے جاتا رہا۔"

ہمارے لیے یہ نہایت شرم اور عبرت کا مقام ہے ! اہل یورپ بھی ہمارے جیسے انسان ہین خدا نے ہم سب کو اشرف المخلوقات ہونے کا فخر بخشا ہے وہ لوگ پست ہمت نہین اور ہم پست ہمت ہین وہ اس وقت چستی وچالاکی کے باعث معراج کمال پر پہونچے ہوئے ہین اور ہم سستی وکاہلی کے باعث غفلت کے تنگ وتار گڑھے مین گر کر نکبت وافلاس مین پڑے ہوئے ہین - یاد رکھئے خدا بھی اُسی قوم کا ساتھہ دیتا ہے جو ثابت قدمی اور راستبازی کو مقدم سمجھتی ہے ہمکو چاہیئے کہ ہم اپنے لائق بزرگان قوم کی قدر کرین اگر وہ لوگ مٹ گئے ہین تو اون کے نقش قدم پر چلین اور اُنکے بیش بہا کارنامون کو پڑھکر سبق حاصل کرین - مولوی محمد احمد اللہ خان صاحب منصور نے یہ سوانح عمری ایسے نازک وقت مین لکھی ہے جبکہ نواب اکبر جنگ بہادر کا انتقال ہوچکا تھا اُن کے عزیزون کا یہی خیال تھا کہ وہ اُن کا نام خود اُن کی سوانح عمری ہے" اسکے علاوہ حیدرآباد دکن مین نواب اکبر جنگ بہادر کے مخالفین کی تعداد کسی طرح کم نہ تھی نواب اکبر جنگ بہادر جیسے جوہر یکتا کے حالات زندگی اور اُن کے کارنامے بالکل پوشیدہ ہو چلے تھے لیکن مولوی احمد اللہ خان صاحب نے اپنے ہموطن آفتاب دکن ستارہ ہند کی سوانح عمری کو نہایت قابلیت اور راستبازی کے ساتھہ لکھکر اپنے فرض کو ادا فرمایا ہے - لیاقت اور شرافت کا یہی شیوہ ہے کہ کیسے ہی زبردست معرکے ہین انسان سچ کو سچ کہنے سے کبھی باز

نہ رہے خان صاحب موصوف نے نواب اکبر جنگ بہادر کی سوانح عمری لکھکر اپنے ہموطن بھائیون کے لیے ایسا راستہ قایم فرمایا ہے کہ اگر چند روز مین ہمارے لائق فائق نوجوانان دکن اس طرف اپنی تھوڑی سی توجہ مبذول فرمائین تو یہان کا ہر شخص ایک قابل قدر مصنف ہو سکتا ہے فقط

خاکسار

سید عبد الکریم بی اے۔



ریویو

آج ہم اپنے اسلاف کے کارنامون کو پڑہکر کیون حیرت زدہ ہوجاتے ہین!
کیا وہ لوگ ہمارے جیسے انسان نہین تھے؟ جسطرح خدا نے اپنی قدرت کاملہ
سے اون کے دماغون مین عقل کا چراغ روشن فرمایا تھا اوسی طرح ہم لوگونکو
بھی اوس نعمت عظمیٰ سے محروم نہین کیا گیا۔

مگر افسوس ہے کہ ہماری غفلت اور تنگ خیالی نے اوس عطا شدہ
قدرتی نعمت کی قدر نہ کی جسکی وجہ سے اسوقت ہماری قوم پوری مذلت
ونکبت مین مبتلا ہے جسکو اپنے بزرگون کے حالات سے مطلق خبر نہین نہ واقفیت
حاصل کرنا چاہتی ہے۔ اور ماشاءاللہ ہمارے خطہ دکن کے نوجوان جنٹلمین جنکی
زندگی کا دارومدار محض اپنی آرائش وزیبایش ہے اور جنکے زیر مطالعہ صرف چند
ہزلیات وغزلیات کے مہمل مضامین مخزن اخلاق ناولون یا بوستان خیال وطلسم ہوشربا
کے بیہودہ قصون کے کچھ نہین ہے یا دوسری علوم وفنون کیجانب توجہ کرتا نہین چاہتے
ایسے مبتذل خیال اور ضروریات زمانہ سے ناواقفین کے سمجھانے اور علم وعقل
سکھانے کے لئے ہماری قومی بہادرون کو اسبات کی سخت ضرورت ہے
کہ بجائے لمبے چوڑے خطبے دینے کے اب اپنی عملی حالات کا نمونہ قایم کرین
یا کم از کم اپنے بزرگون کے سوانح زندگی کو ملک مین پھیلائین۔

میرے مخدوم ومکرم جناب مولوی محمد احمد اللہ خان صاحب متصور نے

جو ایک نوجوان جنٹلمین ہین اور جنکے خیالات مین نئی روشنی کی جھلک دکھائی دیتی ہے اور جو قومی ضرورتون اور قومی بداخلاقیون اور قوم کے مذاق کو اچھی طرح محسوس فرما چکے ہین - آپنے اس ہمارے ملک حیدرآباد مین یہ نہایت عجیب کام کیا ہے - یعنی قوم کے نوجوانون کو بد اطواری افسانہ خوانی مین مبتلا پا کر درد دل کے ساتھہ عیاشی کا حشر نہایت نتیجہ خیز ناول شایع فرمایا جس مین نہ سینری مضامین ہین نہ انشا پردازی کی بلند پروازیان سچی باتون کو صاف وصریح بیان کرکے اپنی قادر الکلامی اور زباندانی کا ثبوت دیا ہے جسکے بعد یہ دوسرا شوق ذہن شریف مین سمایا اور اپنی نازک خیالی کی عنان عزیمت کو سرآوردہ اشخاص کے کارنامون کی جانب معطوف فرمایا ہے توسبحان اللہ فصاحت کے دریا بہاے ہین اور اُردو دانی کے در افشانی فرمائی ہے - المختصر یہ کہ حیدرآباد دکن کے مشہور - مدبر - منتظم نواب اکبر الملک بہادر کوتوال بلدہ کے حالات زندگی اور اُنکے ضروری انتظام وکارگزاریون کو مختصر ابواب پر مرتب کرکے چھپوایا ہے غرض جہان کہین سے اکبر الملک بہادر کی کارگزاریون کے مشہور باغ مین کوئی خوشنما پھول نظر آیا تو فوراً ہی گلچینی کرکے بڑی جانکاہی سے اوس کا گلدستہ تیار کیا - اور اب قدردانان قوم کے روبرو پیش کیا ہے - تاکہ ہونہار نوجوانان ملک اِن خوشنما پھولون سے جو اپنی خوش انتظامی - خوش سلیقگی اور مدبری کی دلچسپی سے مہک اٹھے ہین اپنے دماغ کو معطر کرین اور اسیطرح بلند پروازیون نام و نمود پیدا کرنے کی کوشش مین مشغول ہو جائین - وما علینا الا البلاغ المبین -

خاکسار محمد علیم الدین قاضی سرکار ایلگندل



نواب اکبر الملک بہادر مرحوم سی اس آئی سابق کوتوال حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوانح عمری

نواب اکبر الملک بہادر مرحوم سی۔ ایس۔ آئی

سابق کوتوال حیدرآباد دکن

پہلا باب

تمہید

قومی کامیابی اور قومی اصلاح کیلئے اسبات کی سخت ضرورت ہے کہ اولوالعزم بزرگان قوم کے کارنامے کثرت کے ساتھ شایع کئے جایئن۔ کیونکہ جنہین نام آور سربرآوردہ ثابت قدم بزرگون کے نقش قدم پر چلنے اور کچھہ نام و نمود پیدا کرنے کی آرزو ہے یا جو صاحب اُن کامیاب افراد کی تقلید مین کوشش تو کئے ہون مگر مختلف مصیبتون۔ اقسام مواقع مین گھر جانے کی وجہ سے کم ہمتی کرکے بیٹھہ رہے ہون۔ اسی قسم کے پست ہمتون یا ترقی کے خواہشمندون کو اُبھارنے والی اور باوجود اس عالم کے غیر معتاد مصائب اور ہزارہا مایوسیون۔ ناکامیابیون مین مبتلا ہونے کے پھر بھی اپنے مساعی جمیلہ کی بدولت ناموری۔ کامیابی۔ اولوالعزمی۔ ثابت قدمی کا سبق سکھانے والی بجز سوانح عمریون اور اعلیٰ افراد قوم کے کارنامون کے کوئی دوسری چیز مفید و کارآمد نہین ہوسکتی ایک اپنی دھن کے پکے راسخ الارادہ عزت و ناموری یا قومی بہبودی کے خواہشمند کو کسقدر مشکلات کا سامنا ہوتا ہے اور کتنی مایوسیون ناامیدیون کے بعد کامیابی اور امید کا تابان و درخشان چہرہ نظر آتا ہے اسکے دریافت کرنے اور اُس سے نصیحت لینے کے لئے اپنے اسلاف کے کارنامے ہی ایک مرقع عبرت و نصیحت ہین۔

یہ بات کسی کے خیال مین آسکتی تہی کہ ایک ایسا خاندان جسکا بچہ بچہ ڈہونڈہہ ڈہونڈہہ کر بے نام و نشان کر دیا گیا ہو اوسی خاندان کا ایک معزول ممبر عبدالرحمن اپنی جان پر کہیل کر دریائے فرات تک بہاگ نکلے اور ایک قریہ مین اپنی بود و باش اختیار کرے اور ایسی گمنامی کی حالت مین بہی دشمنون کے خوف سے مصئون تہو ناگہان عباسی سیاہ نشانون کو ہوا مین لہراتا ہوا دیکہکر اور دشمن کی حراست مین پہنسا ہوا پاکر اپنے بچے سمیت دریا مین کود پڑے اور بالآخر ساحل مقصود پر پہونچکر ہزارون پریشانیان اُٹھاتے ہوئے افریقہ تک پہونچ جاے اور بظاہر تمام امیدون اور کامیابیون پر پانی پہر جائے - مگر چند روز بعد ہی تم اس بات کو نہایت تعجب سے دیکہو گے وہی گم نام و نشان عبدالرحمن محض اپنے استقلال و ثابت قدمی کی بدولت ایک عظیم الشان نامور فاتح اندلس کہلاتا ہے اور پہر ایسے علم دوست سلطنت کا بانی جسکی قدر دانی و اشاعۃ علوم و فنون کی وجہ سے قیامتہ تک یورپ کو اسکی شاگردی کا فخر و ناز رہے گا -

اسیطرح ظہیر الدین بابر شاہ کے حالات کو تاریخ ہند مین پڑہو گے تو دنیاوی انقلاب کی عجیب و غریب تصویر آپکی نظرونکے سامنے پہر جاے گی - ابہی ابہی تخت کابل پر رونق افروز ہے اور لکہو کہا مخلوق اس اولوالعزم شاہ کی حلقہ بگوشی کو اپنا سرمایہ افتخار سمجہہ رہی ہے اور دفعتہً یہ حال ہو جاے کہ نہ وزراء سلطنت ساتہہ ہین نہ مشیران مملکت باقی ہین نہ ہمدم و ہمراز نہ مونس و دمساز - ہجوم یاس گرداب مصائب مین مبتلا - منزل مقصود سے کوسون دور بادیہ پیمائی کرتے ہوئے وطن سے منزلون مہجور ہو جسکی گرفتاری ہر ہزار کے انعامی اشتہار دنیا مین شایع ہوئے ہون کیا ایسے وقت مین کسی کو یہ خیال بہی آسکتا تہا کہ یہ رنج و محن مین مبتلا اپنے اولوالعزمی اور مستقل مزاجی ثابت قدمی کی بدولت محض کابل ہی نہین



بلکہ اقلیم ہند کا شاہنشاہ اور خاندان مغلیہ کا بانی کہلائے گا۔

یہ تو ان بزرگون کے واقعات تھے جنکی قسمت مین سلطنت و حکومت لکھی تھی مگر قومی بہبود کے خواہشمند۔ قوم کے فدائی۔ قوم کے محسن۔ قوم کے مربی۔ مجدد صدی چہاردہم عالیجناب ڈاکٹر سر سید احمد خان بہادر ایل ایل ڈی ہی کو دیکھئے اور حیاتِ جاوید کی سیر بنظر عبرت کیجئے تو معلوم ہوجاویگا کہ کس طرح باوجود ہزارہا موانع کے ان حائل شدہ ٹیلون اور سدّون کو کالعہن المنفوش کر کے اپنی ثابت قدمی کا ثبوت دیا ہے اور شہرت عام کے دربار سے بقاے دوام کا تمغہ لگا کر حیاتِ جاوید حاصل کی ہے۔

اس کتاب کے واقعات حبش اور حالات غدر ہی کو ملاحظہ فرمائے کہ صرف اپنی عزت کے خواہان نواب اکبر الملک کو کیا مشکلات پیش آئین میدان جنگ مین زخمون سے چور چور مخالفون کے نرغہ مین محصور ہو کر سسکیان بھر رہے ہین۔ اور جسکو باوجود زندہ رہنے کے بھی جان بر ہونے کے یقین پر مردون مین شامل کر دیا گیا ہو۔ کوئی شخص ایسی حالت مین یہ قیاس کر سکتا تھا کہ کسی زمانہ مین یہ صاحب بھی اسٹار آف انڈیا یا نواب اکبر الملک بہادر کے ممتاز خطاب سے مخاطب کئے جائینگے؟

اب ہم اصل مطلب کی جانب ناظرین کتاب کی توجہ معطوف کرانا چاہتے ہین۔ کوئی انسان اس اقتضاء فطرت سے انکار نہین کر سکتا کہ ہر فرد بشر خود کو ہر وصف ذاتی اور اکتسابی مین اپچھے سے بھی اچھا خیال کرتا ہے اور وہ فرقہ جو علم و فہم سے ممتاز ہے۔ اُس مین بھی وہی اقتضاء فطرت ایک حد تک ترمیم پاکر اس طرح باقی رہتا ہے کہ ایسا شخص اپنی نسبت انکساراً یہ خیال کرتا ہے کہ اگر وہ اپچھے سے اچھا نہین ہے تو ضرور بُرا بھی نہین ہے۔

اس کیفیت انسانی کو نواب اکبر الملک بہادر سمجھتے تھے اور خاص اس مادہ مین سکوت کے شیوہ اختیار کر رکھا تھا انکا مقولہ تھا کہ جوہر اصلی کو ماہر جوہری ضرور پہچان جاتا ہے اور جو جوہر شناس نہین ہے ایسے شخص کی راے کسی صاحب راے کے پاس باوقعت متصور نہین ہوسکتی خلاصہ یہ کہ خودسرائے اور شیخت سے نواب اکبر جنگ بہادر کوسون دور تھے اور اسوقت ہمکو ان کے اسلاف باہم عصرون مین سے کوئی ایسا شخص نظر نہین آتا جسکی مدد سے ہم زیادہ حجم کا لباس پہناتے - ان اسباب مین ہماری طبیعت بیٹھی جارہی تھی بنے منصوبے بگڑنے ہی کو تھے - لیکن ہم بھی اپنے ذہن مین پکے ہین اور باسباب موجودہ قناعت کو اپنا اصول قرار دیکر کسی حکیم کے اس قول پر عمل کرنا چاہتے ہین کہ جہان وہ چیز نہین مل سکتی جسکی طرف ہماری رغبت ہے تو اسی چیز کی طرف رغبت کرنے لگو جو نہین مل سکتی ہے -

دوسرا باب

نسب

نواب میر اکبر علی خان بہادر اکبر الملک - سی - ایس - آئی - سنی المذہب - سید النسب بارہہ والے سادات سے تھے آپ کے مورث اعلی میر حسن علی خان امیر الامرا اور انکے بھائی عبد اللہ خان تھے - آپکے جد اعلی سید حسین مونڈرے

پشتہ والا تھے۔ سید حسین مذکور ایک بڑے جاگیردار تھے اور انہوں نے روہیلکھنڈ مراد آباد کی رودرام گنگا میں ایک پشتہ تعمیر کرایا تھا جسکی وجہ سے انکا عرف پشتہ والا مشہور ہوا سید حسین سونڈے پشتہ والا کے پوتے میر احمد علی پشتہ والا شہر امروہہ وغیرہ کے جاگیردار سید بہادر علیخان دانشمند کے داماد تھے نور الامرا امیر حیدر آباد نے براہ اتحاد شخص وہموطنی میر احمد علی کو بعہد حضور نظام علیخان آصف جاہ ثانی حیدر آباد بلالیا تھا اور سرکار نظام سے انکے اور انکے تین فرزندون کے لیے ماہانہ چھ سو روپیہ منصب جاری کرادیا اور پندرہ سوار بھی انکے پاس متعین کرادئے سرکار نظام کے پانسو سوار مرتضی یار جنگ کے علاقہ کے تھے ۱۸۱۵ء میں یہ رسالہ سرکار نظام نے سرکار انگریزی مین منتقل قرار دیا جواب دوسرا رسالہ حیدر آباد کنٹنجنٹ کے نام سے موجود ہے۔ اس رسالہ مین میر احمد علی کے فرزند دوم میر اصالت علی بحیثیت ایک کمشنڈ افیسر شریک ہوئے اسکے اسباب یہ ہوئے کہ اس رسالہ کے سوار بوجہ جمعیت بیقاعدہ ہونے کے متمرد اور سرکش تھے یوروپین افسران فوج اُن سے خائف رہا کرتے تھے اسلئے ان ہی وجوہات سے کسی ذی عزت اور قابل اعتماد شخص کو فوج مین لینے کی ضرورت ہوئی تاکہ حکمت عملی سے ان سوار ذنکو زیر فرمان اور باقاعدہ بنائے ۱۸۱۹ء مین میر اصالت علی اسی غرض سے رسالہ مین مامور کئے گئے۔ میر اصالت علی خود انگریزی افسرون سے قواعد وغیرہ کی تعلیم پایا کرتے تھے اور پھر خود معلمی کی حیثیت سے رسالہ کے سوارون کو قواعد سکھلاتے تھے۔ اس خدمت پر میر اصالت علی بائیس برس مامور رہے اور ایک لڑائی مین جو بعض چھوٹے مگر سرکش اہالیان جاگیرات سے ہوئی تھی آپکا بایان ہاتھ صرف تلوار سے زخمی ہوا تھا۔ ۱۸۴۱ء مین جبکہ آپکو ترقی ملنے والی تھی دفعتاً مرض کالرا سے آپکا انتقال ہوگیا۔ یہ میر اصالت علی نواب میر کبیر علی خان اکبر الملک کے والد ماجد تھے آپ کا تولد ۱۸۴۰ء مین بمقام ایلچپور علاقہ اورنگ آباد دکن ہوا۔

تیسرا باب

میر اکبر علی خان کی ابتدائی ملازمت اور اُنکے اوصاف و عادات

نواب اکبر علیخان مین خدا نے ایک ہیرو بننے کے پوری جوہر ودلیعت فرمائے تھے یہ اعلی درجہ کے ذہین اور جوہر لیاقت سے اُنکا دماغ مملو تھا۔ فراست نامہ اور مال اندیشی اُنکے ہر فعل مین تہی طبیعت مین ایسی تیزی پائی تہی کہ ہر معاملے کو بہت جلد سمجھ جاتے تہے اور اپنے نزدیک وہ جو کچھ راے قایم کر دیتے تہے صحیح ہوتی تہی جسکے بعد اسپر عمل کرنے مین بیجا تامل نہین کرتے تہے۔ نواب اکبر علیخان نے اپنی عمر کا بہت بڑا حصہ نہایت جانکاہ محنت دلی شوق اور بے نظیر استقلال کے ساتھ گورنمنٹ کی خیر اندیشی ملک کی خیر خواہی قوم کی خدمت اور مذہب کی حمایت مین بسر کر دیا۔ اکبر علیخان اکثر سخاوت اور فیاض دلی مین حصہ لیا کرتے تہے گو آپ کا ظاہر درشت اور متکبر تھا لیکن انتہا درجے کے رقیق القلب اور منکسر المزاج تہے احسانمندی مین آپ اپنی نظیر رکھتے تھے۔

اپنے ملک و مالک یعنی اعلیحضرت حضور پر نور بندگان عالی نواب میر محبوب علیخان بہادر آصف جاہ سادس پر جان و دل نثار کرنیوالی شیدا و فدائی تہے آپکی طبیعت بہت ہی غیور واقع ہوئی تہی دیانت مجسم اور دیانت پسند تہے راست بازی ہر امر مین آپکا شیوہ تھا آپکا پولیٹکل دماغ اس درجہ کا تھا کہ آپ کے مثل کی تلاش کیلئے ہمین ہند سے گزر کر یورپ مین نظر ڈالنی پڑے گی آپ فن سپاہ گری مین یدطولی رکھتے تہے عمر بھر کے ورزشی سواری نیزہ بازی کشتی اور بنوٹ مین کامل دستگاہ تہی شیر دل اور بہادر تہے خلاصہ یہ ہے کہ جسطرح خدا نے جملہ صفات حمیدہ آپکی ذات مین جمع کیا تہا اسیطرح آپکا اقبال بہی عالم طفولیت سے روز افزون ترقی پاتا رہا۔ حتی کہ اپکے انتقال کے بعد آپکی تجہیز و تکفین اور صرف آپکا دفن بہی ملک بہر کے لیے باعث رشک رہا۔ جسکو انگریزی مین "دو سلف میڈ میان" کہا جاتا ہے وہ بہار سے ممدوح میر اکبر علی تہے۔ پس انہون نے محض اپنے ذاتی مساعی سے شہرت اور مرتبت حاصل کی تہی*

* میر اکبر علی کے والد کا انتقال آپکی صغیر سنی مین ہو گیا تہا جس حادثہ کے بعد ظاہر ہے کہ اس خاندان کی مالی حالت مین لامحالہ انقلاب عظیم واقع ہونے والا تہا اور ویسا ہی ہوا ایسی حالت مین آپ بچے سے جوان ہوئے زمانہ نے آپکو نوکری کرنے پر مجبور کیا اور آپ کنٹنجنٹ کی فوج مین مامور ہوکر میجر نوٹیدی کے پاس متعین ہوئے اسوقت میجر صاحب موصوف فرسٹ اسسٹنٹ رزیڈنٹ تہے یہ میجر صاحب موصوف کے تمام خانگی کاروبار مین دخیل تہے میجر صاحب کو آپ کی دیانت اور خیرخواہی پر کامل بہروسہ تہا۔

چوتھا باب

اکبر علی کا عربستان سے گھوڑے لانا

مسٹر ٹوٹی نے اکبر علی کو عربی گھوڑے لانے کے لئے منتخب کیا تھا اُسوقت اکبر علی جیسے سخت مزاج شخص سے امید نہین ہوسکتی تھی کہ جس کام کے لئے منتخب کئے گئے ہین اوس مین یہ کامیاب ہوسکین گے - مگر مسٹر ٹوٹی کے بلند خیالات نے اپنے نزدیک اس امر کا قطعی فیصلہ کرلیا تھا کہ بجز میر اکبر علی کے اس کام کو دوسرا شخص کسی طرح انجام نہین دے سکتا - جسوقت میر اکبر علی تنہا حیدر آباد سے عربستان روانہ ہوئے اُنہون نے وہان پہونچ کے عمدہ اور قیمتی عربی گھوڑون کی تلاش شروع کی اسی جستجو اور تلاش مین ان کی امید کے موافق چند اچھے گھوڑے نظر آئے - لیکن اُسوقت عربی گھوڑون کا ہندوستان لے کر آنا سخت مشکل تھا اور مجبوری یہ تھی کہ باشندگان عرب ان گھوڑون کی نسل دوسرے ملکون مین پھیلانے کے نہ صرف مخالف ہی تھے بلکہ اسقدر احتیاط رکھی گئی تھی کہ غیر ملکون کے سوداگر بغرض خرید و فروخت یہان آنے نہ پائین - چنانچہ یہی واقعات وہان میر اکبر علی کو پیش آئے - بعض عربون نے اکبر علی کے اغراض دریافت کرنے کی کوشش کی مگر میر اکبر علی کی ہوشیاری و عاقبت اندیشی سے یہ کب امید ہوسکتی تھی کہ وہ لوگ انکے اصلی حالات دریافت کر لیتے -

اکبرعلی چند روز تک تو اس قصبہ مین رہے اور ان کو نا کامیابی اپنی مہیب شکل دکھلاتی رہی - مگر اونہون نے اپنے دل مین مصمم ارادہ کر لیا کہ "جن گھوڑون پر میری نظر انتخاب پڑ چکی ہے ان کو ضرور ہی لیجاؤن گا" یہ ایسے مشکلات کا سامنا ہو رہا تھا کہ اگر کوئی اور اکبرعلی ہوتا تو فوراً گھبرا کر حیدرآباد چلا آتا! لیکن میر اکبرعلی کی دلیری اور مستقل مزاجی نے اپنے دل مین یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ "ہم پیر سے در سے کچھ لیے بغیر نہ اٹھین گے"

اکبرعلی نے مصلحتاً یہان کے باشندون سے میل جول پیدا کرنا اپنی کامیابی کا اعلیٰ زینہ سمجھا جن لوگون کو انہون نے اپنا دوست کر لیا تھا ایک حد تک اونہون نے اکبرعلی کو مدد دینے کا وعدہ کیا مگر پھر بھی انکے حصول مقاصد مین نا امیدی پائی جاتی تھی - حیدرآباد مین میر اکبرعلی کے آٹھ نو ماہ کی غیرحاضری سے لوگون کے دلون مین مختلف شبہات پیدا کرا دئے تھے - مگر مسٹر ٹوٹی کے خیالات مین کچھ بھی تغیر نہین آیا تھا وہ مزید مدت کو کامیابی کی دلیل سمجھتے تھے -

جن لوگون کے پاس اکبرعلی نے گھوڑون کو منتخب کیا تھا اون کو بڑی منت وسماجت کے ساتھ رضامند کر لیا لیکن پھر بھی وہ اپنے ہموطنون کی سخت مزاجی سے خائف تھے - اکبرعلی نے اون لوگون کو اس امر کا اطمینان دلایا کہ "ہمارے باہمی معاملات کا اظہار دوسرے شخص پر ہرگز نہ ہوگا"

بہرحال اون لوگون کو سمجھا دیا گیا اور اکبرعلی نے نہایت عمدہ چھ گھوڑے خرید لئے اور نہایت ہوشیاری کے ساتھ شبانہ روز گھوڑون کو لیکر عربستان سے چل نکلے - تھوڑی دور تک اکبرعلی کے چند عربستانی دوستون نے انکا ساتھ دیا - اوسوقت مصلحتاً ہان اکبرعلی نے عرب کا لباس پہن لیا تھا تاکہ افشار راز نہونے پائے

اکبرعلی کی مستقل مزاجی کا یہ ادنی ثبوت ہے کہ اونہون نے صرف تنہا اسقدر محنت و مشقت اوٹھا کے چند عربی گھوڑے جہازمین لاکر سوار کروادئے - اور بمبئی پہونچ گئے ابہی یہ جہازمین تھے کہ ملاح کشتی لائے یہ جہاز سے کشتی مین اوتر گئے اور کشتی کسیے ساحل روانہ ہوئی - اوس کشتی مین چند انگریز لوگ بہی سوار تہے - یک بیک اکبرعلی کو جہازمین چھوٹے ہوئے ہینڈبکس کا خیال آیا اونہون نے ملاح سے کشتی واپس لے چلنے کی درخواست کی لیکن ملاح نے انگریزون کے اشارہ سے اپنی کشتی کو واپس لوٹانے سے انکار کیا اکبرعلی کو اوسکا انکاری جواب ملنا تہا کہ ان کی دلیر اور نڈر طبیعت کو اشتعال کی آگ نے بہڑکایا اوسوقت اونکا چہرہ پرُغضب بنا ہوا تہا اکبرعلی کی اس طرح بلند آواز اور شیر کی للکار نے ملاح کی تو روح فنا کردی - اون انگریزون پر اسکا یہ اثر ہوا کہ خود ملاح سے کشتی واپس لے چلنے کی سفارش کی تب اکبرعلی نے اپنا ہنڈبکس جہاز کے افسر سے حاصل کرلیا ابہی اکبرعلے ہاربر کے قریب پہونچے ہی تہے کہ انکو اپنے گہوڑے جہاز سے اوترتے دکھلائی دیے - کشتی مین جو انگریز سوار تہے اون سب نے میر اکبرعلی کی طرف ٹکٹکی لگادی تہی جس وقت کشتی سے سب اوتر پڑے اون انگریزون نے میر اکبرعلی سے انٹروڈیوس کیا اور ان لوگون کی قیافہ شناسی نے انکی دلیری اور اقبال مندی کی شہادت دی اون انگریزون کا یہ بیان تہا کہ آج تک ہم نے کسی ہندوستانی کو اسقدر جرأت والا نہین دیکہا - میر اکبرعلی کو ان انگریزون سے ایک مدت تک سلسلہ خط وکتابت جاری رہا - بہرحال میر اکبرعلی نے حیدرآباد پہونچ کر مسٹر ٹوٹی کی فرمائش کو پورا کردیا - جسوقت مسٹر ٹوٹی نے میر اکبرعلی کو خوش آمدید کی مبارکباد

دی اوسوقت ایک مجمع عام مین مسٹر ٹوٹی نے میر اکبر علی کی جرأت و لیاقت کے متعلق اظہار مسرت کیا۔



پانچوان باب

اکبر علی کا ہندوستان کے غدر مین زخمی ہونا



سنہ ۱۸۵۷ء کا وہ پر آشوب زمانہ جسوقت کل ہندوستان مین غدر مچا ہوا تھا اور فوج باغی ہوگئی تھی ادہر منصف مزاج گورنمنٹ بحالت تزلزل سخت پریشانی مین مبتلا تھی اوسوقت میر اکبر علی کی عمر ۱۸ سال تھی چونکہ یہ ہمیشہ سے چست و چالاک اور محنت کے فطرتاً سخت عادی تھے اونہون نے کرنل ڈیوسن سے (جو اوس زمانہ کے رزیڈنٹ تھے) میدانِ جنگ مین بھجوائے جانے کی مستعدی ظاہر کی۔ سب سے پہلے ان کی درخواست کرنل سپاک انٹر کے پاس بھجوادی گئی اور یہ سیجراپٹ کی فسٹ کیولری مین شریک کرلئے گئے اسکے بعد میر اکبر علی سیجر آر کی پیشی کے لئے منتخب کئے گئے تھے اوس وقت وہ تمامی افواج کا سردار تھا جو وسط ہند کی لڑائیون مین سرگرم تھین میر اکبر علی حسب ذیل مقامات کے معرکون مین شریک تھے۔

دہار۱ مدناپور۲ راول۳ مندسار۴ جہانسی۵ کچ۶ بٹورہ۷
گوالیار۸ جورہ۹ کالپی۱۰ کوترہ۱۱ چندیری۱۲ آسیرگڑھ۱۳

جس وقت راول کے مقام پر باغی لوگ حملہ آور ہوئے ایک طرف تنہا



تصویر نواب اکبر جنگ بہادر بوقت ایام غدر

میر اکبر علی نہایت دلیری اور مستقل مزاجی کے ساتھہ باغیون کو روک رہے تھے
اور دوسری طرف میجر گھوڑے سے گر کے زخمی ہو چکا تھا قبل اسکے کہ اوسکو مدد
پہونچاتے اوسوقت خود اکبر علی زخمی ہو گئے تھے کچ کی لڑائی مین اکبر علی کے جسم
پر خفیف زخم پہونچے تھے اور اسیطرح ہٹورے مین بھی زخمی ہوئے لیکن راول
کے معرکہ مین انکے جسم پر گہرا اور کاری زخم لگا تھا اوسوقت تھوڑی دیر کے لئے
اکبر علی کی زندگی سے نا امیدی ہو گئی تھی جسکا مختصر حال یہ ہے کہ جس جگہ باغی
لوگون نے حملہ کیا تھا وہان نیشکر کی کاشت ہو رہی تھی ادہر گورنمنٹ کے جان نثار
ملازم سرفروشی کے لئے تیار تھے ادہر باغیون کا ہجوم تھا اور سب کے سب شرارت
پر تلے ہوئے تھے کہ دفعتہً باغیون نے حملہ کرنا شروع کیا اسوقت اکبر علی برچھے سے
باغیون کو روک رہے تھے کہ اتنے مین اکبر علی کے بازو پر کسی باغی شخص نے تلوار
کا گہرا زخم پہونچایا اور وہ دہم سے زمین پر گر پڑے اُسی بیہوشی کی حالت مین اکبر علی
نے اپنی کرچ اِدہر اُدہر گھمانا شروع کیا تاکہ دشمن نزدیک نہ آنے پائے تھوڑے
عرصہ مین اکبر علی کی آنکھون مین بالکل اندہیرا آگیا اور بیہوشی کے عالم مین بلاحس و
حرکت وہین پڑے رہے باغیون نے جب دور سے انکو زمین پر پڑا پایا وہ سب
ان پر الٹ پڑے اور نزدیک پہونچکر اپنی اپنی تلوارون سے الٹا پلٹا کے
اکبر علی کے جسم کو بیکار اور مردہ سمجھکر وہان سے علیحدہ ہو گئے ابھی باغی لوگ تھوڑی
دور آگے بڑہے ہونگے کہ فوج کا ایک سپاہی جو اب تک نیشکر کے کھیت مین اپنے کو
پوشیدہ رکھا ہوا وہان ان واقعات کو دیکھہ رہا تھا فوراً باہر نکل آیا اور اکبر علی کو
اپنی پشت پر سوار کر کے اس فوجی افسر کے روبرو لا ڈالا جسکی ماتحتی مین اکبر علی اپنی

خدمات انجام دے رہے تھے میر اکبر علی اپنی صحت یابی کو ڈاکٹر سر ولیم خلف کرنل کنزی سابق منصرم رزیڈنٹ حیدرآباد دکن کی توجہ سے منسوب کرتے تھے سر ولیم کے دوستانہ تعلقات کا اندازہ (جو اس بہادر سپاہی کے ساتھ انکو تھا) حسب ذیل رقعہ کے ملاحظہ سے کیا جا سکتا ہے۔

گلسٹر ہوز ہیڈ پارک ڈبلیو ۸ - دسمبر ۱۸۹۳ء

مای ڈیر نواب

ہم اپنے مراسلت کو موقوف ہونے دینا چاہیئے اور مین ضرور اسید کرتا ہون کہ وقتاً فوقتاً آپ اپنے حالات و خیریت سے مجھے مطلع کرتے رہین گے مین آپ کو دوستانہ تعلقات کے ساتھ یاد کرتا ہون اور کارڈ منسلکہ حسب دستور موسم بھجوانے کی معافی مانگتا ہون اس دلی آرزو کے ساتھ کہ خداوند تعالی اس موسم مین مجھے اور کئی تحائف آپ کو روانہ کرنے کی توفیق دے گا آپ کو اور آپ کے کل خاندان کو صحیح و تندرست رکھے گا فقط

مین ہون تمہارا قدیم دوست

ڈبلیو مکنزی

اسٹیشن چھاونی مومن آباد سے واپس ہونے کے بعد میر اکبر علی والنٹیرون مین شریک کر لئے گئے تھے اور انکو اس حصہ فوج مین داخل کر لیا گیا تھا جو تن سیتا لوپی کے تعقب مین جا رہی تھی میر اکبر علی تقریباً ۸ - ۹ ماہ تک گوریلہ کی لڑائی مین مصروف تھے اون کو عمدہ خدمات کے صلہ مین سرکار انگریزی سے ایک قیمتی اسپ اور تمغہ عطا ہوا تھا اور انکی ترقی کے لئے سفارش کی گئی تھی۔

اختتام معرکہ پر انہون نے جنگی زندگی چند مہینے کے لیے ترک
کردی تہی اور سنہ ۱۸۷۳ء مین حیدرآباد دکن کو واپس ہونے کے بعد
میر اکبر علی نے کسی خاص غرض سے ایک طولانی سفر مصر و شام ترک
و ایران و عرب کا اختیار کیا مذکورہ بالا ملکون مین تین سال تک سفر کرتے
رہے وہان اونہون نے اپنے کو پوشیدہ بنا رکہا تھا ہر ایک ملک مین یہ
تبدیل ہیئت کے ساتھہ گشت کرتے رہے وہان کی طرز معاشرت نشست و
برخاست عادات و اطوار سے اونہون نے واقفیت حاصل کرلی تہی اور وہان
انہون نے اس درجہ اپنا میل جول بڑہایا کہ تہوڑے ہی عرصہ مین اوس ملک
کی زبان سے بہت جلد واقف ہو گئے تہے اثناء سفر مین میر اکبر علی کے
پاس ایک رقعہ اس مضمون کا لکہا ہوا موجود تہا کہ میر اکبر علی ایک معزز
آدمی رعایاے نظام حیدرآباد دکن سے ہونے کے علاوہ حیدرآباد
رجمنٹ کیولری کے سردار تہے انہون نے اپنے کو خاص غرض سے شام
و عرب جانے آزاد کرلیا ہے اور وہ اس سے بہی شناخت کئے جاسکتے
ہین کہ انکے بائین بازو پر غدر کی لڑائی کا گہرا زخم موجود ہے۔ اگر وہ کسی
دوست یا افسر برٹش گورنمنٹ سے کسی بات کے طالب ہون تو فوراً مدد
کی جاے۔"

میر اکبر علی کے پاس اور دو رقعہ موسومہ امیر اسمعیل و امیر محمد سرداران

قبیلہ عرب متصل حلب منجانب سرسالار جنگ بہادر مرحوم وزیر دکن موجود تھے ایسے نازک اور خطرناک سفر سے میر اکبر علی کا محفوظ نکل آنا سخت تعجب اور حیرت انگیز امر ہے واپسی سفر کے بعد ۱۸۶۸ء تک وہ حیدرآباد مین کسی اہم کام کے لیے ٹھیرے رہے انہون نے ملک حبش جانے کے لئے اپنی مستعدی گورنمنٹ انگریزی پر ظاہر کی اور یہ اوسیوقت صیغہ خفیہ پولیس مین شریک کرلئے گئے۔ میر اکبر علی کو اثناء سفر مین جو تجربہ حاصل ہو چکا تہا وہ مہم حبش کے موقع پر نہایت ہی کار آمد ثابت ہوا۔

اور فروری ۱۸۶۹ء مین میر اکبر علی خاص اس کام کے لئے شریک کرلئے گئے جیسا کہ حکم مندرجہ ذیل مجریہ سر رابرٹ نیپیر ملٹری سکرٹری سے ظاہر ہے۔

دفتر کمانڈر چیف کیا سپ سنائی ۳ فروری ۱۸۶۸ء

میر اکبر علی جو مرفہ الحال باشندے حیدرآباد کے ہین جنہون نے مہم حبش مین خود کو خدمت کے لئے پیش کیا تھا جو اس وقت ہز اکسلنسی کمانڈر ان چیف کے اسٹاف مین ایک عہدہ دار ہین منجانب ہز اکسلنسی کپتان میور کے ساتھ ان احکام کی تعمیل کرنے کے لیے مقرر ہوئے ہین۔ جسکی نسبت کپتان صاحب موصوف کو ہدایات دے گئے ہین۔ توقع کیجاتی ہے کہ جملہ برٹش عہدہ داران سے اخلاق کے ساتھ پیش آئینگے اور

اُن کے آداے فرائض مین مدد بالیحتاج دینگے - جبکہ یہ وہ کام کرچکین گے جسکے لیے یہ بطور خالص مقرر ہوے ہین اسوقت امید کیجاتی ہے کہ ہز اکسلنسی کے مستقر واپس آنے تک اس باب مین انکے لئے سبیل کیجاے گی -

حسب الحکم

سر رابرٹ نیپیر

شرح دستخط

یم اے - ڈالان

معتمد فوج



چھٹوان باب

میر اکبر علی کی ملک حبش مین خفیہ زندگی اور اُن پر گورنمنٹ انگریزی کی سرپرستی



لارڈ نیپیر کی یہ خواہش تہی کہ حبش اقوام سے اتحاد پیدا کرنے کے لیے اپنی جانب سے اُنہین کے کسی مذہبی شخص کو بھجوائے مگر یہ معاملہ نہایت نازک اور کٹھن تھا اور ناکامیابی کے سوا امید کم پائی جاتی تھی۔ لارڈ نیپیر جیسے عقلمند و مبصر شخص نے اس کارروائی کے لئے میر اکبر علی کا انتخاب کیا تھا جو اون اقوام کو ترغیب و تحریص دلانے مین خاص ملکہ اور ذاتی جرأت رکھتے تھے۔ اس موقع پر میر اکبر علی کا انتخاب نہایت موزون سمجھا گیا۔ بحکم جنرل نیپیر میر اکبر علی وہان کی قوم گیلاس کو (جو مسلمان تھے) ترغیب و تحریص دلاتے کے لئے مقرر کئے گئے جو اسکے قبل خفیہ پولس مین تھے اِن کو اسقدر جلد کامیابی حاصل ہوئی کہ اثناء ہنگامے مین فوج گیلاس اِن کے زیر کمانڈ آگئی تھی یہ نہایت دشوار اور مشکل کام تھا کہ ایک تنہا شخص اون سب کے دلون کو شیشے مین اوتا

لیتا اکبر علی کے وہ واقعات خالی از دلچسپی نہ ہوں گے جو اون کو ملک حبش
پیش آ چکے تھے میر اکبر علی نے اس واقعہ کو بہ تفصیل اپنی نوٹ بُک مین
لکھہ رکھا تھا۔ جو ناظرین کے ملاحظہ مین پیش کئے جاتے ہین۔

"جس وقت اکبر علی ملک حبش مین داخل ہوئے ان کی موجودہ حالت بالکل
حبشیانہ طریق پر تھی وہان ان کے طرز لباس اور گفتگو سے کبھی ہندوستانی
ہونے کا گمان نہین کیا جاتا تھا۔ اس ملک مین میر اکبر علی نے جن
لوگون سے پہلے شناسائی حاصل کی تھی اون کو یہ باور کرا دیا گیا تھا کہ "عربستان
میرا خاص وطن ہے سیر و تفریح کی غرض سے میرا اس ملک مین آنا ہوا۔"!
چند حبشیون کو اکبر علی نے اپنا گرویدہ بنا لیا تھا اور یہ اون سب کے سرگروہ خیال کئے
جاتے تھے۔ کبھی اون کا دل فرضی قصے سُنا کے خوش کر دیا کرتے تھے وہ
لوگ ان کی دل پذیر تقریر سُنکر محظوظ ہوجایا کرتے تھے اکبر علی اپنے کو بہت
کم تنہا پایا کرتے اور ان کو بہ مشکل اپنے معاملات مین غور و خوض کرنے کا اتفاق
ہوا کرتا تھا اس لئے اکبر علی نے اپنے دل مین یہ خیال کیا کہ "ان مین سے چند
حبشیون کا انتخاب کیا جائے۔ چنانچہ اونہون نے بجز خاص خاص حبشیون کے
دوسرے حبشیون سے ملنا قطعاً ترک کر دیا۔ اسوقت تک میر اکبر علی نے
اون حبشیون پر اپنے دلی ارادون کا اظہار نہین کیا اور نہ اپنا اصلی نام ہی بتلایا
تھا۔ رفتہ رفتہ وہان کے پولٹیکل حالات سے یہ خود بخود واقف ہونے لگے۔ انہون

نے ایک علیحدہ مکان مین سکونت اختیار کی تہی یہ روزآنہ اپنے فرایض جاسوسی کو ادا کر رہے تہے۔ اور اپنا نام صالح مشہور کر رکہا تھا۔

جس مکان مین میر اکبر علی رہا کرتے تہے اسکے پڑوس مین ایک عورت مسماۃ سلمیٰ رہا کرتی تہی جو ملک تہیوڈور کے محل کی خاص ملازمہ تہی۔ اس سے انہون نے ہمسائگی کے حیلہ مین دوستی کا سلسلہ بڑہا دیا تہا۔ یہ عورت نوجوان بیوہ تہی دن بہر محل شاہی مین کام کرتی اور شب اپنے گہر مین گزارہ کرتی تہی اس عورت کے ذریعہ سے میر اکبر علی ملک تہیوڈور کے بہت سارے ملکی راز خانگی معاملات دریافت کر لیتے تہے اور ان سے افسران انگریز کو باخبر کر دیا کرتے تہے۔ بادشاہ حبش تہیوڈور کے جاسوس بہی اکبر علی کی خفیہ زندگی کے متلاشی تہے اور انہون کے صالح کی طرز و روش پر خفیہ طور پر نوٹس لینا شروع کیا۔ بالاخر صالح اور سلمہ ہر دو ایک دن گرفتار کر لئے گئے۔ جس وقت یہ گرفتار ہو چکے تہے انکو ایک قیدی کی حالت مین نظر بند رکہا گیا تہا ان کی جامہ تلاشی اور خانہ تلاشی بہی لے لیگئی تہی۔ سوائے کپڑے پوشیدنی کے انکے پاس اور کوئی چیز بر آمد نہین ہوئی۔ ان کی گرفتاری کے وہ حبشی بانی تہے جن سے صالح نے ترک ملاقات کر دی تہی اکبر علی اپنی گرفتاری سے رنجیدہ نہین تہے بلکہ اسکو انہون نے موجب کامیابی سمجہا تھا ان کو وہان بالکل معمولی غذا دیجاتی تہی

اور علیحدہ ایک تنگ جگہہ مقید کئے گئے تہے تہوڑے روز کے بعد
ان کو دوسری جگہہ بہجوا دیا گیا جہان اور بہت سارے حبشی مقید تہے گویہ
لوگ بہی بادشاہ حبش کی رعایا سے تہے انکی معمولی سی معمولی حرکات پہ
نہایت سنگین سزائین دی گئی تہین۔ صالح کی اجنبی صورت دیکہکر سارے
قیدیون نے انہین کی طرف ٹکٹکی لگا دی تہی تہوڑی دیر کے بعد صالح
کی نظر انتخاب نے چند قیدیون کو منتخب کر لیا جن قیدیون کو صالح نے
منتخب کیا تہا وہ لوگ بہی صالح کو نہایت ہوشیار آدمی سمجہتے تھے

اوس قیدخانہ مین جس قدر لوگ مقید تہے اون سب کے ساتھہ
نہایت سختی کا برتاؤ کیا جاتا تھا۔ کوئی قیدی بجز رہائی یا موت کے کسی طرح
بیرون محبس نکل نہین سکتا تھا۔ مقید شدہ لوگون کو اپنے حوائج ضروری کے
لیے سخت دشواری اوٹھانی پڑتی تہی۔ اندرون محبس چند تنگ و تار
حجرے بنے ہوئے تہے اور وہان کوئی جگہہ تعفن سے خالی نہ تہی۔ جملہ
قیدیون کے رہنے کے لیے ایک ہی دالان تہا اوس دالان مین بجز
فرش زمین کے اور کوئی چیز موجود نہ تہی یہ مقام بھی نہایت کثیف اور سخت
وحشت ناک تھا اوسکے اطراف بلند اور بدوضع چہار دیواری گہری ہوئی تہی۔
اور دالان کے حصہ مین بڑی بڑی آہنی سلاخین لگی ہوئی تھین اور اونہین
سلاخون کا ایک دروازہ بنا ہوا تہا جسمین ہمیشہ ایک بڑا بہاری قفل پڑا رہتا تھا

اسکے بعد متعدد دیواریں محبس کو حلقہ کئے ہوئے تہیں ہر دیوار مین ایک ایک
چوبی دروازہ نصب تھا۔ اور ہر دروازہ پر ایک حبشی جوان متعین رہا کرتا تھا
دالان کی چھت مین سوا مٹی اور چونے کے کوئی چوبی چیز نہین تھی۔
وہان دن اور رات ایکسان تاریکی مین گذرتا تھا۔ قید خانہ مین کوئی ایسا
روشندان نہ تھا جسکے ذریعے سے قیدیون کو دم لینے کے لیئے تازہ ہوا
ملسکتی تہی۔ ان غریب بے جرم قیدیون کو ابتدائی قید سے بجز ایک
جوڑا ملبوس کے دوسرا جوڑا بدلنے کی اجازت نہ تہی۔ قیدیون کو اختتام رہائی
تک صبر و قناعت کرنا پڑتا تھا۔ تمام قیدیون کے کپڑے تعفن سے
بھرے ہوئے تھے۔ اگر کوئی شخص تہوڑی دیر کے لیئے ان لوگون کے
پاس بیٹھ جاتا تو اوس کا دماغ پھٹا پڑتا۔ ان قیدیون کو کبھی وقت مقررہ پر
غذا نہین دی جاتی تہی۔ پہرے والی کو تقسیم غذا کے متعلق یہ حق حاصل
رہا کرتا تھا کہ جسوقت چاہے قیدیون کو کہانا تقسیم کرے۔ بعض وقت
اہلیان محبس کی شرارت سے قیدیون کو غذا نہین ملسکتی تھی۔ کہانے کے
انتظار مین قیدی اپنی اپنی جگہہ گھنٹون تڑپا کرتے تھے۔ اگر اس اثنا مین
کسی قیدی سے کوئی حرکت صادر ہو جاتی تو اوس کا تمام جسم تازیانہ
کی مار سے آلودہ ہو جاتا تھا۔ ان قیدیون پر طرح طرح کے مظالم اور اقسام
کے عذاب ٹوٹ پڑتے تھے۔ بعض قیدیون کی حالت نہایت نازک

ہورہی تہی اون کے حلق مین ایک قطرہ پانی کا نہین ڈالا جاتا تھا
اور بحالت موجودہ اون پر سختی گذر رہی تھی باوجود ہزارہا مصیبتون اور سینکڑون
سختیون کے اون مقید شدہ لوگون نے کبھی افسر محبس یا کسی
پہرے والے سے خوشامد نہین کی بلکہ نہایت حقیر اور غصہ کی
نظرون سے اہلیان محبس کو دیکھا کرتے تہے گو ان قیدیون نے ایسے
قیدخانہ مین اپنے کو مٹی مین ملادیا تھا لیکن اپنی وضع داری اور آن بان کو
اُنہون نے کسی طرح ہاتھ سے جانے نہین دیا تھا۔ سلمہ جو محل شاہی
کی خاص ملازمہ تہی بحکم ملک تھیوڈور چند گنہٹون کے بعد رہا کردی گئی۔
مگر اوس نیک اور باعصمت جِن نے حسب اقرار میر اکبر علی کو خاطر
خواہ مدد دینے کا قصد کرلیا۔ چونکہ اکبر علی نے مصلحتاً وہان خود کو گرفتار
کرا لیا تھا۔ بجز اس تدبیر کے اونکو کامیابی کی کوئی شکل نظر نہین آتی تہی۔
چند ہی گنہٹون مین اکبر علی نے محافظین قیدخانہ کے ساتھ خلوص

اور اتحاد کو بڑہا دیا تھا مگر اکبر علی کے اِن حرکات سے موجودہ قیدی
ناخوش ہوئے تھے تہوڑے ہی عرصہ مین اکبر علی نے اپنے منشا کو
اُون سب قیدیون پر ظاہر کر دیا کہ ''تم لوگ میرے حرکات و سکنات
پر ہرگز نوٹس نہ لو بلکہ باطمینان کلی مجھپر بہروسہ رکھو مین حکمت عملی کے ساتھ
تم سب کو اس زندان سے رہا کرادون گا'' اس وقت اکبر علی کو
اپنے مقاصد دلی کی کامیابی کا اچھا موقع مل گیا تہا۔ انہون نے اپنے
کو نہایت منکسر المزاج بنا لیا تہا۔ تہوڑی ہی دیر مین اپنی دلچسپ گفتگو اور ظرافت
آمیز فقرون سے تمام پہرے والون کو اپنی جانب متوجہ کر لیا۔
اہلیان محبس جنہون نے اپنی عمر دہبر مین کبہی رحم اور خلق کا نام نہین سنا تھا
جنکے دل و دماغ مین شقاوت اور بے اعتنائی کوٹ کوٹ کے بھری
ہوئی تہی اکبر علی کی پر اثر باتون نے ایک حد تک اون کے دلون مین
جگہہ کر لیا تھا۔



تصویر نواب اکبر جنگ بہادر بوقت جنگ حبش



تصویر ملک تھیوڈور پادشاہ حبش بحالت نیم جان

سلمہ کو قید خانہ سے رہا ہوئے تہوڑا ہی عرصہ گذرا تھا اس نے قید خانہ
کی تکالیف کو جیسی طرح محسوس کر چکی تہی جسوقت یہ محل شاہی سے واپس ہوئے
اوس نے مصمم ارادہ کر لیا کہ وہ جسقدر بے جرم قیدی اس قید خانہ مین مقید ہین ضرور
اسکی دستگیری کرنی چاہی،، سلمہ انہین خیالات مین محو ہو رہی تھی کہ بے ساختہ اوسکی
زبان سے یہ کلمہ نکل گیا وہ پادشاہ تہیوڈور کے ملکی راز اور خانگی معاملات اب میرے
دل مین کسیطرح رہ نہین سکتے،، یہ کہکر بازار سے چند اشیاء خرید کی اپنے گہر ے گئی
اور دو تین گہنٹے مین اوس نے کہانا تیار کر دیا اور اس کہانے کو کمال ہوشیاری اور عقلمندی
کے ساتھ اکبر علی اور وہان کے چند قیدیون کو دی آئی بہرحال وہ اسیطرح صبح و شام
مقید شدہ لوگون کو کہانا پہونچا آتی تہی۔ سلمہ کی اس حکمت علی سے قیدیون مین وہ
پہلی سی پژمردگی باقی نہ رہی بلکہ اب کسیقدر ان لوگونمین تقویت پیدا ہو گئی تہی۔ اکبر علی
کو قید خانہ مین سلمہ کی وجہ سے کہانے پانی کی کوئی تکلیف نہین گذرتی تہی اسکے
علاوہ پہرے والے نے ان کے ساتہہ اسقدر رعایت کی تہی کہ نگرانی مین جو ایج

ضروری کیلئے یہ باہر نکل سکتے تھے۔ بظاہر اکبر علی اہلیان محبس سے ادھر اُدھر
کی گفتگو کیا کرتے تھے لیکن ہر وقت نتیجہ پر اِن کا خیال رہا کرتا تھا۔ اکبر علی
اپنی کامیابی کے اسباب پر غور و خوض کر رہے تھے لیکن انکی قیمت اپنے ہاتھ
مین فتح اور کامیابی کا جھنڈا دیکھکر خوش ہو رہی تھی بہر کیف اکبر علی کو
مقید ہوئے تین چار روز گزر گئے تھے اس عرصہ مین انھون نے
حکمت عملی کے ساتھہ تمام قیدیون کو ایک دل کر لیا اور اون سب کو اس امر کا
اطمینان دلا دیا تھا کہ تم لوگون کی ہر طرح مدد کی جاے گی۔ اکبر علی کا مقید ہونا
اونکی کامیابی کیلئے نہایت مفید ہوا ان ہی وجوہات سے اکبر علی نے اپنے آپ کو
بخوشی گرفتار کرا دیا تھا وہان جسقدر لوگ مقید کئے گئے تھے وہ تیس چالیس سے
کم نہ تھے۔ اکبر علی نے اشارۃً آگاہ کر دیا کہ رات کے بارہ بجے ہم سب کو چلنے پر مستعد
ہو جانا چاہیے! اسکو سب نے منظور کر لیا اور ٹھیک وقت مقررہ پر چل چل شروع ہو ئی۔
سب نے ملکر قیدخانہ کے دروازونکو توڑ پھوڑ ڈالا اور نہایت آسانی کے ساتھہ ایک دم
باہر نکل آئے۔ سب سے پہلے اکبر علی نے یہ تدبیر کی کہ موجودہ محافظین قیدخانہ کو یکے
بعد دیگرے مشکیان کس کے ہمراہ لے لیا۔ اور اونھون نے اپنے مسکونہ مکان مین
جو کچھہ کا غذات وغیرہ زمین مین دفن کئے تھے خود ہی جاکر نکال لاے۔ اور شبانہ روز

ان سب کو لیکر ملکۂ مستطیات کے حدود مین داخل ہوگئے جو ملک حبش کے ایک حصہ کی خود مختار رئیسہ تہی اور چونکہ بادشاہ حبش کی یہ سخت مخالف سمجھی جاتی تہی اکبر علی نے مصلحتاً ان سب کو اوس مقام پر ٹہیرا دیا۔ جن مخالفین کی مشکین باندہ دیگئین تہین اون لوگون نے اطاعت قبول کی اور بادشاہ سے باغی ہونے کا حلفاً اقرار کرالیا۔ تب اون سب کی مشکین کہول دی گئین۔ ملکہ مستطیاۃ نے توم گیلاس کو (جو مسلمان کہلاتے تہے) ترغیب و تحریص دلوا کے میر اکبر علی کے حوالہ کردیا۔ اور یہ سب لوگ میر اکبر علی کے طرفدار بن گئے تہے۔ اکبر علی نے ان لوگون کو قلعہ میاگڈالہ کے اطراف و اکناف مین بہجوا دیا تہا تاکہ روزانہ وہان کے حالات سے خفیہ طور پر انگریزی فوج کو اطلاع دیتے رہین جب بادشاہ حبش کی ہر حدود مین خفیہ آدمی متعین کردیے گئے تو ادہر اکبر علی نے اپنی ڈاڑہی مونچہ بالکل منڈالی تہی اور اپنے کو مصنوعی مجنون بنا کے ملک تہوڈور (بادشاہ حبش) کے فوجی لوگون مین پہونچ گئے تہے۔ جب اون لوگون نے اکبر علی کو مجنونانہ حرکات کرتے دیکہا تو خوب قہقہہ بازیون کے بعد چند حبشی سپاہیون نے ازمایش کے لئے ان کے جسم پر برچے چبہائے اکبر علی پر جون جون سختی کیجاتی تہی وہ نہایت مستقل مزاجی کے ساتھ برداشت کررہے تہے۔ انہون نے اپنی حالت کو مطلق تغیر نہین ہونے دیا تھا۔ اکبر علی کے دیوانہ پن کو حبشیون نے یقین کرلیا تھا۔ سب نے اکبر علی کے آگے ایک ایک روٹی کا ٹکڑا ڈال دیا اور یہ اسیطرح دیوانے حرکات کیا کرتے تہے۔ جن جن مقامات پر بادشاہ حبش کی فوج پوشیدہ بیٹہی ہوئی تہی۔ اکبر علی خفیہ طور پر لارڈ نیپیر کو ان کے حالات سے مطلع کررہے تہے۔ جس جگہہ حبشی لوگ انگریزی فوج کے تعاقب مین

تھے وہاں ہوشیاری کے ساتھ برٹش فوج اپنا کام کر رہی تھی۔

ساتوان باب

قلعہ سیاگڈالہ کا قبضہ اور برٹش فوج کی کامیابی

ملک تھوڈورو لارڈ رابرٹ کے درمیان یہ امر طے پایا کہ جنگ کے لئے جمعہ یا دوشنبہ کا دن مقرر کیا جائے۔ حبشیون نے اپنے اپنے مقامات پر حلقہ بندی کردی تھی اور لارڈ رابرٹ کی فوج نہایت تنگ وتاریک راستون سے گزر رہی تھی۔ پہاڑیون کے ملے ہوئے سلسلے کو طے کرنے کے بعد راستہ مین لارڈ رابرٹ کی فوج کو ایک بہت بڑا خندق ملا۔ اکبر علی کی کوشش اور راستے کی معلومات سے فوج آسانی کے ساتھ آگے بڑھی۔ ابھی قلعہ میاگڈالہ پچاس میل کے فاصلہ پر تھا کہ وہان فوج نے اپنا قیام کیا۔ اور یہان سے کوچ کرنے کے بعد فوج دس اپریل کو بمقام فجلہ پہنچ گئی قلعہ میاگڈالہ کے قریب فوج کو دشوار گذار پہاڑیون اور ناہموار راستون سے گزرنا پڑا۔ مقامات اسلجی اور سالسی کے درمیان فوج نے قیام کیا۔ کیونکہ یہ مقام قلعہ میاگڈالہ سے قریب واقع تھا۔

ملک تھوڈور نے اپنی جانب سے لارڈ رابرٹ کو یہ کہلا بھیجا کہ جنگ

کے لئے جمعہ کا دن اچھا ہے۔

فجلہ کے مقام سے لارڈرابرٹ کی فوج کا کرنل فیجر بادشاہ تھوڈور کے پاس بدین غرض بھیجا گیا کہ "وہ کاغذات متعلقہ جنگ پر بادشاہ حبش کے دستخط کرالائے" ملک تھوڈور نے کرنل کو جواب دیا کہ تم مجھے مجبور نہین کر سکتے اس معاملہ مین غور کرنے کے بعد جواب دونگا۔ کرنل فوج نے مکرر ملک تھوڈور سے اس امر مین اصرار کیا مجھے آپ جلد تحریری جواب دیجئے۔ کیونکہ مین مقام فجلہ سے روانہ ہو چکا ہون اور فوج آگے بڑھ گئی ہے۔ بادشاہ حبش نے برٹش فوج کے کرنل کو اس کا کوئی جواب نہین دیا بلکہ با ارادہ جنگ ایک دم پندرہ ہزار حبشیون کی فوج اپنے جرنیل کے زیر کمانڈ بہ مقام اسلمجی بھجوا دیا اور جرنل کو یہ نصیحت کی کہ "جنگ کے نتیجہ سے مجھے وقتاً فوقتاً اطلاع دی جائے اور تم کو یاد رہے کہ لارڈرابرٹ کی فوج بہت قوی ہے اور وہ سب لوگ یوروپین ہین تم اون لوگون کو مقید کر کے یہان کس طرح لا سکو گے وہ زبردست اور قوی یوروپین ہین ممکن نہین کہ تمہارے ہاتھ گرفتار ہو سکین۔ نہایت حکمت عملی سے کام لو اور اپنی فوج پر شبہ نہ آنے دو اور خبردار تم اون لوگون سے خوف زدہ نہو اگر تم ذرا بھی خائف ہوئے تو یاد رکھنا کہ تم کو ہرگز فتحیابی نہ ہوگی" اس کے بعد لڑائی شروع ہو گئی ملک تھوڈور کا جرنل برٹش فوج کے ہاتھون مارا گیا وہ پہلے ہی حملہ مین گھوڑے سے الٹ کر گر پڑا تھا اوس مین ابھی کسی قدر حس و حرکت باقی تھی کہ لارڈرابرٹ کی جانب سے اوس کا اصل مدعا دریافت کیا گیا لیکن اوس نیم جان نے کوئی جواب نہین دیا اور روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ جنرل کے مارے جانے کے بعد

ملک تہیوڈور کے پاس انکا خونی لباس بہجوا دیا گیا - ملک تہیوڈور نہایت ہوشیار اور عقلمند شخص تھا - اوس نے کم عمری کے زمانہ مین بمقام کلکتہ تعلیم پائی تھی اس کے جنگی معلومات بہی بہت وسیع تھے اس نے اپنی فوج کے بچاؤ کے لئے - ایچ - آئی - لیپسن نامی میجر کو روانہ کیا جو نہایت جوانمرد اور دلیر شخص تھا - اُس نے جس وقت لارڈ رابرٹ کی فوج کو دیکہا کہ وہ ایک پہاڑ کی تہ مین پوشیدہ بیٹھی ہوئی اس بات کا مشورہ کر رہی تہی کہ فوراً میگڈالہ کا قبضہ کر لین مگر میگڈالہ اس قدر مستحکم قلعہ تہا کہ اب تک کسی اور فوج نے اس کا قبضہ نہین کیا - بحکم لارڈ رابرٹ فوج نے اپنا کیامپ میاگڈالہ کے قریب کیا لفٹنٹ اور کپتان فوج کو لارڈ موصوف نے یہ تاکید کی کہ وہان جو کچہہ واقعات پیش آئین اوس کی اطلاع دی جاوے -

جب ملک تہیوڈور کو میاگڈالہ مین لارڈ رابرٹ کی فوج داخل ہونے کی اطلاع دی گئی تو اوس نے تین دن تک کہانا پینا بالکل ترک کر دیا تہا اور ایسی وحشت اثر خبر کے سننے سے سخت بیمار اور قریب المرگ ہو گیا تھا - اکبر علی نے اوس کو نیم مردہ حالت مین قلعہ سے باہر لایا اوس وقت اوس کی روح قفص عنصری سے پرواز کر چکی تہی جس وقت ملک تہیوڈور کی نعش فرش زمین پر پڑی ہوئی تہی اوسکا پُر رعب چہرہ بتلا رہا تہا کہ یہ دلیر اور عقلمند شخص کبہی اپنے ملک پر دشمن کا قبضہ ہونے دیتا اس کی نعش پر مذہبی طور سے نماز پڑہائی گئی -

قوم گیلا اس جس نے اب تک انگریزی فوج کو مدد دی تہی پہر وہ کامیاب فوج کے حق مین خار بن گئے تہے اُن لوگون نے مفتوحہ حبشیون کے ساتھہ (جن کو واپس گہر جانے کی اجازت مل چکی تہی) لوٹ اور مار پیٹ شروع کر دی

جس سے خود برٹش گورنمنٹ کے افواج غیر محفوظ حالت مین تھے اوس وقت میر
اکبر علی کو سر رابرٹ نیپر نے اس طاقت کے منتشر کرنے کے لئے طلب کیا؟ جس
نے اسکے قبل اس قوت کو جمع کیا تہا۔ اکبر علی نے چند ہی گھنٹون مین اس کا انتظام
کر دیا اور فوراً قوم گیا اس نے میاگڈالہ کے اوس حصہ کو چھوڑ دیا جس مین انگریزی فوج
خیمہ زن تھی۔ اس کے بعد میر اکبر علی نے ملکہ مستطیات اور اوس کے فرزند کو سر رابرٹ
نیپر سے ملاقات کرنے کی ترغیب دلائی اوس کے دوسرے ہی روز تمام دن اور تمام رات
ضیافت اور جشن ہوتا رہا جس مین ملکہ مستطیاۃ معہ فرزند کے شریک تھین بعد
اختتام جشن ملکہ معہ خدام وغیرہ قلعہ میاگڈالہ کو روانہ ہوئین اور ہم ہندوستان واپس آئی۔



آٹھوان باب

میر اکبر علی خان کے نمایان خدمات پر برٹش انڈیا اور سرکار عالی کی جانب سے اظہارات خوشنودی



مورخہ ۱۴-اپریل ۱۸۶۸ء

منجانب سر رابرٹ نیپیر

بخدمت سکرٹری آف اسٹیٹ

تھیوڈور (بادشاہ حبش) کی فراری سے پہلے مجھے یہ مناسب معلوم ہوا کہ قوم گیلااس سے اتحاد پیدا کرون اس غرض سے مین نے خاص اکبر علی کو انتخاب کیا جو حیدرآباد کے ملازم اور خاندان سادات سے تھے یہ ملکہ مستطیاۃ کے ساتھہ شامل رہ کر اپنی غرض کو پورا کرنے مین بہت ہی موزون تھے۔ ملک تھیوڈور کا فرار ہو کر پھر مایوسی کے ساتھ میاگڈالہ واپس ہونا صرف گیلااس کی وجہ سے تھا جنھون نے کچھ عجیب طریقہ سے قلعہ کی پہاڑی کو گھیر لیا تھا اس کے بعد بالتحقیق یہ خبر ملی کہ صبح کو تھیوڈور میاگڈالہ چھوڑ کر فرار ہو گیا ہے تاکہ کسی فاصلہ کے شہر مین امن حاصل کرے اوس کے چند ہی سردارون نے تھیوڈور کو دروازہ سے باہر نکلنے پر اپنی رضامندی ظاہر کی اور پھر فراری کے بعد اپنے تھوڑے اسکارٹ کو لے کر اوسنے میاگڈالہ آنے کی اس وجہ سے جرأت نہ کی کہ قوم گیلااس ملک تھیوڈور کے سخت دشمن ہو گئے تھے کل کیولری اور فوج سے میاگڈالہ کا جنوبی دروازہ بند کرنے کی

امید نہین کی جاسکتی تھی اس لیئے مین نے میر اکبر علی افسر خفیہ پولس کو ملکہ مستطیاۃ
کے پاس بھجوادیا تاکہ اوسکی مشورت اور مدد سے جسقدر آدمی فراہم ہوسکین وہان جمع
کیئے جائین میر اکبر علی کی رپورٹ روانہ کی جاے گی جسکے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ
کس عمدہ طریقہ سے اوس نے اپنے مشن کی غرض کو پورا کیا فقط - مورخہ یکم جون ۱۸۶۸ء

شرح دستخط سر رابرٹ نیپیر

میجر گرانٹ سی بی جنگی افریقی شہرت ایک اور میدان مین حاصل کی گئی تھی
دوسرے کپتان سپٹن مور ایک مشہور مشرقی طالب العلم اور میر اکبر علی ان تینون نے بڑی
اہم خدمات جسمین چالاکی و لیاقت لازمات سے تھی ادا کئے ہین فقط

شرح دستخط سر رابرٹ

مورخہ ۱۶ جون ۱۸۶۸ء

میجانب سر رابرٹ نیپیر خدمت ویسراے گورنر جنرل ان کونسل

براے لحاظ مناسب نگارش ہے کہ رعایاے سرکار نظام حیدرآباد دکن سے ایک
شخص مسمی اکبر علی جس نے اپنی سابقہ خدمات مہم حبش کے لیئے والنٹیر کیا تھا
جو میری جانب سے خفیہ پولس مین مقرر کیا گیا اس نے ہمارے اور دوسرے مسلمان
اقوام کے مابین اتحاد پیدا کرنے مین بڑی قیمتی خدمات ادا کین - خصوصاً قوم گیالا اس
کو ملک تھیاڈور کے خلاف عمل پیرا ہونے کے لیئے - ہمکو میر اکبر علی سے بڑی
مدد پہونچی مجھکو وقتاً فوقتاً اس سے کام لینے کا موقع ملا - مین نے اس مین حد درجہ
کی لیاقت اور اپنے فرائض مفوضہ کو بتوجہ خاص انجام دیتا ہوا پایا مین اس بات کی

کوشش کرتا ہون کہ ہماری گورنمنٹ سے میر اکبر علی کی خدمات کا موزون صلہ حاصل کرون کیونکہ اب میر اکبر علی کو گورنمنٹ سے کوئی تعلق نہین رہا - میری یہی خواہش ہے کہ ایک ایسے پیرایہ مین (جسکو گورنر جنرل صاحب مناسب سمجہین) میر اکبر علی کی خدمات کا گورنمنٹ نظام سے شکریہ ادا کیا جائے - یہ مراسلات نہ صرف گورنمنٹ نظام کے لئے مسرت کا باعث ہونگے بلکہ ادن مدارج کے لوگون مین (جن مین سے اکبر علی ایک رکن ہین) نظیر ہوگی جسکے حاصل کرنے مین ایک نئی روح پہونکی جائیگی -

شرح دستخط سر رابرٹ

سنٹ پی - وین انڈر سکریٹری سرکار ہند نے صاحب عالیشان بہادر حیدرآباد دکن کی خدمت مین تبرسیل تحریر مذکورہ بالا ذریعہ مراسلہ نمبر ۸۳۵ مورخہ ۳۱ - جولائی ۱۸۶۸ء بدین مضمون لکھا کہ "آپ اس تحریر کو سرکار نظام کی خدمت مین پیش کر دین گے اور میر اکبر علی کے قابل تعریف خدمات کی قدردانی جو سرکار ہند نے کی ہے اوس سے انکو مطلع فرماوینگے"

بتاریخ ۲۲ - ربیع الثانی ۱۲۸۵ھ کو مسٹر سانڈرس رزیڈنٹ وقت نے نواب سر سالار جنگ بہادر مرحوم کی خدمت مین سر رابرٹ کا پیام پہونچا دیا - اس تحریر کا جواب نواب سر سالار جنگ بہادر نے بتاریخ ۱۴ - رجب ۱۲۸۵ ہجری کو حسب مندرجہ ذیل دیا -

مین تسلیم کرتا ہون کہ میر اکبر علی کے خدمات و اطاعت گزاری کی گورنمنٹ ہند نے قدر کی ہے چونکہ دونون سرکارون کے اغراض یکسان ہین مجھکو یقین ہے کہ اعلیحضرت اسکے سننے سے نہایت خوش ہونگے لہذا مین نے اعلیحضرت کو

انکے خدمات کا اظہار کیا وہ میر اکبر علی کے قابل قدر خدمات کو سنکر بہت خوش ہوگے۔ چونکہ میر اکبر علی رعایا ے
دکن سے ہے اوسکو دوسرے ممالک کے عادات و اطوار سے وقفیت نہین ہو سکتی لہذا یہ بات قابل
تعریف ہے کہ اوس نے ایک غیر ملک مین جاکر اہم اور اطمینان بخش فرائض ادا کئیے۔ چونکہ دونون
سرکار کے ایک ہی اغراض ہین لہذا میر اکبر علی نے اپنی اس عمدہ کارروائی اور کامیابی سے
نہایت ہی محظوظ کیا فقط شرح دستخط سالار جنگ اولی

ملک حبش چھوڑنے سے پہلے میر اکبر علی کے متعلق عام حکم صادر ہوا تھا جس کا
اقتباس درج ذیل ہے۔

حکم ہز اکسلنسی سپاہ سالار

دفتر ججٹ جنرل صدر کیامپ زولا - ۳۰ - جون ۱۸۶۸ء

میر اکبر علی باشندۂ حیدر آباد دکن نے اپنے کو سرکار انگریزی کی جانب سے عارضی
طور پر مہم حبش کے خدمات ادا کرنے کی مستعدی ظاہر کی جس پر اوسکی حسب خواہش فوج
کے جاسوسون مین مقرر کیا گیا ختم مہم کے بعد انکے حسب منشا سرکار انگریزی نے
انکو ملازمت سے مستعفی ہونے کی اجازت بمبئی پہونچنے کے بعد دے دی لہذا
ہز اکسلنسی سپاہ سالار میر اکبر علی کے قابل قدر خدمات پر (جو اس نے سابقہ مہم مین
محنتانہ طور پر انجام دیا ہے) اظہار خوشنودی کرتے ہین جسکے صلہ مین میر اکبر علی کو
سرکار انگریزی سے مہم حبش کا تمغہ ملا اور بتاریخ پہلی شوال ۱۲۹۶ھ مطابق ۵ -
جنوری ۱۸۶۹ء اعلیٰ حضرت افضل الدولہ بہادر نے میر اکبر علی کو خان بہادر کا خطاب
سے سرفراز فرمایا اور ماہ آذر ۱۲۷۲ ف جاگیر خیالی محاصلی الصہ ماہ لعہ
کی عطا کی گئی ان کے معقول اور عمدہ خدمات کے صلہ مین ملکہ وکٹوریہ نے

سی۔ یس۔ آئی کا خطاب عطا فرمایا فقط

شرح دستخط کرنل فریڈ تسیگر ڈپٹی

رجنٹ جنرل اسے ڈپٹی فورسن

دو سال کے بعد گورنمنٹ آف انڈیا نے سرسالار جنگ بہادر کو لکھا کہ انڈین سکرٹری میر اکبر علی کو باتحتی مسٹر ڈگلاس فارسیت مشن یارقند کے لیے حیدرآباد اسٹیٹ روانہ کر سکے گی یا کیا؟ فوراً سرسالار جنگ بہادر مرحوم نے انکی اسنہذا قبول کرلی اور میر اکبر علی خان کو روانہ کردیا۔ مشن یارقند کی وجہ یہ ہوئی کہ ۱۸۶۹ء مین کاشش بیگی سے ایک سفیر کلکتہ مین داخل ہو کر گورنمنٹ انگریزی سے اس امر کا اظہار کیا کہ ہماری گورنمنٹ کی یہ خواہش ہے کہ ایک برٹش آفیسر تا لیق غازی کے دربار مین میرے ہمراہ روانہ فرمایا جاے۔

برٹش گورنمنٹ سے مسٹر فارسٹ کا انتخاب ہوا وہ معہ میر اکبر علی کے روانہ کردیے گئے۔ ابھی اثنا سفر ہی مین تھے کہ کلکتہ مین یہ خبر مشہور ہوئی کہ یارقند مین نشان بغاوت قایم ہوا ہے اس لئے گورنمنٹ انگریزی نے فارسٹ کو حکم دیا کہ پہلے وہان کے کماحقہ حالات دریافت کرلئے جائین جب تک وہان اچھی طرح امن نہ قائم ہولے ترک سفر کردین۔ اور ہندوستان واپس چلے آئین۔ راستہ مین ان لوگون کو بہت سارے مشکلات کا سامنا ہوا خصوصاً حالات یارقند کے دریافت و انتظار مین جو کچھ موجودہ رسد انکے پاس تھا وہ قریب الاختتام تھا اور وہ ایک دو روز سے زیادہ وہان کسیطرح ٹھیر نہین سکتے تھے۔ کیونکہ زیادہ اقامت سے فوج کو نقصان ہوپہنچنے کا احتمال ہو رہا تھا۔ ضروری سامان اور جانور مسٹر فارسٹ نے

اپنے ہمراہ لے لئے تھے اور باقی کیمپ کا اسباب میر اکبر علی کے تفویض کردیا گیا تھا مسٹر فارسٹ نے دفتری حیثیت سے میر اکبر علی کا شکریہ ادا کیا تھا۔

۱۸۷۳ء مین جسوقت میر اکبر علی بارادہ سفر حیدر آباد سے روانہ ہوئے تھے انکی عدم موجودگی مین بعض حاسدون کو موقع ملا انہون نے بمبئی گزٹ مین ایک لغو اور بے اصل مضمون شایع کردیا کہ "میر اکبر علی جلاوطن کئے گئے"

اس پر میر اکبر علی خان نے نوٹس لی اور اڈیٹر نے ان سے معافی چاہنے کے بعد اوس مضمون کی تردید کی تھی۔

۱۸۷۵ء مین مقامات کلکتہ - دہلی - آگرہ - کے دربارات شاہی مین میر اکبر علی خان موجود تھے - اور ۱۸۷۶ء مین وہ قیام گاہ (کیامپ آف اکسلنسی بمقام دہلی وانبالہ بہمراہ لارڈ نیپیر شریک تھے۔

۱۸۷۵ء مین جنگ چین کی افواہ برٹش گورنمنٹ کے ساتھ مشہور ہو رہی تھی اوس وقت میر اکبر علی خان نے میدان جنگ مین بھجوائے جانے کے متعلق اپنی خواہش برٹش گورنمنٹ پر ظاہر کی جس پر لارڈ نیپیر نے اون کو حسب ذیل جواب دیا -

مای ڈیر اکبر علی -

آپ کے مراسلہ مورخہ ۷ - ماہ رواں کے جواب مین مجھکو لارڈ نیپیر کی جانب سے یہ کہنے کا ارشاد ہوا ہے کہ فی الحال بنگالہ اور پنجاب سے چین کو فوج روانہ کرنے کا کوئی مسئلہ زیر غور نہین ہے جیسا کہ آپ نے قیاس کیا ہے - مجھے یہ بھی کہنے کا حکم ہوا ہے کہ ہز اکسلنسی کو ہمیشہ آپ کے خدمات جو ملک حبش

مین آپنے انجام دیا ہے یاد رہینگے اور جب کبھی ایسا موقع آئے جسمین آپکے خدمات کی ضرورت ہو تو لارڈ نیپر آپکے حسب مقدور مدد کرنے مین مستعد ہین اور ساتھہ ہی اس امر کو بھی آپ خیال فرما سکتے ہین کہ آپکے پوزیشن کے لحاظ کرتے آپ جیسے مستند شخص کے لئے کوئی شغل تجویز کرنا کوئی چھوٹی بات نہین ہے۔ ایک غیر معمولی موقع پر بھی اسکا قبول ہو سکتا ہے۔ لارڈ صاحب امید رکھتے ہین کہ آپ صحیح و تندرست ہین شرح دستخط جے سی میور سکرٹری کمانڈنگ چیف

۱۸۷۸ء مین میر اکبر علی خان نے گورنمنٹ ہند کو یہ درخواست دی کہ وہ کسی بیرونی مقامات کے جنگ وغیرہ پر بھیجوا دیے جائین۔ جسکا جواب انکو حسب ذیل ملا۔

مقام شملہ ۳ ۔ جون ۱۸۷۸ء فارن ڈپارٹمنٹ پولیٹکل

منجانب جی۔ سی۔ ہلوڈن۔ اسکوئر منصرم انڈر سکرٹری سرکار ہند۔ بخدمت اکبر علیخان بہادر سی۔ ایس۔ آئی۔ حیدرآباد دکن۔ بجواب مراسلہ آنجناب نگارش ہے کہ گورنمنٹ ہند کسی ایسے موقع پر آپکی خدمات کیلئے آپکو مدعو کرینگے۔ آپکے خدمات سابقہ گورنمنٹ ہند کو خوب یاد ہین

۱۸۷۸ء مین جبکہ برٹش گورنمنٹ سے اوسکے ساتھہ چھیڑ چھاڑ شروع ہو رہی تھی اسوقت بھی میر اکبر علی خان نے اپنی مستعدی ظاہر کی تھی اگر درحقیقت جنگ چھڑ جاتی تو ضرور ان کا انتخاب عمل مین آتا۔ جیسا کہ لارڈ نیپر نے اپنے سابقہ خط مین یاد دہانی کا وعدہ فرمایا تھا

۱۸۹۲ء مین نواب سر سالار جنگ بہادر نے اپنے داماد و ہمشیرہ زادہ نواب مکرم الدولہ بہادر کو جنگ افغانستان مین بھجوائے جانیکی کوشش کی تھی لیکن پھر اونہون نے اپنے اس ارادہ کو فسخ کر دیا اور بجائے مکرم الدولہ بہادر کے میر اکبر علیخان کا انتخاب کیا گیا۔

میر اکبر علیخان کی جان نثاری نے برٹش تخت کی وفاداری مین ابتک کوئی دقیقہ اوٹھا نہین رکھا تھا فوراً مشن کابل پر بھجوانے کیلئے انہون نے لارڈ ڈرابرٹس کی خدمت مین

بذریعہ درخواست مستعدی ظاہر کی اور اپنی درخواست مین بالتصریح یہ تبلادیا کہ "مین صرف ایک آفیسر کی ماتحتی مین اپنی خدمات انجام دینا چاہتا ہون جس سے مجھے اتحاد اور ایک زمانہ کا تجربہ ہے - برٹش انڈیا سے یہ ہرگز میری خواہش نہین ہے کہ وہ کسی معاوضہ یا پنشن یا خاندانی منصب کو مجھے یا میرے مرنیکے بعد دے - مین گورنمنٹ ہند کی خدمت کو اپنے لئے فرض عین سمجھتا ہون - اور ہر وقت مین اپنی سچی جان نثاری کا ثبوت دینے پر آمادہ و منتظر ہون - جسکا جواب لارڈ رائپس نے میر اکبر علیخان کو دیا کہ "ہم بخوشی آپکے لے لینگے - ابھی اس مادہ مین کچھ بھی فیصلہ نہین ہوا اگر تصفیہ ہو جائے تو آپکو مطلع کرینگے"

حین قیام حیدرآباد میر اکبر علی خان کو نواب مدار المہام بہادر نے صدر تعلقداری پر جانے کے لئے بہت مجبور کیا تھا - اسکے قطع نظر اور دوسری معقول خدمات پر ترقی دینے کی امید بھی دلائی - لیکن میر اکبر علی خان نے ان سب کو نامنظور کیا اور بجائے ان خدمات کے اونہون نے ایک مستقل معتمدی کی خواہش کی جسکی تصدیق بملاحظہ تحریر نواب محسن الملک بہادر سابق معتمد پولٹیکل فینانس سے ہوسکتی ہے جو درج ذیل کی جاتی ہے

تحریر مولوی مہدی علیخان معتمد پولٹیکل فنانس حیدرآباد دکن

میرے معزز دوست میر اکبر علیخان بہادر سی - ایس - آئی

مجھے کل آپ کا رقعہ بدست ہوا اوسکے جواب مین تمام واقعات بالتفصیل لکھنا چاہتا ہون - نواب مکرم الدولہ بہادر صدر المہام مالگزاری نے سفر انگلستان سے واپس ہونے کے بعد بمقام بمبئی مجھے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ فی الحال میر اکبر علیخان

کا انتخاب سمت شمالی و مغربی کے صدر تعلقداری پر ہوا ہے جسوقت وہ جائداد خالی ہو مجھے اسکی یاددہی کیجاے -

مجھے بہی اسکے اظہار کردینے مین کسی طرح تامل نہین ہے کہ ایک وقت وزیر سابق سر سالار جنگ بہادر نے وعدہ ایفائی کے خیال کرتا صاحب رزیڈنٹ کو لکہا کہ مین میر اکبر علیخان کو صدر تعلقدار بنانا چاہتا ہون مگر چونکہ آپ کو کسی خدمت معتمدی کی خواہش تہی اس لئے آپ نے نامنظور کیا لہذا حسب راے مدار المہام بہادر آپ کی حسب خواہش خدمت معتمدی دلانے مین کوئی دقیقہ باقی نہین رہے گا اگر معتمدی کی خدمت خالی نہو تو ایسی حالت مین آپ سمجہ لینا چاہیئے کہ آپ کے لئے صدر تعلقداری رکہی ہوئی ہے جسوقت اصلاح تقررات کا مسئلہ زیر غور تہا آپکے لئے چندمرتبہ مدار المہام بہادر کو یاددہی کی گئی اوسوقت کوئی مناسب خدمت خالی ہونے سے مجلس انعام کی ایک جگہ دوسری خدمت معتمدی صدر المہامی پولیس آپ کی عمدہ خدمات کے صلہ مین عطا ہوئی تہی مگر آپ نے دونون خدمات سے انکار کردیا۔ سفر انگلستان مین نواب سر سالار جنگ بہادر کا یہ خیال تہا کہ محکمہ متفرق کی معتمدی کے لئے آپسے کہا جائے گو اس ضمن مین دستور رستم جی کا بہی نام بیان کیا گیا تہا چونکہ آپ زیادہ تجربہ کار او رمنتظم شخص ہین اسکے کل واقعات مہاراجہ پیشکار کے ملاحظہ مین پیش کئے گئے اونہون نے معتمدی پولیس پر آپ ہی کا انتخاب کیا ابہی جدید تختہ تقررات مین عمل ہونے نہین پایا تہا کہ ہز اکسلنسی نے اس امر کا قطعی فیصلہ کردیا کہ تاوقتیکہ کوئی مستقل معتمدی خالی نہ ہو آپ کو مجلس قوانین مین جو زیر ترتیب ہے کوئی جگہ دیجاے اوس مجلس کے ایک رکن مسٹر مریو بہی تہے

مگر بدقسمتی سے ہز اکسلنسی کی موت نے آپ کو اس تجویز سے محروم رکھا سابق مدار المہام بہادر کا یہ منشا تھا کہ ریاست حیدرآباد کے اعلیٰ ترین خدمت پر آپ کا تقرر کیا جائے اگر تختہ جدید کا عمل ہو جاتا تو ضرور آپ کامیاب ہو جاتے جسقدر میرا ذاتی علم اور تجربہ رائے تھی وہ آپ پر ظاہر کردی گئی ہے اور مین اب تک اوسی پر قایم ہون۔ مگر فی الحال اقتدارات مہاراجہ پیشکار کے ہاتھ مین ہین فقط مرقوم ۱۶۔ شوال سنہ ۱۳ھ

شرح دستخط

مہدی علی



باب نوان

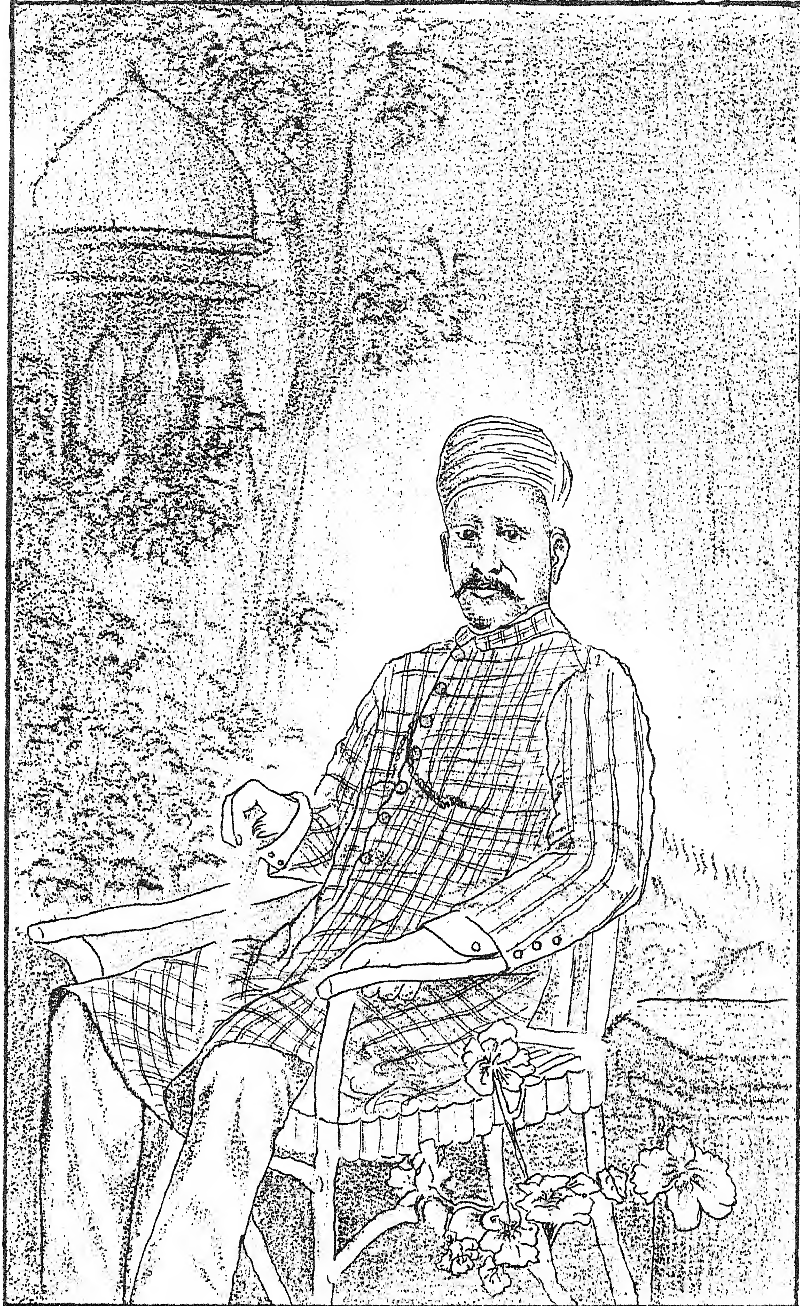
عطائے خدمت وخطابات وغیرہ میر اکبر علیخان



اعلیحضرت افضل الدولہ بہادر کی یہ خواہش تہی کہ میر اکبر علی خان کو ایک جاگیر اور جنگ کا خطاب سرفراز کیا جائے قبل اسکے کہ وہ اپنی خواہش کو پورا فرماتے تقضائے الہی نے آپ جام حیات لبریز کر دیا تہا جسوقت اعلیحضرت کو لارڈ رپن نے تخت سلطنت پر جلوہ گر فرمایا اعلیحضرت صغیر سن تہے اس لئے سر دست میر اکبر علی خان کو جنگ کا خطاب عنایت نہو سکا۔

سنہ ۱۸۸۴ء مین اعلیحضرت بندگان عالی جشن نوروز کے موقع پر میر اکبر علیخان کو اکبر جنگ کا خطاب سرفراز فرما کر اون کو عمائدین حیدرآباد مین شریک کر لیا گیا اور اس لقب کے ساتہہ ان کو اعزازی طور پر منصب دو ہزاری اور دو ہزار سوار اور علم کی اجازت ہوئی۔

سنہ ۱۲۹۳ف مین اکبر جنگ بہادر کوتوال شہر مقرر ہوئے چونکہ اون کو حیدرآباد کے اندرونی چالبازیون کا بہت بڑا تجربہ حاصل ہو چکا تہا اس لئے انہون نے عہدہ کوتوالی کو مجبوراً اس شرط کے ساتہہ قبول کر لیا کہ کوتوالی اضلاع سرکار عالی کا انتظام بہی کوتوال بلدہ کے سپرد کر دیا جائے اور کوتوال بلدہ بعوض اسکے کہ وہ معین المہام کوتوالی کا ماتحت ہو مدار المہام سرکار عالی کی ماتحتی مین اپنی خدمات



تصویر نواب اکبر جنگ بہادر بوقت ابتدائی عہد کوتوالی

انجام دے۔ اکبر جنگ کے مذکورہ بالا شروط کو اعلحضرت نے منظور فرمالیا اور اسکی جریدہ مین تشہیر کی گئی۔

سنہ ۱۸۸۸ء مین نواب سر آسمان جاہ بہادر مرحوم مدار المہام وقت نے بنسوخی شروط مذکورہ کوتوال شہر کو بالکل معین المہام پولس کا ماتحت کردیا۔ گو اکبر جنگ بہادر کو اس سے اختلاف رہا بالآخر آسمان جاہ بہادر نے جریدہ اعلامیہ مین اپنی سابقہ تجویز کی تعمیل کا حکم دیدیا۔



باب دسوان

اکبر جنگ بہادر پر بعض اخبارات کے حملے

مسٹر ہال ویل رزیڈنٹ حیدرآباد اپنی یادداشت مورخہ ۲۔ اگست ۱۸۸۹ء مین تحریر فرماتے ہین کہ "کمشنر پولس کا ایک بہت بڑا مشکل اور اہم کام ہے جو اکبر جنگ کے تفویض کیا گیا ہے۔ شہر حیدرآباد مین شریر لوگون کا کثیر مجمع اپنے کو امادہ فساد بنا رکھا ہے اور یہ لوگ ضرورت سے زیادہ بے پرواہین کمشنر پولس کو اپنا مفوضہ کام انجام دینے اور عام طور پر امن قایم رکھنے کے لئے گورنمنٹ سے اچھی تائید ملنی چاہیئے اور اون کو اس امر کا بھی اختیار حاصل رہے کہ وہ اپنے ماتحتین کا خود انتخاب کرین۔

اکبر جنگ بہادر کے دشمنون نے انکے ساتھ اپنی خصومت بڑھانا شروع کی ہندوستان کے پریس عام مین ان پر بہت سارے حملے کئے گئے چنانچہ بمبئی اخبار کا نامہ نگار ستارام نراین نے اکبر جنگ بہادر کے حالات پر لغو اور بے اصل قلم فرسائی کی تھی جسکی تردید کرنل مارشل پرویٹ سکریٹری اعلیحضرت نے کی اور اون کو اس اتہام سے بالکل بری کرا دیا کرنل مارشل نے اکبر جنگ بہادر کو یقین دلایا کہ "اعلیحضرت اور صاحب رزیڈنٹ یہ بخوبی جانتے ہین کہ آپ اپنے فرائض منصبی کو نہایت مشکل مواقع پر اچھی طرح انجام دیتے رہے"۔

اسکے بعد بھی اکبر جنگ بہادر پر اخبارات مین متواتر حملے ہوتے رہے - آخرکار اکبر جنگ نے ۱۸۸۷ع مین تبادلہ خدمت کی درخواست پیش کردی جس پر کرنل مارشل پریویٹ سکرٹری نے اپنے خط مورخہ ۳ - مارچ ۱۸۸۷ع مین اکبر جنگ بہادر کو لکھا کہ "اعلیحضرت آپ کے کام سے بہت خوش ہین جب تک آپ محنت و فاداری کے ساتھ کوتوالی کے مشکل فرائض کو انجام دین گے (جس مین آپکی دلچسپی اور انصاف رہے گا) اعلیحضرت کبھی آپ سے ناراض نہونگے"



باب گیارہوان

اکبر جنگ کا ایک مقدمہ مین بری ہونا

اکبر جنگ بہادر اپنی جان توڑ محنت کی وجہ سے طبقۂ امرا و معززین مین لائق تعریف مانے جاتے تھے اِن کی وقعت و عظمت بڑہانے والے نہ صرف ان کے بیش بہا کارنامے تھے بلکہ یہ بخوبی کہا جاسکتا ہے کہ وہ ایک ایسے اعلیٰ مقام پر پہنچ چکے تھے جہاں حسد و بغض کے تیر اون کو کسیطرح نقصان پہنچا نہین سکتے تھے اور یہ شاہی عنایات کے محافظت مین نہایت اطمینان کے ساتھ دشمنون کی اون کل کوششون کو کالعدم کرسکتے تھے جو اون کے اعلیٰ ترین رتبہ کو گزند پہونچانے کے ساعی تھے ۔ مگر اکبر جنگ بہادر کی بلند اقبالی کی کوئی انتہا نہ تھی جہان حسد پرواز نہ کرسکے علیٰ ہذا اوس تہ کی بہی کوئی انتہا نہ تھی جہان وہ نزول نہ کرسکے اکبر جنگ بہادر کے متعلق چند خلاف تجاویز غایبانہ طور پر عمل مین لائی گئی تہین گو بادی النظر یہ تجاویز ان کی اعلیٰ جرأت اور روشن دماغی کی مظہر ہین اور یہ کسی بہتر اور موزون موقع پر ہی موضوع ہوسکتی ہین ۔ کرنل لڈلو سی آئی ای ناظم کوتوالی اضلاع نے ایک ایسی لغو اور بے بنیاد تجویز کو حل کردی جس سے نواب سر آسمان جاہ بہادر کو غلط فہمی ہوچکی تھی سر آسمانجاہ بہادر نے کل کاغذات تصفیہ کے لئے رزیڈنٹ صاحب کے پاس پیش کردیا مسٹر سرونس مجسٹریٹ رزیڈنسی نے پیش شدہ کاغذات

دیکھنے کے بعد حسب ذیل فیصلہ کیا۔

فیصلہ

یہ بالکل عجیب مقدمہ ہے اور زمرۂ خاطبون کی نہایت زندہ تمثیل کا مظہر ہے حیدرآباد کے سرکاری اور غیر سرکاری دنیا کے خراب حالات کا منظر پیدا کر دیتا ہے ایک وقت کوتوال پر ایسے الزام کی تجویز کی جاتی اور اوسکا متواتر ہمہ اشکال مین نظر آنا کوئی حیرت انگیز بات نہین ہے معاملہ یہ ہے کہ ایسا اتہام آغاز کیونکر ہوا اور مین خایف ہون کہ وہ گپ سمجھہ لینے کے لئے ہی باقی رہ گیا غالباً اتہام اولاً عمداً اور خصوصتاً باندھا گیا ہوگا یا یہ کہ وہ بالکل چار بینار کی خبر ہوگی بغیر کسی پایۂ حقیقت کے بطور گپ اوڑی ہوگی یا کسی کی بنائی ہوگی دونون طرح سے کوتوال اور اون کے عہدہ داران بالا کے مابین عدم اتحاد کا موقع دیا ہوگا اور اون کے بالادستون نے پہلے اسکی تجویز کی ہوگی اور شاید یہ بھی ہوگا کہ کوتوال صاحب کے خیالات اونکے بالا افسرون کے موافق نہ ہوے ہون تو اونکی عدم توجہی نے یہ بات پیدا کر دی ہوگی اس لئے کہ ایسے مواقع پر کوتوال صاحب کی نکتہ چینیان بعض مقدمات مین بالکل بے خوف ہوا کرتی تھین اگر وہ ایسا ہی ہے تو کوتوال نے جسقدر زحمت اور تشویش اس کارروائی مین اٹھائی ہے انکے لئے بہت زیادہ کہنے کی ضرورت نہوگی سواے اسکے کہ وہ آیندہ اس بارہ مین ضرور احتیاط کو کام مین لائین گے۔

فیصلہ مذکورہ بالا کی اطلاع نواب اکبر جنگ بہادر کو دینے کے بعد نواب سر آسمانجاہ بہادر نے یہ تحریر فرمایا کہ مجھے اس بات سے بیحد خوشی ہوئی کہ جس مقدمہ کے

دریافت کامین نے مجبوراً حکم دیا تھا وہ اکبر جنگ بہادر کے مفید ثابت ہوا یعنی نواب اکبر جنگ بہادر کی کارگزاری پر کسیطرح بدنما دہبہ نہ آنے پایا جسکا مجھکو پہلے ہی سے یقین تھا،،

کرنل لڈلو کو اس امر کی اطلاع دی گئی کہ آپ کے خیالات کے موافق مسٹر سرڈنسن مسٹر پارگ نے جو فیصلہ کیا ہے انکی تحقیقات سے مقدمہ کی کچھہ بھی اصلیت نہین پائی جاتی - اکبر جنگ بہادر کے خلاف جو الزمات لگائے گئے ہین وہ سراسر لغو اور ایک شریر جماعت کی افترا پردازی کا باعث ہے -

اگر نواب اکبر جنگ بہادر اپنے مشکل فرائض کے انجام دہی مین پہلو تہی کرتے تو ان پر کبھی یہ الزامات نہ قائم کیئے جاتے جس مین انکو کوتاہ اندیش وغیرہ قرار دیا گیا تھا - انہون نے جسقدر اپنی پالیسی کو ہنار کہا تھا اسی قدر ملک کے لیئے مفید نتیجے مترتب ہو رہے تھے نواب سر آسمان جاہ بہادر مرحوم مدار المہام وقت نے یہ سمجھہ لیا تھا کہ نواب اکبر جنگ بہادر نے اپنے بالا دست عہدہ دارونکی اختلاف راے مین جو نکتہ چینی کا طریقہ اختیار کیا وہ بالکل درست تھا -

یہ بات قابل لحاظ ہے کہ تمام لوگون مین نواب اکبر جنگ بہادر کے بالرّاس تعلقات تھے انہون نے اپنے فرائض کو جن شکل سے وقع پر انجام دیا تھا وہ غور کرنے کے بعد نہایت کٹھن اور دشوار معلوم ہونگے - اگر کوئی دوسرا شخص اکبر جنگ کے پوزیشن مین رہکر غیر تشفی بخش حالات سُن لیتا تو وہ بجاے سخت اور ضروری احکام نافذ کرنے کے حیران و ششدر رہجاتا نواب اکبر جنگ بہادر کا ایک ہی اصول تھا کہ برٹش انڈیا اور سرکار عالی مین انہون نے اپنے فرائض منصبی کو ایمانداری اور بے تعصبی کے ساتھہ انجام دیا اور ہر جگہ اپنی کارگزاری

کی ایک عمدہ کیفیت پیش کرتے رہے۔

بارہوان باب

ایک مشہور ڈاکو کی گرفتاری پر اعلیحضرت بندگانعالی کا اظہار خوشنودی

ریاست میسور کا خزانچی مسمی سیو راو بہت بڑی رقم غبن کرنے کے بعد وہان سے یکایک فرار ہوگیا تہا اوسکی تلاش اور گرفتاری مین کوئی دقیقہ باقی نہین رکہا گیا تہا وہ ایک مدت تک کسی شخص کے ہاتھ گرفتار نہوا اسکی گرفتاری زیادہ تر اس وجہ سے محال سمجھی جاتی تہی کہ یہ شخص اکثر متمول اور باثر لوگون کے زیر حمایت تہا لیکن نواب اکبر جنگ بہادر جیسے بہادر و دانا شخص کے ہاتھ سے اس کا بچ نکلنا بالکل ناممکن تہا۔ اونہون نے اوسکی گرفتاری کے تدابیر سوچ رکہے تہے۔ جہان سیو راو پناہ گزین تہا ہر روز اوسکے حالات اکبر جنگ بہادر کو معلوم ہوا کرتے تہے۔ ایک روز اونہون نے بذات خود تبدیل ہئیت کرکے اوسکو گرفتار کرلیا۔ اور بتاریخ ۱۲۔ جمادی الاول ۱۳۰۳ھ ہجری کو نواب سالار جنگ بہادر اول نے اعلیحضرت حضور نظام پر نواب اکبر جنگ بہادر کی لیاقت اور ہوشیاری کا اظہار کیا نواب اکبر جنگ بہادر کو انکی اعلی لیاقت کے صلہ مین نواب

سالار جنگ بہادر نے ڈنر کے موقع پر اپنی خاص تلوار عنایت فرمائی اور اوس تلوار کو بدست خود نواب اکبر جنگ بہادر کی کمر مین باندہی۔ اور ایک رائفل اور تفنچہ بہی اوس وقت انکو بطور انعام مرحمت فرمایا تہا۔

بر بنا رعرضی نواب سالار جنگ بہادر مرحوم اولی بتاریخ ۶۔ جمادی الثانی ۱۳۰۳ھ حسب ذیل فرمان واجب الاذعان اعلیحضرت بندگانعالی صادر ہوا۔

"نواب اکبر جنگ بہادر نے اس مقدمہ کی سراغرسانی اور مشہور ڈاکوکی گرفتاری مین جو حصہ لیا ہے مع دوسری خدمات کے انکو تشفی دیجاے۔ مین انکو اس کے صلہ مین بدست خود ایک شمشیر اور تمغہ دون گا"

اعلیحضرت کی اس حوصلا افزائی نے نواب اکبر جنگ بہادر کے دل مین ہمت وجوانمردی کے تخم بو دیے تہے اونہون نے بالاستقلال اپنے کارہاے مفوضہ کو اسقدر چمکایا کہ دن بدن اوس مین رونق بڑہنے لگی۔ اور بہت جلد کوتوالی کے اہم اور ذمہ دارانہ فرائض کو برٹش انڈیا کے ہم شل بنادیا۔ اکبر جنگ بہادر کی ہمت اور حوصلے بڑہانے والی اعلیحضرت کی قدردانی اور فیاض دلی تہی۔ اس سے بڑہکر نواب اکبر جنگ بہادر کی قدر افزائی اور کیا ہوسکتی ہے کہ اعلیحضرت قوی شوکت نے نواب اکبر جنگ بہادر کو مختلف مواقع پر اپنی چار تلوارین سرفراز فرمائی تہین



تیرہوان باب

نواب اکبر جنگ بہادر کی کارگزاریون پر مدار المہام وقت کا اظہار مسرت

اکبر جنگ بہادر کے نام نواب لائق علی خان بہادر سالار جنگ ثانی نے ایک مراسلہ لکھا تھا جس کا اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"مجھکو آپ کی لیاقت دیانت محنت - وفاداری کا اعتراف ہے مجھے اکثر مواقع پر آپ کے مفوضہ کام کو غور سے دیکھنے کا اتفاق ہوا آپ نے بخیال تحفظ عزت گورنمنٹ اپنی جان کو خطرے مین ڈالدیا ہے آپ کے انتظام پولیس کا مقابلہ کسی دوسرے آفیسر سے ناممکن ہے جبوقت آپ نے کوتوالی کا جائزہ لیا اوس وقت پولیس کی حالت بہت ہی نازک تہی آپ نے اس مین جو جو نمایان ترقی کی ہین وہ بالکل ظاہر ہین۔ اگر آپ اس عہدے پر مامور نکئے جاتے تو ایسی ترقی کبھی ممکن نہ تہی - آپ کی محنت - دیانت - وفاداری واطاعت گزاری کی تعریف امکان سے باہر ہے مجھکو کامل یقین ہے کہ سرکار عالی بہت جلد آپکے لائق خدمات کا صلہ دے گی شہر اور اضلاع مین آپ کی محافظت کی وجہ سے آرام اور امن پہیلتا جائیگا۔"

جس وقت مسٹر لوڈن حیدرآباد تشریف لائے نواب سر آسمانجاہ بہادر مرحوم

نے نواب اکبر جنگ بہادر کو مسٹر موصوف سے جن الفاظ کے ساتھ انٹرڈیوس کرایا وہ بجنسہ درج ذیل ہین -

"آپ کو نواب اکبر جنگ بہادر سی - یس - آئی - کوتوال شہر حیدرآباد سے انٹرڈیوس کرنے مین مجھے بیحد مسرت ہوگی یہ ایک ایسے آفیسر ہین کہ جنکے مشہور کارنامون کو غالباً آپ نے بہی سنا ہوگا - اپنے مشکل اور ذمہ دارانہ فرائض کو باطمینان کلی انجام دیتے ہین مین یقین کرتا ہون کہ آپ ان کو دیکھ کر بیحد خوش ہونگے"۔

ہز رائیل ھینیس ڈیوک آف کناٹ کی سواری جس وقت حیدرآباد آئی اُس وقت رزیڈنسی سے حکم ذیل صادر ہوا -

مورخہ ۲۱ - جون ۱۸۸۹ع

" نواب اکبر جنگ بہادر سی - یس - آئی - کوتوال شہر حیدرآباد تمام پبلک مواقع پر ہز رائیل ھینس گاڑی کے ہمراہ رکاب متعین کئے جاتے ہین جنکو اس کے قبل بہی پرنس البرٹ وکٹر متوفی کی تشریف آوری کے وقت اسیطرح کا اعزاز حاصل ہوا تھا "

نواب اکبر جنگ بہادر مرحوم کی حسن کارگزاری کے متعلق سرکار سے وقتاً فوقتاً اظہارات خوشنودی ہوتے رہے - اون احکامات سرکار کا اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے -

ریمارکس نواب سر آسمانجاہ بہادر مرحوم - کے - سی - آئی - اے مدارالمہام سرکار عالی جزو رپورٹ پولیس ۱۲۹۹ف

ہزاکسلنسی مدارالمہام بہادر خاص طور پر نواب اکبر جنگ بہادر سی۔ایس۔آئی کوتوال شہر کی دلچسپی اطاعت و محنت جو انہون نے اپنے اہم فرائض کے ادا کرنے مین ظاہر کیا ہے شکریہ ادا کرتے ہین۔ یہ ایک اطمینان بخش سرکار و نیز اعلیحضرت کے لئے ہے،،

ریمارکس منجانب نواب سروقارالامرا بہادر مرحوم۔کے۔سی۔آئی۔ای مدارالمہام سرکار عالی

بر رپورٹ پولیس ۱۳۰۲ فصلی۔

ہزاکسلنسی نواب مدارالمہام بہادر رپورٹ کے ملاحظہ سے یہ بات اخذ کرتے ہین کہ پولیس کے عمدہ نتائج اور اسکی اعلیٰ درجہ کی کامیابی نواب اکبر جنگ بہادر کی نمایان لیاقت کا باعث ہے جو انہون نے اپنے اہم فرائض کے انجام دہی مین ظاہر کئے ہین،،

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ ایک ایسے عہدہ دار کی نسبت جس نے ہر ایک وزیراعظم کی جانب سے تعریفی کلمات سن چکے ہین۔ اور اپنے بادشاہ ذیجاہ سے اسقدر تحائف حاصل کرنے کی عزت بھی حاصل کی ہو اور اوس نے اپنے کارہائے مفوضہ کو نمک حلالی کے ساتھہ انجام دیا ہو بایں ہمہ وہ ہمیشہ سازشون کا شکار بنا رہا۔ اکبر جنگ بہادر کے مخالفین کا یہ قول تھا کہ ”وہ بالکل سادہ مقال آزادرائے۔ اور سچ کو سچ پکارنے مین ہمہ تن تیار رہتے،،

اکبر جنگ بہادر جو کچھہ کہتے تھے کر دکھلاتے تھے وہ فطرتاً سخت اور بے رحم نہین تھے جو کچھہ عہدہ داران سرکار عالی اپنے ناجائز افعال اُنکے عتاب مین

گرگزرتے تھے - اسیوجہ سے بعض اوقات انکی متحمل طبیعت اور صلح پسند طریقہ اپنے کو بالاے طاق رکھنے پر مجبور کرتا - اکثر مواقع پر لارڈ نیپر جیسے مدبر شخص نے بہی اکبرجنگ بہادر کی مستقل مزاجی کا اعتراف کیا ہے - نواب اکبرجنگ بہادر دوسرے تمام عہدہ دارون سے بڑھکر نظر وقعت سے دیکھے جاتے تھے یہی ایک وجہ انکے دشمنون کے حسد وبغض کی پائی جاتی ہے -

جسوقت کرنل لڈلو کوتوالی اضلاع سے رخصت ہوئے اعلیحضرت نے قطعی طور پر فیصلہ کردیا تھا کہ ناظم کوتوالی ع سرکار عالی نواب اکبرجنگ بہادر مقرر ہون ملاحظہ ہوفرمان واجب الاذعان اعلیحضرت قدرت بندگان متعالی مدظلہ العالی چونکہ نواب اکبرجنگ بہادر سے بڑہکر لیاقت کا آدمی جائداد ماموری طلب ناظم کوتوالی اضلاع کے لئے ملنا مشکل ہے بلحاظ اس امر کے کہ انکی اطاعت گزاری اور اپنے فرائض منصبی سے دلچسپی و انتظامی لیاقت ان مین موجود ہے جائداد ماموری طلب پر باضافہ ماہوار ان کا تقرر کیا جائے انہون نے اپنے خدمات جس طریقہ سے انجام دیا ہے وہ قابل تعریف اور لائق پسندیدہ ہین"

مگر رزیڈنٹ صاحب بہادر کے اسطرح سمجہانے پر کہ "اس خدمت پر یورپین شخص کا ہی تقرر ہونا چاہیئے - کیونکہ ہروقت عہدہ داران علاقہ انگریزی سے اسکا تعلق رہتا ہے لہذا ایسے شخص کا انتخاب مفید اور بکار آمد ہوگا جو یورپین ہو" رزیڈنٹ صاحب نے اعلیحضرت کے اوس ارادہ کو منسوخ کرنے پر مجبور کیا اس لئے مسٹر ای - سی - ہنکن - سی - آئی - ای کا تقرر مسٹر لڈلو کی جگہ کیا گیا -



چودہواں باب

اکبر جنگ کو برٹش انڈیا اور سرکار عالی سے عطائے خطابات



اکبر جنگ بہادر کو پولیٹکل معلومات اور فوجی اعلیٰ خدمات کے صلہ مین برٹش انڈیا سے ستارۂ ہند کا لقب عطا کیا گیا تہا۔ اسٹار آف انڈیا کا تمغہ بتاریخ ۲۔ جون سنہ ۱۸۶۹ء ملکۂ وکٹوریہ کی بتیسوین سالہ حکمرانی مین بل مورل کیاسل سے اکبر جنگ بہادر کو عنایت ہوا اور وہ بمقام سکندرآباد میدان پریڈ مین تمام فوجی افسرون کے روبرو۔ اکبر جنگ کو پہنایا گیا۔

تباریخ ۷۔ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۶ھ مطابق سنہ ۱۸۹۹ء اعلیحضرت بندگانعالی نے نواب اکبر جنگ بہادر کو اکبر الدولہ اکبر الملک کے خطابات مع اختیارات متعلقہ سرفراز فرمائے تہے۔



پندرہوان باب

حیدرآباد کے قدیم ومشہور بدمعاشون کا قلع قمع

شہر حیدرآباد کی اندرون وبیرون کی انتظامی حالت بالکل ناقص تھی یہان قدیم زمانون سے پہلوانون کی تعلیمون کا ہر محلے مین وجود تھا ہر ایک تعلیم کا علیحدہ گروہ قایم تھا اور ہر گروہ مین ایک سرگروہ رہا کرتا تھا - باہمی تعلیمون کے جھگڑے اور آپس کا نفاق دن بدن ترقی کر رہا تھا - ہر سرگروہ کے شاگرد کثیر التعداد نظر آتے تھے - جنکو فن پھیک - پٹے مین ایک دوسرے کے ساتھ فوقیت رہا کرتی تھی - ہر ایک جماعت والا اپنی جماعت پر ناز کیا کرتا تھا - اور اپنے مشہور سرگروہ کی شاگردی کو باعث فخر سمجھتے تھے - ہر سرغنہ کی جماعت کا مقابلہ دوسری جماعت کے ساتھ کیا جاتا جب ایک دوسرے پر غالب آجاتے - تو غالب پارٹی مغلوب جماعت کی سخت مذمت کرتی تھی یہ لوگ ایک ایک دوسرے کی ضرورت سے زیادہ مخالف اور دشمن جانی بن گئے تھے - ابتداءً معمولی چھیڑ چھاڑ کے بعد کشت وخون کی نوبت پہونچ جاتی تھی - ان لوگون کی ناگفتہ بہ حالات نے شہر حیدرآباد مین بالکل بدامنی پھیلادی تھی - یہ لوگ ہمیشہ بحالت بدمستی شرارت اور کشت وخون پر کمربستہ رہتے تھے - انکی سرکشی اور مغرور طبیعت نے پولیس مقامی کے ڈانٹ ڈپٹ کو بالاے طاق رکھدیا تھا -

ان لوگون نے اپنے ادنی ادنی اشارہ پر سیکڑون گہر تباہ کرا دیے اور ہزارون عزت دارون کی عزت ریزی کی اسپر بہی ان لوگونکو چین نہ پڑا اور اپنی بدمعاشی کی انتہا کردی کہ بلا تعداد مان باپ کے پیارے خرد سالہ بچون کی ننہی ننہی جانین معمولی زیورات کے لالچ مین لے لیگئین - ان لوگون کی ٹکڑیان جابجا حیدرآباد مین کثرت سے موجود تہین یہ لوگ خصوصاً عشرہ شریف مین دنگہ فساد کیا کرتے تہے اور شب برات کے دن کل پارٹیون کے شریر لوگ آتش بازی بناکر ایک دوسری جماعت پر آتش بازی کے ڈہیلون کا ضرب کیا کرتے تہے اور پرے کے پرے ایک دوسرے حریف پر سخت یورش کرتے جنکے مقامات یہ تہے -

۱ بیرون دروازہ یاقوت پورہ - ریگڑ - ۲ بیرون پرانا پل ۳ شاہ گنج اندرون بلدہ اوسوقت کی موجودہ پولیس اسکے انتظام مین سخت مجبور رہا کرتی تہی - اوس زمانہ مین جسقدر مشہور جماعتون کے سرغنہ تہے اونکے نام حسب ذیل ہین -

۱ چراغ علی ۲ عنبر ۳ شیخ - ۴ دستور - ۵ میان خان - ۶ اکبر ۷ عبدالقادر - ۸ مفتاح ۹ سربرہنہ ۱۰ حسین - ۱۱ جگریان - ۱۲ کریم خان - ۱۳ عبدالکریم - ۱۴ مبروک - ۱۵ مبروک کلان - ۱۶ قادربیگ - ۱۷ علی برج - ۱۸ سمن برج - ۱۹ برق - ۲۰ مرزوق - ۲۱ اسمعیل - ۲۲ دیارام - ۲۳ جوگیا ۲۴ عبداللہ - ۲۵ امان - ۲۶ فیروز - ۲۷ ناصر - ۲۸ ٹہٹو - ۲۹ لدو - ۳۰ حیات ۳۱ چہٹو - ۳۲ لقمان - ۳۳ گبرور - ۳۴ تلجارام - ۳۵ ہزاری - ۳۶ موتی سنگہ - ۳۷ تاج خان کلان - ۳۸ تاج خان خرد - ۳۹ یاقوت - ۴۰ سعد اللہ -

اس زمانہ مین ایک اور جماعت بدمعاشون کی تہی جنکا طرز عمل یہ تہا کہ جب

کبھی ان کو کسی چیز کی خواہش ہوتی وہ بلا تامل کسی دوکاندار یا راہرو سے جبراً حاصل کر لیا کرتے تھے مجبوراً عزت دار شخص اپنی جان کے خوف سے جو کچھہ پاس رہتا اون بدمعاشون کو دے ڈالتا تھا یہ لوگ پرلے درجہ کے لٹیرے اور مشہور بدمعاش تھے جنکے نام یہ ہین -

[1]روشن خان - [2]محمد خان - [3]غالب صاحب - [4]غوث محمد - [5]یاسین صاحب
[6]فتاح - [7]تاج خان - [8]ایشور - [9]عبود - [10]عیوض چنگاری - [11]سعد اللہ - [12]بجنا - [13]شنکر -
[14]محمد عمر - [15]ابراہیم خان -

حیدرآباد مین ایک گروہ ایسا بھی تھا جو کسی مہذب شریف متمول شخص کو دیکھہ کر خود ہی راستہ سے چھیڑ چھاڑ شروع کرتے اور اپنے جسم پر فوری طور پر تلوار پیش قبض یا جمیہ کا زخم پہونچا کر کسی شریف آدمی کو یہ کہکر پکڑ لیا جاتا کہ اسی شخص نے ہمکو ضرر پہونچایا - اسی گروہ کے چند لوگ گواہ مقرر ہو جاتے اور باضابطہ عدالت مین استغاثہ رجوع کرنے کے بعد اوسکے ثابت کرنے مین سرگرم رہتے تھے - آخرش حسب حیثیت اوس سے رقم حاصل کیجاتی اور راضی نامہ پر فیصلہ کر لیا جاتا - اس گروہ کا سرگروہ ابراہیم خان ولد نور خان تھا اون بدمعاشون کے چالبازیان اور افترا پردازیان قابل بیان ہین جنکے حرکات وسکنات نے ملک مین ایک تہلکہ مچا رکھا تھا - یہ لوگ بظاہر نہایت مہذب معلوم دیتے تھے لیکن یہ پرلے درجہ کے غاصب بدسگال ٹھگیت تھے جعلسازی تو ان لوگون کے بائین ہاتھہ کا کرشمہ تھے اکثر متمول لوگ انکے دام فریب مین پھنس کر تباہ و برباد ہو چکے تھے سرکاری محکہ جات مین رجوع ہو کر جھوٹی

شہادت پیش کرنا یا کسی شخص پر فرضی بہتان قایم کردینا انکی ہمیشہ کی عادت تھی ان مین سے بعض بدمعاش جو کسی قدر مرفہ الحال خیال کیے جاتے تھے جعلی دستاویزات کی بنا پر کسی متمول ذی عزت شخص کے نام عدالت متعلقہ مین باضابطہ دعوے داخل کردیتے اور ہر مقدمہ بازی مین فریق ثانی کو سخت پریشانی اور زیر باری اٹھانی پڑتی تھی ان مفسدین کو مقدمات کے نتیجہ اور غیر نتیجہ سے کچھہ بحث نہ تھی بلکہ فطرتاً ان مین یہ شرارت کا مادہ بھرا ہوا تھا - رات دن وہ انہین معاملات مین غلطان وپیچان رہا کرتے تھے - ان لوگون کی جانب سے عدالت مین جو گواہ پیش کیے جاتے وہ بھی ان سے دغابازی - افتراپردازی مین کسی قدر کم نہ تھے - چونکہ ان لوگون کی فتنہ پردازیان بالکل آزادانہ ہوا کرتی تھین اور بظاہر پوشیدہ رہکر اندرونی ہتکنڈے چلاتے تھے اس لئے پبلک کو انکے حالات وحرکات کا علم بظاہر نہین ہوسکتا تھا - ان مین سے چند لوگ بالکل فقیرانہ وجوگیانہ رنگ مین رہا کرتے تھے انکا روزانہ یہ کام تھا کہ جاگیردارون اور منصب دارون کو کیمیا کا سبز باغ دکھلاکر معتدبہ رقم حاصل کر لیتے - ان لوگون مین تیسری قسم کے بدمعاش بھی موجود تھے جنھون نے چند زرگرون کو ہموار کر لیا تھا اور ترکیب یہ کی تھی کہ کسی نقرئی چیز پر نہایت صفائی کے ساتھہ طلا منڈھکر ساہوکار یا کسی معتبر دوکاندار کے پاس رہن رکھوا دیتے اور طلائی چیز کی حیثیت سے رقم حاصل کرلی جاتی تھی چونکہ ساہوکار لوگ حسب دستور کسوٹی پر گس لینے کے بعد صرف سرسری طور پر اطمینان کر لیا کرتے تھے وہ رہن شدہ چیز ایک مدت دراز تک پڑی رہتی اکثر ساہوکار اور معتبر اشخاص ان بدمعاشون کے داؤ پیچ مین

آچکے تھے۔ جنکے نام حسب ذیل ہین۔ محمد عمر۔ عبد المقدر۔ سنولال باچھاپلی پرشوتم کیفتار سنگہ۔ بسیلوپا۔ مہابیر پرشاد۔ غلام حسین۔

حیدر آباد دکن مین ایک دوسری جماعت جعلسازون کی بہی تہی جنکی یہ عادت تہی کہ یہ لوگ اکثر اعزا و شاہان سلف کے جعلی اسنادات بناکر جاگیر دارون اور متمول لوگون کی ملک واملاک پر اپنا ناجایز قبضہ کرلیا کرتے تہے جسوقت نواب اکبر جنگ بہادر نے ان سب بدمعاشون کو گرفتار کرلیا اور تفتیش شروع کی تو ان لوگون کے پاس سے متعدد مواہیر راجہ چندو لعل و نیابت دیوانی و بہادر شاہ وغیرہ کے برآمد ہوئے ان بدمعاشون کے نام حسب ذیل ہین۔

وزیر الدین۔ چندا منور۔ سید محی الدین۔ عبد الغفار۔ کوثر علی۔ قربان علی۔ جوالا پرشاد۔ بالمکند۔ شرف الدین۔

جسوقت نواب اکبر جنگ بہادر کوتوال شہر مقرر ہوئے انہون نے دقت نظر و فراست صحیحہ کے ذریعہ سے اپنی مدبرانہ پالیسی کو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیا اور نہایت عملی سے ہر ایک بدمعاش کو بآسانی گرفتار کرلیا۔ اور سب سے پہلے جسقدر پارٹیون کے مشہور سرگروہ کہلاتے تھے ان کو معقول سزائین دلوائین ہر محلہ کی تعلیم پہلوانون کے ورزش خانے۔ توڑ دیے گئے۔ بانی تعلیم مقید کرلیے گئے اور مجمع خلاف قانون منتشر کر دیا گیا۔ جسکے بعد نہایت عمدگی کے ساتھ بتدریج امن کو قایم فرمایا۔ اور ایسا سکہ جمایا کہ رعایا ے حیدر آباد بڑے چین و آرام کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرنے لگے۔



سولھوان باب

اکبرجنگ بہادر کے خدمات اور متمردین سے احکام سرکاری کی تعمیل

سرکار عالی کی جانب سے عرب روہیلے اور سکھون کو پابند قانون بنانے کے لیے جو مجلس قرار پائی تھی اوسکے اکبرجنگ بہادر صدر مقرر ہوئے تھے اس مجلس مین متعدد قوانین وضوابط جاری کئے گئے لیکن اس کی تعمیل کا سخت مشکل مرحلہ تھا۔ خصوصا سرکاری احکامات کی تعمیل اقوام متذکرہ بالا سے کراتا ناممکن تھا۔ اسکی تعمیل مین سخت مشکلات پیش آتے تھے یعنی اقوام سکھ۔ روہیلہ عرب اپنی اپنی جگہ بالکل آزاد و فساد برپا کرنے والے تھے یہ لوگ قانون کی پابندی اور سرکاری حکم کی تعمیل کو ایک مضحکہ خیال کرتے تھے بلکہ آپ اپنے کو خودمختار اور قانون کو ہیچ سمجھنا انکی تمردانہ روش مین داخل تھا۔ یہ اپنے عہدہ دارون کے سوا کسی سرکاری حکم یا کسی قانون کے پابند نہ تھے لیکن یہ اکبرجنگ بہادر ہی کا دل و جگر تھا کہ انہون نے ان لوگون کی سخت مزاجی اور ہٹ دہرمی کی مطلق پروا نکی بلکہ اپنے رعب و داب کا اون لوگون پر ایسا کچھ سکہ جمایا کہ مجبوراً اون سب کو احکام سرکار کا پابند رہنا پڑا۔

حیدرآباد کی موجودہ حالت اور یہان کا صلح و امن سرکاری احکامات کی تعمیل

باضابطہ عدالتون مین حقوق کے تصفیے یہ سب اصطلاحات اعلیحضرت کی توجہ اور اسکے نمک خوار ملازمین کی حسن کارگزاری کا باعث ہے۔

نواب اکبر جنگ بہادر کو اصلاح شر و فساد مین کسی مخالفت کا سامنا نہین ہوا بلکہ خاص اغراض مین ان کو مقابلہ کرنا پڑا تھا وہ اغراض ایسے تھے جو قانون اور امن کے بالکل ہی خلاف پائے جاتے تھے نواب اکبر جنگ بہادر کو شہر حیدرآباد مین متعدد مستعد مخالفت کے منہ در منہ اسٹرڈوس کرنا پڑتا تھا بعض اوقات یہ مخالفت بہت ہی سخت اور پر زور پارٹیون کی جانب سے ہوا کرتی تھی۔

اکبر جنگ بہادر اندرون و بیرون بلدہ کے مینوسپلٹی کے میر مجلس تھے اس شہر مین ترتیب قوانین کے متعلق ایک کمیٹی کا انعقاد ہوا تھا جس مین اکبر جنگ بہادر نے قیمتی اور قابل قدر مدد دی تھی - حیدرآباد مین یونانی حکمت کو رواج دینے جو مجلس قرار پائی تھی اوسمین بھی یہ ممبر تھے اور جاگیرداروں کی طرف سے لیجسلیٹو کونسل مین اکبر جنگ بہادر رکن بنائے گئے - اور تھوڑے ہی عرصہ کے بعد وہ اس مجمع کے آفیشل ممبر مقرر ہوئے اکبر جنگ بہادر کے عہد مین جو قوانین بنائے گئے تھے وہ جاری کئے گئے نواب صاحب مرحوم نے ان قوانین کی تعمیل کرانے مین بڑی تیز فہمی اور عقلمندی کا برتاؤ کیا - یہ بہت مشکل امر تھا - لیکن انہون نے باوجود سخت مخالفت کے احکام سرکار کی تعمیل کرا کے بازی لے گئے۔



سترہوان باب

سنٹرل جیل مین قیدیون کا ہنگامہ

حیدرآباد سنٹرل جیل کے کل قیدی ایک دن بالکل بدل گئے تھے ان قیدیون نے اپنے مسکونہ کوٹھون کو توڑ پھوڑ کر ایک دم فراری اور کشت وخون کا مصمم ارادہ کرلیا تھا قیدیون کو اہلیان مجلس کی جانب سے ہر طرح کی تفہیم دی گئی لیکن ان قیدیون نے افسر محبس کے کسی حکم کو نہین مانا۔ جیل کے اندر شور وغوغا مچانا شروع کردیا۔ کسی سپاہی یا عہدہ دار جیل کی جرأت نہوتی تھی کہ اندر جاکر اس بلوہ عظیم کا انسداد کرے۔ اس اثنا مین اکبر جنگ بہادر بھی موقع واردات پر پہونچ گئے۔ انہون نے جاتے ہی پہلے محبس کے اطراف جمعیت کا محاصرہ کرادیا اور چند جوانون کو اپنے ہمراہ لے لیا گیا۔ اور ان سب کے ہاتھون مین لاٹھیان دے دی گئین عقب محبس کے دروازہ سے اکبر جنگ بہادر مع کپتان فالن اندرون جیل داخل ہوئے ابھی یہ لوگ کسی قدر آگے بڑہے ہو نگے کہ تمام قیدیون نے ان لوگون پر سنگباری شروع کردی۔ سب سے پہلے قیدیون مین سے چند شریر اور قوی ہیکل شدیون نے حملہ کیا اکثر جوانون کو ان لوگون کی سنگ باری سے صدمہ پہونچا۔

کپتان فالن نے طپنچہ کی آواز بھی سر کئے لیکن قیدیون کا اشتعال طیح بڑہتا گیا۔

اکبر جنگ بہادر نے اپنی ڈانٹ ڈپٹ سختی و نرمی سے تمام قیدیون کو اپنی طرف متوجہ کرلیا - قیدیون نے جب اکبر جنگ بہادر کو دیکھا بعجز و انکساری اہلیان محبس کی سختی اور انکے جابرانہ برتاو کی شکایت کرنے لگے - اکبر جنگ بہادر نے تمام قیدیون کو سمجھا دیا - اور فوراً انکی شکایت رفع و دفع کردی گئی - اگر اکبر جنگ بہادر موقع واردات پر نہ آجاتے تو یقیناً محبس کے کل قیدی فرار ہونے کے علاوہ کشت و خون کی نوبت پہونچ جاتی تھی اکبر جنگ بہادر کے رعب و داب اور انکے حسن انتظام نے بہت جلد اس فساد کو مٹا دیا -



اٹھارواں باب

خفیہ پولیس کی بنیاد اور اسکی مختصر حالت

اکبر جنگ بہادر ہی نے حیدر آباد دکن مین خفیہ پولیس کی بنیاد قایم کی رفتہ رفتہ انکے وجود سے اس صیغہ کو حیرت انگیز ترقی ہوتی گئی۔ خفیہ پولیس مین انہون نے جو لاجواب کام کئے ہین اسکی نظیر بہت مشکل سے دوسرے ممالک مین مل سکیگی۔
عام پولیس اور خفیہ پولیس کا اہم انتظام بذات خود نواب اکبر جنگ بہادر کیا کرتے تھے۔ شہر حیدر آباد کے روزانہ حالات سے وہ اس قدر باخبر رہتے تھے کہ دوسرا شخص اپنے گھر کی حالت سے بھی اتنا واقف نہوگا۔ انہون نے خفیہ پولیس مین جسقدر پابندی ملحوظ رکھی تھی قابل تعریف یہ بات ہے کہ خود اہلیان پولیس کو بھی اس امر کی مطلق خبر نہ تھی کہ کون کون لوگ ہم لوگون مین شریک ہین۔ تمام امرا اور کل عہدہ داران سرکار عالی کے غیر معمولی حرکات و سکنات کی اطلاع (خواہ وہ کتنی ہی پردہ پوشی سے کیجاے) فوراً اکبر جنگ بہادر کو ہوجایا کرتی تھی جس کو وہ اپنے مضبوط اور محفوظ دل مین مخفی رکھا کرتے تھے اور اوسکے متعلق حسب مناسب تفتیش و تحقیق کے بعد باضابطہ کارروائی عمل مین آیا کرتی تھی اگر وہ کسی معزز شخص کی نسبت کسی ناجایز حرکت کی خبر سن لیتے قبل اسکے کہ اوس شخص کی نوبت لیجاے اوسکو بالمشافہ بلوا کر تاکید و فہمایش کردیا کرتے۔ جسکا اوس شخص پر ایسا

اثر ہوتا کہ بیہودہ کبھی کسی خفیف حرکت کا بھی مرتکب نہوتا - ایک وقت کا ذکر ہے کہ کسی شخص نے ایک معزز و شریف شخص کی توہین کی - اوس نے بجاے نالش کرنے کے اور سرکاری حیثیات پر کشان کشان پہرنے سے یہ مناسب سمجھا کہ اکبر جنگ بہادر کو اسکی اطلاع کردیجاے - اطلاع کے قبل ہی اکبر جنگ بہادر کو یہ واقعات معلوم ہو چکے تھے - بجرد اس اطلاع کے دونوں اشخاص طلب کی گئے جس شخص نے توہین کی تہی اوسکو پچیس بیٹک کا حکم دیا گیا اور جس شخص کے حق مین توہین ہوئی تہی اوس نے اپنے حریف کے کان پکڑے وہ شخص سخت نادم ہوا اور اس نے اپنا بدلہ پایا اور دونوں اپنی اپنی جگہ خاموش چلے گئے - بعض اوقات وہ حکمت عملی سے ایسے واقعات کا تصفیہ کردیا کرتے تھے جس مین فریقین کو فیس وکلا خرچہ عدالت کا بار اور حکم سرکار کا انتظار نہین کرنا پڑتا تھا -

اکبر جنگ بہادر نے خفیہ پولیس کا انتظام باقاعدہ رکھا تھا - اور خود پوشیدہ طور پر تبدیل لباس مین معمولی آدمی کی حیثیت سے شہر کے ہر ایک مقام کا دورہ کیا کرتے تھے - اور بچشم خود ناقص انتظام پر نوٹس لیتے - بجز خاص ملازمین خفیہ پولیس کی تبدیل ہیئت کی کسی کو اطلاع نہ تہی - راستہ مین مجمع خلاف قانون اور دیگر وارداتون کو اپنی نوٹ بک مین درج کرلیا کرتے تھے اور علیحدہ رپورٹ پولیس کے منتظر رہتے اگر اہلیان پولیس اس واقعہ کے بتلانے مین غفلت کرتے تو اسکا فوری تدارک عمل مین آتا - اکبر جنگ بہادر نے خفیہ پولیس مین یہ نہایت عمدہ طریقہ جاری رکہا تھا کہ جسقدر مشہور بدمعاشان گرفتار ہوتے ان سب کے عکسی فوٹو لے لئے جاتے تھے - انہون نے پولیس کے ملازمین پر بہی دوسرے خاص

خاص اشخاص کی کافی نگرانی رکھی تھی - کہ یہ لوگ اپنے فرائض منصبی کو کس طور و طریق کے ساتھہ انجام دیتے ہین - اکبر جنگ بہادر کو خفیہ پولیس کے معاملات مین بہت بڑا تجربہ حاصل تھا چونکہ انہون نے برٹش انڈیا مین خدمات جاسوسی کو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھہ انجام دے چکے تھے اسیوجہ سے وہ بہت جلد حیدرآباد دکن کے پولیٹکل معاملات پر حاوی ہوگئے انہون نے حیدرآباد دکن کی تمام بدنظمیون کا قلع و قمع کردیا - اندرون و بیرون بلدہ کے خفیہ حالات کا علم انکو بخوبی تھا - وہ کسی کے خفیتہً کہدینے پر یقین نہ کرتے تھے بلکہ بذات خود اوسکی تصدیق کرلی جاتی تھی حیدرآباد دکن کے ہر ادنی و اعلی شخص کے چال چلن پر ان کی غائر نظر رہا کرتی تھی اور وقتاً فوقتاً اوسکے متعلق نوٹس لیجاتی تھی - غرض اکبر جنگ بہادر سے شہر حیدرآباد کے اچھے برے واقعات کسیطرح پوشیدہ رہ نہین سکتے تھے - اور خفیہ پولیس اکبر جنگ بہادر کی ماتحتی مین حیرت انگیز ترقی کرگئی تھی - اکثر اضلاع کے بدمعاش لوگ حیدرآباد مین پناہ گزین ہونے کے لئے پوشیدہ ہئیت کے ساتھہ رہا کرتے تھے - لیکن اکبر جنگ بہادر کے دور حکومت مین انکو اسقدر آزادی کہان ملسکتی تھی - فوراً زیر حوالات اور پابہ زنجیر کردیے جاتے تھے -



انیسوان باب

سٹی پولیس کا وجود

بروز عشرہ محرم بمقام پرانا پل عروب متعینہ نواب سلطان نواز جنگ بہادر سے اہلیان پولیس کے ساتھہ نزاع برپا ہوئی کیونکہ یہ لوگ نواب اکبر جنگ بہادر کے شائستہ انتظامات کی وجہ سے اہلیانِ پولیس کے دشمن ہو گئے تھے اوسوقت عروب اور اہلیان پولیس کے ابین سخت ہنگامہ اور کشیدگی پیدا ہو گئی تھی جو زمانہ دراز تک ممتد ہو گئی اس لئے اس فتنہ کے فرو کرنے کے لئے مزید انتظام کی ضرورت پیش آئی اور نواب اکبر جنگ بہادر نے سٹی پولیس کو قایم فرمایا کیونکہ اسکے پہلے قوم سکھہ اور روہیلہ حیدرآباد مین آباد تھے ان لوگون کی رہزنی وضرر رسانی نے حیدرآباد اور اوسکے اطراف واکناف مین آفت برپا کردی تھی ان لوگون کے بھی شر وفساد کا کفر اکبر جنگ بہادر کو توڑنا مقصود تھا اس سے بہتر دوسرا موقع نہین مل سکا کہ ان متمردین کو مطیع بنایاجاوے لہذا انتظام جدید کی اسکیم شایع کرکے سٹی پولیس کو قایم فرمایا - جسکا مقصود امن عام قایم رکھنا تھا جن لوگون نے اطاعت قبول کی وہ سٹی پولیس مین ملازم کردیے گئے - اور جو لوگ سرکش وظالم تھے وہ جلاوطن کردیے گئے۔

بیسوان باب

مسجد جعفری کا جھگڑا

بلدہ حیدرآباد کے محلہ کوٹلہ عالیجاہ مین منجانب اہل تشیع مسجد جعفری کی بنیاد قایم کی گئی اور چندروز کے بعد اوس مسجد کی تعمیر بھی ہو چکی رفتہ رفتہ اس مسجد مین اہل سنت نماز کے لئے آنے لگے ان لوگون کو اس بات پر عذر رہا کہ مسجد مین ممبر بنایا جاوے چونکہ اہل تشیع کے نزدیک سنیون کا یہ عذر ناقابل برداشت سمجھا گیا تھا نہ صرف تعمیر ممبر کی تجویز سے اختلاف کرنے پر اکتفا کیا گیا بلکہ کسی سنّی شخص کا اس مسجد مین آکر نماز پڑھنا بھی اون لوگون کے خلاف طبع تھا۔ اسوقت سنّی یہ عذر کر رہے تھے کہ مسجد خانہ خدا ہے اسمین خدا کی عبادت کے لئے کوئی شخص ہمارا مزاحم نہین ہو سکتا۔ آخر شش فریقین مین جھگڑا ہوا اور اسیطرح ردو کد برابر ہوتی رہی اور سُنیون نے بھی اوس مسجد کا جانا ترک نہین کیا۔ اور فساد پر تُلے رہے چندہی روز مین طرفین سے اشتعال کی آگ بھڑک اوٹھی اور فساد پسند طبایع کی ریشہ دوانی نے معاملہ مین اور بھی شدت پیدا کرادی۔ اِن دو متضاد اثرات سے ممالک محروسہ سرکارعالی کے شیعہ سنّی آپس مین ایک دوسرے کے جانی دشمن اور سخت مخالف بن گئے تھے حیدرآباد دکن مین کشت وخون کی نوبت پہونچ رہی تھی کہ فوراً نواب اکبر جنگ بہادر نے بمنظوری اعلیحضرت قدر قدرت مصلحتاً مسجد جعفری مین ان دونون

فریق کا نماز پڑہنا قطعاً موقوف کروادیا - اور ایک جوق پولیس سکہان کا صحن مسجد مین متعین کردیا تہا کہ کسی فریق کو اندرون مسجد نہ آنے دے - اکبر جنگ بہادر کی یہ تجویز نہایت مفید ثابت ہوئی اگر اسطرح فوری انتظام عمل مین نہ لایا جاتا تو خدا جانے کیا حشر برپا ہوتا اسپر بہی ایک دہوم مچی رہی اور ایک عرصہ تک مقدمہ بازی کا بازار گرم رہا - اکبر جنگ بہادر نہایت دانائی اور سرگرمی کے ساتہہ اس فساد کو جس نے مذہبی رنگ اختیار کرلیا تہا اپنی بے نظیر انتظامی قابلیت اور ان تہک کوشش سے فرو کرتے رہے -

مسجد جعفری کے جہگڑے کے متعلق بلاخوف تردید یہ کہا جاسکتا ہے کہ نواب اکبر جنگ بہادر کے آفیشل لائف کا یہ آخری مگر سب سے زبردست پولٹیکل معرکہ تہا جس مین انکو مثل دوسرے معرکون کے نمایان اور کامل کامیابی ہوئی - اگرچہ معاملہ کی تہ مین بڑے بڑے مشاق کہلاڑی اکبر جنگ بہادر کی مخالفت مین زور آزمائی کے جوہر دکہلا رہے تہے - برٹش انڈیا کے اخبارون اور لوکل اخبارات مین مختلف قسم کی مصنوعی خبرین مشتہر کرانیکے طریقے اختیار کئے گئے تہے اور ان کا ہر ایک کام نکتہ چینی کی نگاہ سے دیکہا جاتا تہا اکبر جنگ کے سچے واقعات نہ صرف جہٹلائے جاتے تہے بلکہ سیاسی ٹٹی کے پیچہے شکار کہیلنے والونکی جانب سے اکبر جنگ کی خفیف سی خفیف بات ابت بڑہی بناکر دکہلائی جاتی تہی اگر اس موقع پر نواب اکبر جنگ بہادر اپنی خلقی مستقل مزاجی اور فطرتی جرات و ہمت سے کام نہ لیتے اور ایک باثر اور صاحب ثروت دنیا کی مخالفت سے ہمت ہارجاتے تو فی الحقیقت (بقول سر ڈینس فنٹز پیاٹرک صاحب مجسٹریٹ رزیڈنسی) حیدرآباد کے سرکاری اور غیر سرکاری دنیا کے تلاطم کو کبہی نواب اکبر جنگ بہادر روک کر غالب نہین آسکتے تہے

اکیسوان باب

ملازمین مرشدزادون کے مظالم کا انسداد

اکبر جنگ بہادر نے حیدرآباد مین ہر قسم کے شر و فساد کی جڑ بنیاد کاٹ دی تہی تسپر بہی وہ اپنے نزدیک اسکو ناکامیابی خیال کرتے تہے - درحقیقت اوس زمانہ مین مرشدزادونکے ملازمین کا جور وظلم نہایت ترقی پذیر تہا - ہر ایک مرشدزادے کے نزدیک دس پندرہ بدمعاش ملازم رہا کرتے تہے - وہ لوگ اس قدر بے پروا اور نڈر تہے کہ انکو کسی بات کی پروا تک نہ تہی - تجارت پیشہ لوگ ان بدمعاشون کے ہاتہون تنگ آگئے تہے اور وہ بدمعاش تاجر لوگون کو دہوکہ دیکر مرشدزادون کے مکانون پر بلواکر جبراً انکے سامان تجارت کو بلا ادائے قیمت غصب کرلیتے تہے اور ان بدمعاشون نے اپنے آقاون کے مکانات کے احاطہ مین مدکخانے قایم کر رکہے تہے اور وہان رات دن قمار بازی ہوا کرتی تہی نواب اکبر جنگ بہادر کی چشم بصیرۃ نے اس کا بخوبی اندازہ کرلیا تہا کہ ان مظالم کا انسداد بغیر ان بدمعاشون کے تدارک کے نہین ہوسکتا - نہایت دانائی اور عقلمندی کے ساتہ مرشدزادون کے خانگی ملازمین کو یکے بعد دیگرے گرفتار کرلیا گیا - اور جن لوگون کو مرشدزادون نے پناہ دی تہی ان کے متعلق یہ تدبیر کی کہ خفیہ طور پر مرشدزادون کے مکانون مین اپنی جانب سے ماماٴین مقرر کرادین اور

ان کی وساطت سے اکبر جنگ بہادر کو روزانہ اِن کے حرکات وسکنات کی کیفیت ملتی رہی - مفسد اور بدمعاش ملازمین مرشد زادون کے مکانون مین پوشیدہ رہنے لگے - اکبر جنگ بہادر نے کمال عقلمندی کے ساتھہ بدمعاشون کو حالت نشہ مین اون ماماون کے ذریعے گرفتار کرلیا - اور معقول سزائین دلائی گئین - جس کی وجہ سے ان تمامی مظالم کا سدباب ہوا -



بائیسوان باب

انجمن اصلاح ملک وملت کا انعقاد

نواب اکبر جنگ بہادر کے خیالات ہمیشہ اصلاح ملک کی جانب مائل رہے انہون نے حیدرآباد مین ایک انجمن اصلاح خیالات علم وعمل کی اپنی سرپرستی سے قایم فرمائی تھی انجمن اس بات کی کوشش کرتی رہی کہ اہالیان ملک شراب نوشی دروغ گوئی اور حرکات شنیعہ کو مطلقاً ترک کردین اور بجاے اسکے ہمیشہ اپنے بادشاہ ظل سبحانی کی جان نثاری کو سب سے برتر اور مقدم سمجھین - ملک اور مالک کے ساتھہ وفادارنہ سچا برتاؤ کیا کرین چنانچہ منجانب انجمن آذر ۱۳۱۳ ف مین علم و عمل و نامی اخبار حیدرآباد دکن مین شایع کیا گیا تھا - جس مین ہر شخص آزادی کے ساتھہ اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرنے لگا - انجمن کے پیش کردہ مفید اور عمدہ تجاویز پر لوگون کو ترغیب و تحریص ہونے لگی - اور نواب اکبر جنگ بہادر نے یہ طریقہ جاری رکھا کہ ہر ایک ممبر انجمن سے ایک فارم پر دستخط لے لئے جاتے کہ اس انجمن کی شرکت کے بعد وہ اخلاق شائستہ کے ساتھہ متصف اور اپنے قول کا پابند رہے گا - لیکن افسوس کہ اکبر جنگ بہادر کی موت کے ساتھہ ہی اس انجمن کا بھی خاتمہ ہو گیا - اگر اکبر جنگ بہادر اور تھوڑے روز زندہ رہتے تو اس مین شک نہ تھا کہ یہ انجمن اپنے رنگ مین بے نظیر اور نتیجہ خیز ثابت ہوتی -

تیئسوان باب

اکبر جنگ کی محنت اور مصروفیت

اکبر جنگ بہادر اپنی زندگی مین محنت اور مشقت کے سخت عادی تھے وزرات ان کو اپنے مفوضہ کام سے ایک منٹ کی بھی فرصت نہ تھی۔ کثرت کار سے کبھی وہ پست ہمت نہوتے تھے۔ شب کے دو دو تین تین بجے تک نہایت کشادہ پیشانی کے ساتھ سرکاری کام کو انجام دیا کرتے تھے۔ پولیس کی روزانہ رپورٹ واقعات حیدرآباد کو جب تک نہ سن لیا کرتے وہ نہایت بےچین رہا کرتے تھے رپورٹ سن لینے کے بعد ان کو ایک گونہ تسلی ہوجایا کرتی تھی۔ اور فوراً پیشگاہ اعلیحضرت مین روزانہ رپورٹ کا لفافہ روانہ کردیا جاتا تھا۔ اکبر جنگ بہادر کا ہمیشہ یہ خیال رہا کہ کسی کام مین کوئی نقص نہ پیدا ہو اور جو کچھ کارروائی کی جاے وہ محل اعتراض نہ ٹھیرے۔ اکبر جنگ بہادر کا یہ مقولہ تھا کہ "مین خواب مین بھی انہین کاروبار مین مصروف رہتا ہون مجھے دوسری طرح کے خواب بہت کم نظر آتے ہین"۔ تمام دن اکبر جنگ بہادر عام پولیس کی رپورٹ اور اوسکی متعلقہ کارروائی کو ملاحظہ فرماتے اور اوسی وقت حسب مناسب انتظام پولیس کے متعلق ضروری احکامات جاری کردئے جاتے تھے۔ سرگروہ۔ صدر امین۔ امین۔ جمعدار۔ دفعدار جسکو حکم ہوتا وہ اپنی اپنی رپورٹ سناجاتے تھے۔ اور

شب مین خفیہ پولیس کی جس قدر کارروائی ہوتی پیش کی جاتی تہی جس کو بشرکت خان بہادر افضل نورخان صاحب افسر خفیہ پولیس طے کردیا جاتا تہا۔ اکبرجنگ بہادر نے کسی شخص سے ہنس بول کرکبھی اپنے وقت عزیز کو ضائع نہین کیا۔حتیٰ کہ وہ اپنے لڑکون اور عزیزون کے ساتہہ بہی ترش روئی سے پیش آتے تہے۔ انکے کسی لڑکے یا کوئی عزیز کی مجال نہ تہی کہ ان سے کسیطرح بے تکلف گفتگو کرسکے یہ اکبرجنگ بہادر کی گہری اور دور اندیشانہ پالیسی تہی کہ اپنے اور غیر لوگون کے عزورتمرد کو وہ بڑہنے نہین دیتے تہے اور سرکاری فرائض کی انجام دہی کو اکبرجنگ بہادر اپنی جان سے بڑھ کر عزیز سمجہتے تہے۔



چوبیسوان باب

اکبر جنگ بہادر کی طرز وروش انکا مزاج اور لباس

جس قدر انکے مزاج مین غصہ تہا اوس سے بڑہ کر طبیعت مین سنجیدگی اور متانت بہی تہی لیکن وہ ایسے رحمدل نہین تہے کہ لوگ سرکش ہو جائین اور اس قدر سخت گیر بہی نہین تہی کہ لوگ واویلا مچائین ۔ انہون نے اپنی پوزیشن کو حد اعتدال پر رکہا تہا یہ پرلے درجہ کے ضابطہ ۔ دور اندیش ۔ قیافہ شناس شخص تہے اکبر جنگ بہادر کا رعب وداب نہ صرف اہلیان پولیس ہی تک تہا بلکہ عموماً لوگ نواب اکبر جنگ بہادر کے چہرے کو دل تہام کر دیکہا کرتے تہے ۔ نواب اکبر جنگ بہادر ایک دیانت دار ذی عزت اور مستقل مزاج آدمی تہے انہون نے اپنی کارگزاری پر کسی بدنما داغ کو آنے نہین دیا ۔ اگر کسی سے انکے تعلقات اچہے نہین تہے تو یہ الزام کسیطرح انکے سر عاید نہین ہوسکتا ۔ کیونکہ انکی بے لاگ طبیعت کبہی اس بات کی مقتضی نہ تہی کہ سچی نکتہ چینیون سے چشم پوشی کرے اکبر جنگ بہادر کے عہدہ کوتوالی پر مامور ہونے سے انکے طرز وروش مین تغیر وتبدل واقع نہین ہوا تہا انکی لیاقت اور ہوشیاری جو ملک جبش دیار قند مین انعام واکرام کا باعث ہوئی تہی ۔ ممکن نہ تہا کہ وہ حیدرآباد کی سوشیل زندگی سے کوسون دور بہاگ جائے ۔ نواب اکبر جنگ بہادر کی یہ خواہش تہی کہ یورپین اور دیسیون مین کسیطرح باہم جدائی اور نفاق نہونے پاوے بلکہ

اتفاق صلح اور امن کو قایم رکہنا وہ اپنا فرض منصبی سمجھتے تہے - کوتوالی بلدہ کی حیثیت سے اونہون نے جو خدمات ادا کئے ہین انکی عام شہرت کا بین ثبوت ہے - انہون نے مصلحتاً تادم زیست کہلی گاڑی مین نکلنا پسند نہین کیا ہمیشہ انکی سواری کے ہمراہ چند ضرب تپنچہ اور دو ضرب بندوق ہاتہہ مین کرچ رہا کرتی تہی اکثر سواری مین یہ سفید دستار - شیروانی اور پتلون پہنا کرتے تہے - جلوس کی سواری مین اعلیحضرت قدر قدرت کے ہمراہ رکاب گہوڑے پر اکبر جنگ بہادر کا لباس سفید دستار - زرین کوٹ اور برجس تہا -

بروز لنگر اکبر جنگ بہادر ہاتہی پر کوتوال بلدہ کے ڈریس کی حیثیت سے دستار سفید زرین کوٹ پتلون زیب تن کیا کرتے اس وقت انکے داہنے ہاتہہ مین کرچ رہتی اور بائین بازو تپنچہ بندوق دہری ہوتی -

عیدین مین اکبر جنگ بہادر ہاتہی پر سوار رہتے تہے اوسوقت ان کا لباس دستار جامہ نیمہ توان - زرین گلوبس ہاتہہ مین تلوار غرض اوس روز ان کا تمام لباس صوفیانہ رہتا تہا - اکبر جنگ بہادر کا ہمیشہ خانگی لباس ڈہیلا سپید پاجامہ بہین اور دیسی قمیص اسپر سفید ڈہیلا کرتا اور سر برہنہ رہا کرتے تہے -



پچیسوان باب

اکبر جنگ بہادر کی اولاد

نواب اکبر جنگ بہادر کو کل نو اولاد ہوئین جنمین سے پانچ لڑکیان اور چار لڑکے موجود ہین - نواب اکبر جنگ بہادر کے چار لڑکون کے نام حسب ذیل ہین میر سیف الدین علی اکبر المخاطب نواب حضور یار جنگ بہادر - میر غازی الدین علی اکبر المخاطب نواب سرباز جنگ بہادر - میر اصالت علی علی اکبر المخاطب نواب اصالت جنگ بہادر - میر نجم الدین علی اکبر المخاطب نواب ملک یار جنگ بہادر تین صاحبزادون کے نام دو دو ڈہائی ڈہائی سو روپیہ ماہانہ منصب سرکار نظام سے عطا ہوتی ہے اور اسیطرح لڑکیون کے نام بھی منصب جاری ہے -

اکبر جنگ بہادر کے تین صاحبزادے انگلنڈ کے تعلیم یافتہ ہین -

نواب سرباز جنگ بہادر امتحان محاسبی مین اور نواب اصالت جنگ بہادر امتحان انجینری مین آنرز کامیاب ہوے -

نواب اکبر جنگ بہادر کے دو داماد ہین یعنی نواب حاکم الدولہ بہادر رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی اور نواب قیصر یار جنگ بہادر سکنڈ کمانڈنگ سٹی پولیس افغانان -

چھبیسوان باب

اکبر جنگ بہادر کی دیانت اور حق پرستی

اکبر جنگ بہادر نے جسقدر اپنے خدمات برٹش انڈیا اور سرکار عالی مین انجام دیا تہا وہ سب قابل تعریف رہے زندگی بہر انہون نے نہایت دیانت اور ایمانداری کے ساتہہ اپنے فرائض منصبی کو ادا کیا یہ گورنمنٹ نظام کے سچے بہی خواہ اور اپنے بادشاہ کے وفادار ملازم ثابت ہوئے انکو ہمیشہ اس بات کا خیال رہا کہ ملک دکن سرسبز ہو اور یہان کی رعایا شاد و آباد رہے - اور دشمن پائمال ہون آ اکبر جنگ بہادر رات دن عرق ریزی کے ساتہہ اصلاح ملک کے جانب معروف رہے - وہ نمکحرامی اور بد دیانتی سے خدمات سرکاری کو انجام دینے والون کو سخت نفرت کی نظر سے دیکہتے تہے بلکہ انکے نزدیک اس سے بڑہکر کوئی جرم لائق نفرین نہ تہا - رشوت خوار کے وہ سخت دشمن رہا کرتے تہے اکبر جنگ بہادر کی دیانت داری کا اس سے بڑہکر اور کیا ثبوت مل سکتا ہے کہ بوقت رحلت ہزارہا روپیہ کے مقروض تہے قرض مین ان کا ذاتی مسکونہ بنگلہ واقع سیف آباد بیع ہو گیا بجز ملبوسات پوشیدنی کے کچہہ بہی ان کے نزدیک نہ تہا - نہ کوئی جائداد تہی اسواسطے کہ جسقدر انکو ماہوار ملا کرتی تہی اوس سے زیادہ خرچ بہی تہا اپنے ماہوار منصب سے زندگی بسر کرتے تہے -

نواب فرامرز جنگ بہادر پر کمیشن ضلع ایلگندل نے جو الزامات لگائے تھے اون کی جانچ اور تحقیق کے لیئے بحکم اعلیحضرت بندگان عالی متعالی رائل کمیشن مقرر ہوا تھا اوس کمیشن کے ایک رکن **اکبر الملک بہادر** بھی تھے باوجودیکہ ایک زبردست اور با اثر پارٹی نواب فرامرز جنگ بہادر کی مخالفت پر تلی ہوئی تھی مگر نواب اکبر الملک بہادر نے تحقیق حق اور انصاف رسانی مین کسی دباؤ اور اثر کی پروا نہین کی اور ملک کی اعلیٰ دادگاہ کے روبرو سچّے واقعات کا اظہار کر دیا آخر نتیجہ یہ نکلا کہ کمیشن اول کے قایم کردہ الزامات رائل کمیشن کے سامنے محض بے بنیاد اور بے اصل ثابت ہوئے اور نواب فرامرز جنگ بہادر نے پیش گاہ حضرت اقدس و اعلیٰ سے باعزت برات حاصل کی۔



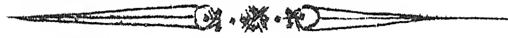
ستائیسوان باب

اکبرجنگ بہادر کی اعلیحضرت بندگانعالی متعالی مد ظلہ العالی کے ساتھ جان نثاری

اکبرجنگ بہادر اعلیحضرت کے خیرخواہ جان نثار نمک خوار تھے انہون نے اعلیحضرت قوی شوکت بندگانعالی کی خیرخواہی مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہین رکھا اعلیحضرت پروہ اپنا تن من فدا کرنے مین مطلق دریغ نہین کرتے تھے ہرحال مین وہ اپنے بادشاہ ظل سبحانی کے ایک نادرالوجود نمک حلال ملازم تھے - اس مین شک نہین کہ وہ اعلیحضرت کے الطاف شاہانہ سے ہروقت سرفراز و مسرور ہوتے رہے اس سے بڑھکر ان کے لیئے اور کیا فخر ہوسکتا ہے کہ اعلیحضرت قدر قدرت قوی شوکت کے توجہات اکثر اکبرجنگ بہادر پر مبذول ہوتے رہے - چنانچہ ایک وقت اکبرجنگ کی دختر نیک اختر کے عقد مین خاص انکے بنگلہ پر اعلیحضرت رونق بخش ہوکر شمشیر باعزت انکو عنایت فرمایا اور تقریباً ۱۵ روز تک اوس بنگلہ مین رونق افروز رہے اور اسکے بعد اکبرجنگ بہادر کو یہ عزت تین وقت حاصل ہوئی - اعلیحضرت کی قدردانی اور رعایاپروری نے اکبرجنگ بہادر کو اپنے کامون مین جرأت پیدا کرادی تھی - اعلیحضرت کی قدردانی کیوجہ سے انہون نے اپنا عیش و آرام مطلق ترک کردیا تھا ہمیشہ وہ اصلاح ملک کیطرف متوجہ رہے انہون نے حب الوطنی کے جوش مین اپنے کو ملک اور مالک پر نثار کردیا

تہا جسقدر اکبر جنگ بہادر نے حیدر آباد دکن مین اسپنے کارنمایان کو دکہایا تھا یہ صرف اعلیحضرت کی ذات کے ساتہہ انکی حسن عقیدت اور خلوص قلبی کا نتیجہ تہا -

ہر لحظہ و اعلیحضرت کی جان نثاری کے لئے اپنا سر ہتیلی مین لئے پہرتے تہے اور ہر وقت دعا فرماتے تہے کہ اے خدا تو اس محبوب القلوب بادشاہ کو ہم سب رعایار دکن کے سرون پر قائم و دائم رکہہ -



اٹھائیسوان باب

اکبر جنگ بہادر کی حسن عقیدت سے اعلیحضرت بندگانعالی کی سالگرہ مبارک مین تزک و احتشام

۱۳۱۶ھ مین نواب اکبر جنگ بہادر نے اعلیحضرت کی سالگرہ مبارک کی تقریب مین بمقام باغ عامہ رعایا کی جانب سے بہت بڑا جلسہ منعقد کرایا اسوقت کل رعایاے دکن نے اعلیحضرت کے ساتھ جان نثاری اور اپنی سچی وفاداری کا اظہار بذریعہ ایڈریس کیا اور محبوب القلوب بادشاہ نے ہر موقع و محل پر رعایا کی خوش اعتقادی پر اظہار ہمدردی فرمایا - رفتہ رفتہ اسی مبارک جلسہ اور ایڈریس کی تقلید مین ہر ضلع و قریہ مین بلالحاظ قوم و ملت سالگرہ مبارک کے پر شوکت جلسے ہونے لگے - رعایاے دکن اپنے ہر دل عزیز بادشاہ پر جان و دل سے نثار ہونے لگی اور حضرت ظل سبحانی نے بھی اپنی رعایا کے ساتھ عملاً و قولاً اپنی سچی محبت کا ثبوت دیا - چنانچہ بندگان حضرت کے اس شعر کے ہر ہر لفظ سے رعایا کے ساتھ کمال درجہ کی محبت کا ثبوت ہوتا ہے ؎

آصف کو جان و مال سے اپنے نہین دریغ
گر کام آے خلق کی راحت کے واسطے

اسمین شک نہین کہ پھر کبھی ایسا جامع الکمال - رحمدل - ہر دل عزیز بادشاہ قلمروے دکن مین پیدا ہوگا - اگر تاریخ دکن کے تمام صفحے الٹ دیے جائین تو اسقدر

مجمع اوصاف بادشاہ کم نظر آئینگے - دکن کی رعایا اور یہاں کی زمین تجسرہ (؟) جز اس بات کا فخر کرتے ہین کہ ہمارا ظل اللہ کیسا جامع الکمال رعایا پرور منصف مزاج رحمدل عادل باذل ہمپر حکمران ہے -



اونتیسوان باب

عربون کی رجز خوانی پر صاحب رزیڈنٹ بہادر کا اعتراض اُس پر نواب اکبر جنگ بہادر کی تردید

عرب جو وقت اعلحضرت کو لنگم پلی کے میلہ کے بعد بسواری جلوس باغ لنگم پلی کے قصر شاہی مین پہونچاکر واپس ہوئے اثنا راہ مین یہ لوگ گاتے بجاتے اور اپنا بنادیق سر کرتے ہوئے چل رہے تھے اوسوقت صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد کو عرب کی یہ حرکات بالکل ناگوار معلوم ہوئی انہون نے فوراً ان لوگون کی بے باکی پر نوٹس لیکر اسکی اطلاع گورنر جنرل ہند کو کردی اور اس الزام کو ملک کی جانب سے منسوب کیا۔ اکبر جنگ بہادر کو پولٹیکل معلومات مین بہت بڑا تجربہ حاصل تھا۔ انہون نے اس مقدمہ مین مناسب پیروی کی اور یہان سے گورنمنٹ آف انڈیا کو یہ سمجھادیا گیا کہ حیدرآباد کے عربون کی یہ حرکات ناقابل گرفت ہین۔ کیونکہ یہ کس ناجائز فعل کے مرتکب نہین ہوتے ہین۔ ناچنا۔ گاتا۔ یہ انکی عادت مین داخل ہے اور بنادیق کا سر کرنا یہ لوگ اپنے بادشاہ کی سلامتی سمجھتے ہین انکا یہ کوئی جدید طرز عمل نہین ہے اسپر گورنمنٹ آف انڈیا کی جانب سے مذکورہ بالا وجوہات کو تسلیم کرلیا گیا۔

تیسوان باب

اکبر جنگ بہادر کے مجموعی اوصاف



اکبر جنگ بہادر اپنے قدیم اور غریب دوستون کے ساتھہ دلی شفقت فرماتے تھے جب کبھی یہ لوگ ان سے ملاقات کے لیے آتے تو یہ انکے ساتھہ کشادہ پیشانی ملا کرتے اور حتی المقدر انکی ہر طرح سے امداد و اعانت کیا کرتے تھے - بظاہر یہ اونکا طرز برتاؤ ان لوگون کے ساتھہ بالکل اجنبیانہ رہا کرتا تھا - اکثر وہ اپنے غریب دوستون کی مشکل اور ضرورت کے وقت مدد کرتے تھے اور اس سلوک کا علم کسی تیسرے شخص کو نہین ہوسکتا تھا -

نواب اکبر جنگ بہادر سگریٹ پینے کے سخت عادی تھے بجز چائے اور سگریٹ کے اونہون نے تا دم زیست کبھی کوئی نشہ کی چیز استعمال نہین کی - حالانکہ یہ عالم شباب مین اپنے دوستون مین مسکرات کے استعمال کے لئے مجبور بھی کیے جاتے تھے مگر ان کو فطرتاً ان چیزون سے نفرت رہی -

اکبر جنگ بہادر کا مذہب سنی تھا وہ بزرگان دین کے معتقد بھی تھے ان کا قلب سچے دین کی روشنی سے منور تھا جسوقت وہ مشکلات کو حل کرنے کے لئے بیٹھ جاتے تو ایک مناسب وقت تک اپنے دل کو خداوند تعالیٰ کی وحدانیت کی طرف رجوع کرکے اپنے مقصد مین کامیاب نکلتے -

اکتیسوان باب

نواب اکبر الملک بہادر مرحوم کے مقولہ جات

(۱) مین ایسی مروت و دوستی کو بالاے طاق رکھتا ہون جس سے ملک مین شر و فساد پیدا ہون
(۲) مین اوس شخص کا بیحد پیار کرتا ہون جو وقوع فعل سے پہلے اپنے دل مین کسی ناجائز حرکات کا ارادہ کرے ۔
(۳) خفیہ کے حالات سن سنکر میرا دل زخمی ہوگیا ہے ۔
(۴) مین اون پردہ نشین عورتون پر ہنستا ہون جو مردونکے دل پھیرنے کے متعلق نئی نئی تدابیر اختیار کرتی ہین اس مین زیادہ حصہ اون چادر پوش عورتون کا ہے جو ایک گھر سے دوسرے گھر مین آیا جایا کرتی ہین ۔
(۵) جو لوگ بیوی کے سامنے اپنے عیب ظاہر کرتے ہین آئندہ چلکر ان کو کف افسوس ملنا ہوتا ہے ۔
(۶) جوان عورت کو بجز باپ اور بھائی کے جسقدر غیر اور قریبی رشتہ دار ہون پردہ کرانا چاہیے کیونکہ زمانہ موجودہ مین کتنا ہی عزیز ترین رشتہ دار کیون نہو ضرور ہے کہ اپنے دل مین برے وسوسہ پیدا کرے یہی وجہ ہے کہ اکثر شریف گھرانون مین اس بے پردگی نے غضب کے انمول موتی پر بدکرداری کا دھبہ ڈال دیا ہے ۔
(۷) جو لوگ اہلیان پولیس سے دوستی رکھتے ہین ممکن ہے کہ ان سے برے

افعال بھی سرزد ہوں -

(۸) عہدہ کوتوالی کا وہ شخص اہل ہے جو بظاہر رعب داب رکھتا ہو اور لوگ اس کو سخت گیر و جابر خیال کریں لیکن اوسکا دل رحم اور انصاف سے پُر ہو -

(۹) انسان کا جسقدر تمول بڑھتا جاے گا اسیقدر دنیا کی حرص اور تفکرات مین ترقی ہوگی -

(۱۰) کسی سرکاری ملازم کو اپنے مفوضہ کام مین جرات پیدا کرانے والی دیانت اور شرمندہ کرنے والی رشوت ہے -

(۱۱) دنیا مین رازداری کی محفوظ جگہ اپنا دل ہے -

(۱۲) انسان ہمیشہ اپنے طرز تمدن اور زندگی کی رفتار کو ایکسان رکھے رستہ چلکر گرنے اور پھر کپڑے جھٹک کر اٹھنے پر لوگ قہقہہ اڑانا شروع کرتے ہین -

(۱۳) اپنے بادشاہ ظل اللہ کے ساتھہ وفاداری کرنا جزو ایمان ہے - اور اسکی بدخواہی چاہنا دینوی کفر ہے -

(۱۴) جو شخص انگریزی سے لاعلم رہے گا اوسکی عزت کرنے والے بہت کم لوگ ملین گے -

(۱۵) سپاہی کو سخت مشکل کے وقت مستقل مزاج رہنا چاہیئے -

(۱۶) ہمیشہ انسان دلی تفکرات کو خوشی کے ساتھ بدلا یا کرے - ورنہ اوسکے اثرات بہت جلد اوسکی جان کے درپے ہوجاینگے -

(۱۷) کسی پھول کو سونگھنے سے پہلے اوسکی تعریف نکرین -

(۱۸) قیافہ شناسی ہر شخص کے لئے ضرور ہے -

(۱۹) پہلے مرد اپنی عورتوں کو بدچلن بنانے کے لئے اسباب پیدا کر دیتے ہین

(۲۰) کبھی اپنی عورتون کو میلون اور عرسیات مین شریک نہونے دو - اور ہرگز لب سڑک مکان نہ لو اور اگر مکان لو بھی تو اپنی عورتون کو دریچہ تک آنے نہ دو -

(۲۱) اگر تم فوج کے اعلیٰ افسر بننا چاہتے ہو تو پہلے سپاہی کی خدمت اختیار کرو

(۲۲) اگر مسٹر ٹاٹا کی طرح تم کو دولتمند بننا منظور ہے تو اپنے کو پرلے درجہ کا کفایت شعار بناؤ - سچائی اور راستباری کو مقدم سمجھو - اسکے بعد تم خود ایک دولتمند آدمی بنجا سکتے ہو -

(۲۳) بادشاہ جس شخص کو چاہتا ہے رعایا بھی اوسکی عزت کرتی ہے -

(۲۴) متمول آدمی کی ہر ایک حرکت کو لوگ قابل تقلید سمجھتے ہین اور غریب شخص کی عمدہ باتون کو مضحکہ مین ڈالتے ہین -

(۲۵) دنیا مین روپیہ کیسے ہی بد وضع آدمی کو حسین بنا دیتا ہے -

(۲۶) دنیا اور آخرت دونون کو بگاڑنے والی چیز شراب ہے -

(۲۷) عیاش آدمی افیون کے شوقین ہوتے ہین لیکن افیون ہمیشہ کیلئے انکو اپنا مرید کر لیتی ہے -

(۲۸) بدخلق عہدہ دار لیاقت سے اپنی وقعت قایم رکھتا ہے اور نالایق عہدہ دار اپنے اخلاق سے -

(۲۹) انسان کی وقعت اوسکے ہاتھہ مین ہے -

(۳۰) کوتوال شہر سے لوگ ڈرتے ہین لیکن وہ لوگون کے شر سے

ڈرتا ہے۔

(۳۱) بے تکلف دوست ایک روز سخت ذلت اُٹھاتا ہے۔

(۳۲) رشوت خوار عہدہ دارون کے سر پنچے رہتے ہین اور وہ عموماً نرمی سے پیش آتے ہین۔





نواب اکبر جنگ بہادر مرحوم کے عہد حکومت کا آخری فوٹو

بتیسوان باب

نواب معین المہام بہادر کوتوالی اور کوتوال صاحب مرحوم کے باہمی تعلقات اور اوسکے مختصر واقعات

عالیجناب نواب افتخار الدولہ افتخار الملک شہاب جنگ بہادر وزیر کوتوالی سرکار عالی دام اقبالہ کی اولوالعزمی اور آپ کے وقار اور عمدہ کارنامون سے کون شخص واقف نہین ہے آپ دکن کے مایۂ ناز باوقعت اور قدیم امیر ہین پبلک کی نظرون مین آپ کی عزت وعظمت بلحاظ جان نثاری ملک ومالک بڑہی ہوئی ہے نواب اکبر الملک بہادر مرحوم جیسے دانا دوراندیش شخص نے نواب شہاب جنگ بہادر وزیر کوتوالی کی لیاقت وتجربہ کو تسلیم کرلیا تھا۔ اکبر جنگ بہادر کے دل مین نواب شہاب جنگ بہادر کی جلالت وعظمت نہ صرف بالادست ہونے کی وجہ سے قایم تہی بلکہ نواب شہاب جنگ بہادر کے لاجواب اوصاف نے نواب اکبر جنگ بہادر کو گرویدہ کرلیا تھا۔ نواب اکبر جنگ بہادر مرحوم نہایت اطاعت اور عقیدت مندی کے ساتہ پیش آتے تہے۔ اکبر جنگ بہادر کے دلی تعلقات کی ایک بہت بڑی وجہ یہ پائی جاتی ہے کہ نواب شہاب جنگ اپنے بادشاہ کے خیرخواہ قدیم نمک خوار اور جان نثار امیر ہین چونکہ یہ افتخار نواب اکبر جنگ بہادر کو بہی حاصل تہا اس لیے آپس کا دلی خلوص

نواب اکبر جنگ بہادر کی موت تک باقی رہا۔ ان باہمی تعلقات کا اندازہ اس سے بڑہکر اور کیا ہوسکتا ہے کہ بوقت رحلت نواب اکبر جنگ بہادر مرحوم عالیجناب نواب شہاب جنگ بہادر نے کوتوال صاحب مرحوم کے پس ماندون کے ساتہہ کمال ہمدردی اور قدر افزائی فرمائی تہی - جو کچہہ نواب اکبر جنگ بہادر انتظام کوتوالی مین حصہ لیا کرتے تہے - اوس مین سب سے پہلے عالیجناب نواب شہاب جنگ بہادر کی زرین راے ہوا کرتی تہی - اکثر اوقات نواب شہاب جنگ بہادر بذات خود پولیس کے ناقص انتظام پر نوٹس لیا کرتے تہے اور اسکی اصلاح کے لیئے نواب اکبر جنگ بہادر کو حسب مناسب تاکیدی احکام جاری کیئے جاتے اور بچشم خود اوسکا ملاحظہ فرمایا جاتا تہا - نواب شہاب جنگ بہادر جیسے دیرینہ و ذی تجربہ امیر کی توجہ نے انتظام کوتوالی بلدہ و اضلاع مین جو کچہہ اصلاحات فرماے ہین یہ ایک قابل یادگار انتظامات ہین نواب شہاب جنگ بہادر وزیر کوتوالی کی اعلی نگرانی سے نواب اکبر جنگ بہادر مرحوم کوتوال نے اندرون و بیرون بلدہ مین اور مسٹر۔ای - سی ہنکن - سی آئی - اے ناظم کوتوالی نے اضلاع سرکار عالی مین جو کچہہ باقاعدہ اور نتیجہ خیز پولیس کے انتظامات فرمائے ہین کسیطرح ملک انکے احسانات کو فراموش نکرسکے گا خصوصاً مسٹر ہانکن سی ای اے ناظم کوتوالی اضلاع سرکار عالی کی محنت شاقہ سے اضلاع دکن مین ہرطرح کا روز بروز امن اور انتظام قایم ہو رہا ہے گو آپ یوروپین افیسر ہین لیکن بالخصوص سرکار عالی کے ساتہہ آپ کو عقیدت اور سچی ہمدردی ہے - آپ جسقدر جدید انتظامات پولیس مین اصلاحات فرمارہے ہین یہ آپکی حسن کارگزاری ہمیشہ کی یادگار رہے - اسیطرح نواب سلطان یار جنگ بہادر

حال کوتوال بلدہ نے بہی اپنے قدیم کوتوال صاحب مرحوم کے قدم بقدم چلکر کوتوالی بلدہ کا انتظام نہایت عمدہ اور قابل تحسین رکہا ہے۔ گو پبلک کی نظرون مین ابہی تک نواب اکبر جنگ بہادر کے کارنمایون کی جہلک باقی ہے لیکن خداوند تعالی ہمیشہ اپنے بندون کو ایک ہی نعمت عطا نہین کرتا اسلئے ہمکو دوسری نعمت کا بہی شکر گزار رہنا چاہیے۔

خان بہادر افضل نور خان صاحب افسر خفیہ پولیس نواب اکبر جنگ بہادر کے سچے وفادار ماتحت تہے اکبر جنگ بہادر مرحوم نے افضل نور خان صاحب کو خفیہ پولیس کے کامون مین مشاق کردیا تہا اب اس ماتحت مین سوائے خان بہادر موصوف کے دوسرا شخص اونکا عدیل و موزون نظر نہین آتا۔ فطرتاً یہ خفیہ پولیس کے لائق اور اہل ہین نواب اکبر جنگ بہادر کی چشم بصیرت نے جس شخص کا انتخاب کیا ہو پہر اوسکے کارنمایان کا اظہار کرنا تحصیل حاصل ہے۔

اسمین شک نہین کہ نواب اکبر جنگ بہادر مرحوم اپنے ماتحت ملازمین کے ساتہہ جسقدر رعب وداب اور سخت کلامی کے ساتہہ پیش آتے تہے اوس سے بڑہکر اونکی دل فرائی بہی فرماتے اور بظاہر سختی و درشتی کا برتاؤ کرتے تہے لیکن درپردہ اونکی ترقی کے ساعی رہا کرتے تہے۔ اپنے ماتحت ملازمین کی جایز پاسداری مین انہون نے کبہی کوئی دقیقہ اوٹہا نہین رکہا۔ اگر اکبر جنگ بہادر ہر شخص سے اپنا زیادہ میل وجول بڑہاتے تو اسباب مروت ضرور اس بات پر مجبور کرتے کہ ناجائز افعال سے چشم پوشی کیجائے۔



باب

اکبر جنگ بہادر کی وفات

موت - ایک نہایت ہی ڈراؤنا اور مہیب لفظ ہے مگر ہزار مہیب اور خوفناک ہو سب کو اوس کی صورت ضرور دیکھنی ہے گو عمر خضر بھی اگر ہو تو حیف کہ ضرور اوس سے ملنا ہوگا جو ہر ایک سے جدا کر کے ایک ایسے گڑھے مین لیجا کر ڈال دے گی جہان نہ کوئی دوست کام آسکتا ہے اور نہ کوئی قرابتدار اور جتنے ذی روح وغیر ذی روح اس ناپائدار دنیا مین موجود ہین اور اب ہمکو نظر آرہے ہین ضرور ایک نہ ایک دن اون کو موت کا سمان پیشِ نظر رہے گا اور ہاتھ باندھے ہوئے اوس کے ہمراہ ہو لین گے چون و چرا تک کی مقدور نہوگی - نہ اپنے عزیزون سے ملنے کا اوس کو خیال رہے گا اور نہ یہ خیال کہ مین کہان جاؤن گا سوا اس کے اور کچھ نہین کہ محض موت کے مطیع بنے ہوئے وہ جہان لیجا ئے افتان و خیزان جاتے ہی بنے گی یہی موت جس نے ہزارون اولو العزم انبیا و اولیا اور شاہان وقت کو اپنے عزیز و قریب حشمت و دولت جاہ و جلال سے جدا کر کے ایک ایسے مقام پر لیجا کر چھوڑ دیا جہان صرف آپ ہی آپ رہین گے نہ کوئی بات کرنے والا اور نہ کوئی اس امر کی تسلی دینے والا بھی ہوگا کہ کیون خائف ہو رہے

ہو نہ گھبراؤ اوسوقت خداوندعالم ہی اوس کا ہرطرح معاون رہے گا۔ اس موت سے ہزارون آباد خاندانوںکو ویران کر کے عدم آباد کا راستہ بتادیا ہے جنکی تعداد نہ معلوم کتنی ہوچکی اور کتنے خانہ برباد ہوچکے۔ اس دارناپائدار مین جہان کسی نے قدم رکھا خواہ مخواہ اوس نے موت کی ایک نہ ایک روز ضرور صورت دیکھی اگر سچ پوچھئے تو زندگی اسی لئے ہے کہ ایک روز مرین اور جب تک زندگی کا لطف ہی نہین اگر موت نہوتی تو ضرور زندگی بے لطف و بے مزہ ہوجاتی کون ہزارون اور لاکھون برس زندہ رہے اور کون دنیا کی آفتون مین جو نئے دن ایک نہ ایک آتی ہے جھیلتا بیٹھے زندگی کا ماحصل اور نتیجہ یہی موت ہے جس کو سن کر ہمارے ایسے دنیا دوست حضرات کے جسم پر کانٹے آجاتے ہین اور اس قدر خائف ہوجاتے ہین کہ الامان الحفیظ اون کو گویہ خیال ہے کہ ہم بھی جانیوالے ہین مگر کچھ ایسے بے کھٹکے اور بے خوف ہو کر زندگی بسر کرتے ہین کہ کبھی موت آئے ہی گی نہین اور گویا آب حیات نوش فرمالیا ہے مگر وہ کب کسی کو چھوڑتی ہے ہزار اوس سے ڈرے اور اوسکے نہ آنے کے ہزارون ہی السداو کیجئے پر وہ نہ کسی کو چھوڑتی ہے نہ چھوڑے گی۔

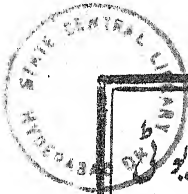
پس اسی طرح اکبر جنگ بہادر بھی علیل ہوگئے ڈاکٹرون نے رائے دی کہ تبدیل آب وہوا کرین جسکی وجہ سے اکبر جنگ بہادر بمبئی جاکر ایک ماہ تک رہے اور اس عرصہ مین ڈاکٹر سیارٹ کا علاج ہوتا رہا مگر جب بیماری نے طول کھینچا تو بلدۂ حیدرآباد واپس آگئے بمبئی سے واپس آنیکے دس بارہ روز بعد

سشش کی شکایت سے بوقت ساڑھے چار بجے صبح بتاریخ ۴ صفر ۱۳۲۳ھ
بمقام نارائن گوڑہ اکبر جنگ بہادر نے اس دنیا سے رحلت کی آپ کی
جگہ مدفن درگاہ احبائے شاہ صاحب قدس سرہٗ ہے بوقت انتقال اکبر جنگ
بہادر کی عمر (۶۶) برس (۶) ماہ کی تھی۔

اکبر جنگ بہادر مختلف زبانون سے واقف تھے یعنی ترکی۔ عربی۔ فارسی
پشتو۔ مرہٹی۔ انگریزی۔ تلنگی مین اچھی طرح گفتگو کر سکتے تھے۔

نواب اکبر جنگ بہادر کا ایام محرم مین انتظام پولیس

نواب اکبر جنگ مرحوم جملہ ماتحت افسرون کے ساتھ ہر سال پانچوین محرم سے
دسوین محرم تک بمقام چہار مینار بغرض انتظام رونق افروز رہا کرتے تھے اور سب کے
ساتھ صبح و شام کا وہین کھانا تناول فرمایا جاتا تھا۔ عموماً ایام محرم اور خصوصاً عشرہ
شریف وغیرہ مین مفسدین اور بدمعاشون کا بازار گرم رہا کرتا تھا اکثر شریر النفس
پوٹلی باز تماشہ بین حضرات کا تعاقب کئے ہوئے اپنے اپنے داؤگھات مین سرگرم رہتے
تھے حیدرآباد دکن کا محرم جس شخص نے دیکھا ہوگا وہ اپنے دل مین سمجھ سکتا ہے کہ باوجود
اس قدر مخلوق کا ازدحام ہونے پر شاید ہی کسی شخص کو جسمانی یا مالی مضرت پہنچ سکتی تھی۔
نواب اکبر جنگ کا انتظام پولیس نہایت باقاعدہ تھا اور بظاہر کسی متنفس کو
اسباب کا امتیاز نہین ہو سکتا تھا کہ اس قدر انتظام کیونکر کیا گیا؟



نواب اکبر جنگ نے ہر جگہ خفیہ پولیس مقرر کرادی تھی وہ اپنی ڈیوٹی نہایت حزم و احتیاط کے ساتھہ ادا کرتی رہتی تھی۔ اکثر مفسدین خفیہ پولیس کے زبردست شکنجے سے عاجز آگئے تھے۔

حیدرآباد دکن مین ساتوین محرم کو لنگر مبارک اعلحضرت حضور پرنور اور نوین محرم کی شب مین نال صاحب کی سواری نہایت کر و فر اور تزک و احتشام کے ساتھ نکلا کرتی ہے۔ اور خصوصاً سواری اور تماشہ کو دیکھنے کے لئے اضلاع اور بیرونجات کے لوگ یہان آکر بکثرت جمع ہوتے ہین۔ شہر حیدرآباد کے راستون مین لوگون کا اس قدر ہجوم ہو جاتا کہ ایک قدم سے دوسرا قدم بمشکل اوٹھایا جاسکتا ہے اور اس جم غفیر مین تماشہ دیکھنے والی عورتین بھی کثرت کے ساتھہ موجود رہتی ہین مگر پولیس مقامی کے حسن انتظام سے کسی شخص کو کسی طرح کا ضرر نہین پہونچ سکتا تھا۔ حیدرآباد دکن مین حسب ذیل عرسیات و میلہ جات ہوا کرتے ہین۔ جن مین سے بعض مقامات پر نواب اکبر جنگ بذات خود تشریف لیجاکر پولیس کا انتظام فرماتے تھے۔

عرس[1] کوہ مولا - عرس[2] باباشرف الدین صاحب قدسرہٗ - عرس[3] محمد حسین صاحب قدسرہٗ
عرس[4] شاہ خاموش صاحب قدسرہٗ - عرس[5] اوجالے شاہ صاحب قدسرہٗ
میلہ[1] لنگم پلی - میلہ[2] تاڑبن - میلہ[3] لنک پٹہ - میلہ[4] چشمہ بی بی -
میلہ[5] بنڈلہ گوڑہ -

ان عرسیات اور میلہ جات مین ہزارہا مخلوق جمع رہتی ہے اور مختلف طبایع کے لوگ اودہر اودہر گھوما کرتے ہین۔

مگر اکبر جنگ کے دور حکومت اور اون کے رعب وداب سے کسی سارق یا بدمعاش کو اس قدر جرات نہین ہوسکتی تھی کہ وہ اپنے ناجایز افعال مین کامیاب ہوسکتا۔ اتفاقاً کوئی واردات ہوجاتی تو اوسکا فوراً تدارک عمل مین آتا۔ اگر کہین سرقہ ہوجاتا تو مال مسروقہ کے ساتھہ ملزم فوراً گرفتار کر لیا جاتا۔

نواب اکبر جنگ کے عہدہ کوتوالی سے قبل ایام محرم مین جسقدر سنگین وارداتین ہوا کرتی تھین اون سب جرایم کا انسداد نواب صاحب مرحوم کے عہد حکومت مین ہوا جن بدمعاشون کو اپنے مخالفین سے بدلا لینا مقصود ہوتا ہے وہ ایام محرم کے دن گنتے رہتے ہین۔ اور قبل از قبل فساد برپا کرنے پر مستعد ہوجاتے ہین اون لوگون کو غم حسینؑ یا ماتم حسینؑ سے کچھہ سروکار نہین ہوتا ایام محرم مین شراب کا قطرہ اونکے حلق مین پڑتے ہی شرارت اونکے ہر رگ وپے مین پیدا ہوجاتی تھی لیکن جب اکبر جنگ کے انتظام پولیس پر اونکی نظر پڑجاتی تو اون سب کا نشہ ایکدم اوتر جاتا تھا۔ نواب اکبر جنگ انتظام پولیس مین رات دن حصہ لیا کرتے تھے۔ چارمنار پر سٹی پولیس کا جوق عہدہ داران متعلقہ کے ساتھہ اعلیحضرت قدر قدرت اور مدار المہام بہادر معین المہام کوتوالی کی تشریف آوری پر بیانڈ کے ساتھہ باضابطہ سلامی اوتارتا۔



صحت نامہ

سوانح عمری نواب اکبر جنگ بہادر مرحوم کوتوال حیدرآباد دکن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
چوتھا باب			
۱۸	۱	سٹرٹوٹی	میجر ٹوییڈی
〃	۳	〃	〃
۱۹	۱۰	〃	〃
۲۰	۱۸	〃	〃
〃	۱۹	〃	〃
۲۱	۱	〃	〃
پانچواں باب			
۲۲	۲	میجر	میجر سیاسول ہال
〃	۵	تیر	دیر
〃	۱۲	اندہیر آگیا	اندہیرا آگیا
۲۳	۱	ڈاکٹر سر ولیم خلف کرنل کنتری	ڈاکٹر سر ولیم کنتری پدر کرنل کنتری

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۳	۱۱	تعقب	تعاقب
۲۵	۳	نیبنیر	نیبیر
ساتواں باب			
۴۴	۱۱	اوس تیین دن تک	اوس تے تین دن تک
اٹھواں باب			
۴۶	۲	سکرٹری آف سٹیشن	سکرٹری آف اسٹیٹ
۵۰	۲	کرنل فریڈ فیگر ڈپٹی رجنٹ جنرل اسے ڈپٹی نورس جنرل	کرنل فریڈرک بھتیجہ ڈپٹی ادجوٹنٹ جنرل کے ۔ ٹی نورس
〃	۶	استدا	استدعا
۵۲	۹	ہلوڈن	بلوڈن
〃	۱۲	اوسکے ساتھ	روس کے ساتھ
۵۴	۴	خیال کرتا	خیال کرتے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۴	۱۱	خالی ہونے سے	خالی نہ ہونے سے
۵۵	۳	اور کچھ	اور جو کچھ
۵۶	″	آپ جام	آپ کا جام
دسواں باب			
۵۸	۱	مسٹر ہال ویل	مسٹر ہاول
۶۰	۱۲	تجویز کو حل کر دے	تجویز حل کردی
″	۱۴	مسٹر مسٹر ڈنس مجسٹریٹ	مسٹر ڈنس فٹسپیاٹرک
۶۲	۱۵	رزیڈنسی	رزیڈنٹ
″	″	پوزشن	پوزیشن
″	۱۴	مسٹر پیارگ	مسٹر ڈنس فٹسپیاٹرک
بارہواں باب			
۶۳	۱۱	ہجری کو	ہجری
۶۴	۹	حوصلا	حوصلہ
تیرہواں باب			
۶۶	۱۲	ھیفنس گاڑی	ہائنس کی گاڑی
۸۶	۸	اعلحضرت قدرت	اعلحضرت قدر قدرت
″	۱۳	پسندیدہ	پسندید
″	۱۸	مسٹر لٹو	کرنل لٹو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
چودہواں باب			
۶۹	۳	بل سورل	یال سورل
پندرہواں باب			
۷۴	۴	اسنادات	اسناد
″	۱۳	ہنایت عملی	حکمت عملی۔
سولہواں باب			
۷۶	۱	اصطلات	اصطلاحات
بیسواں باب			
۸۴	۱۸	مجسٹریٹ رزیڈنسی	رزیڈنٹ
بائیسواں باب			
۸۷	۷	علم دعمل نامی	علم و عمل نامی
پچیسواں باب			
۹۳	۴	امیر اصالت علی علی اکبر	میر اصالت علی اکبر
اونتیسواں باب			
۹۹	۳	ایضا بنا دیق	ایضا بینا دیق
″	۸	کس ناجایز	کسی ناجائز
اکتیسواں باب			
۱۰۱	۱۳	عضب	عفت
۱۰۲	۱۰	اڑنا	اڑانا
″	۱۶	بدلا یا کرے	بدلا کرے
۱۰۳	۱۰	سول	مقتول۔